Email: waraqtazadaily@yahoo.co.in
9325610858 - 8055362952
Date: 31-03-2025
یکم شوال 1446ھ

Establishment May 1994 قائم شدہ مئی

عیدالفطر سپلیمنٹ 2025ء

روزنامہ **ورقِ تازہ** ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

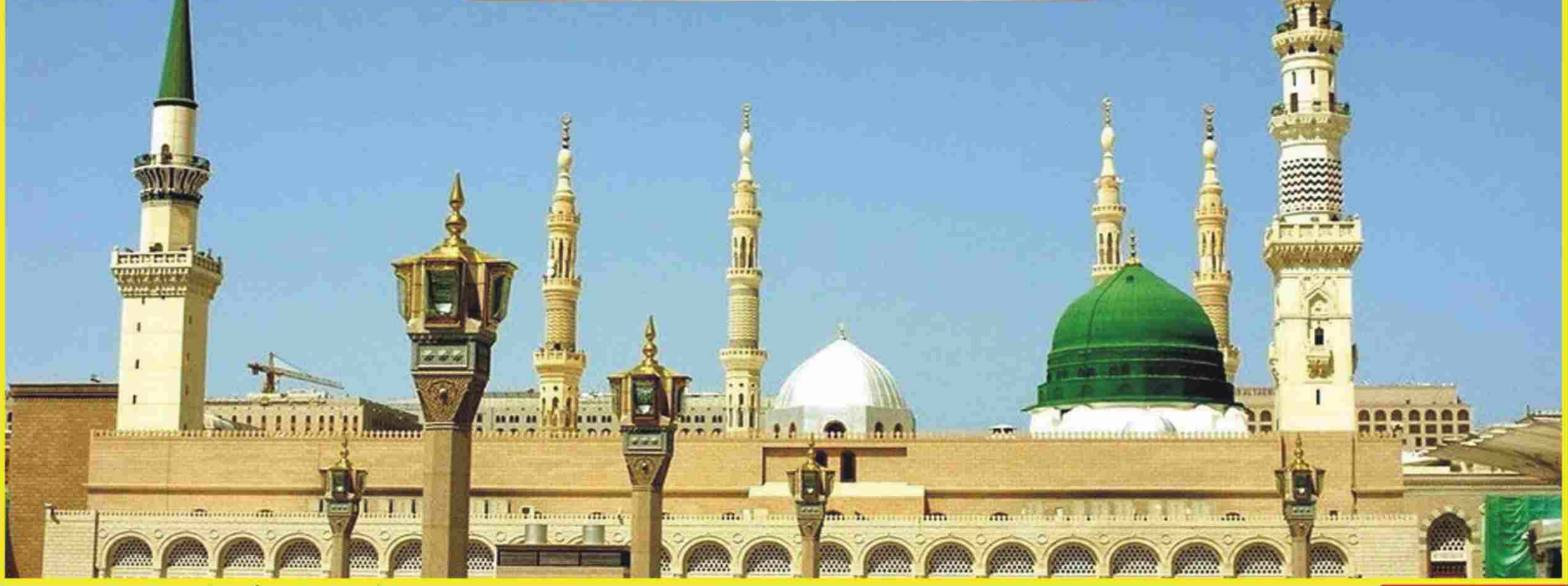

اخوت واجتماعیت کا عظیم تیوہار عیدالفطر

محمد ہاشم القاسمی
(خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)
موبائل نمبر:=9933598528

عیدالفطر اسلام کی اعلیٰ اقدار اور عظیم دینی و ملی روایات، مسلم امہ کے اتحاد و یگانگت، اخوت و اجتماعیت، اور تہذیب وثقافت کی علامت ہے۔ تہذیب وشائستگی کا یہ جشنِ مسرت، مسلمانوں کے دینی و مذہبی تشخص کا مظہر ہے۔ یہ مبارک و پُرمسرت عید سعید کا آغاز عیسوی کیلنڈر کے مطابق 27 مارچ 624ء بمطابق یکم شوال 2ھ سے ہوا، اسلام اور مسلم امہ کی دینی، ملی اور اجتماعی زندگی کا باضابطہ آغاز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور دراصل "ہجرتِ مدینہ" ہی اسلامی تاریخ کا وہ تاریخ ساز اور انقلاب انگیز کارنامہ ہے، جس سے اسلامی تاریخ اور سنِ ہجری کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عیدالفطر" کا پُرمسرت دینی و ملی تہوار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہمراہ عیدگاہ میں نمازِ عید کی ادائیگی کے ساتھ مدینے میں منایا، اسلامی کیلنڈر کا نواں مہینہ رمضان المبارک مسلمانوں میں انتہائی متبرک خیال کیا جاتا ہے تو وہیں دسویں اسلامی مہینہ شوال المکرم کی پہلی تاریخ کو ہونے والی "عید" ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے انتہائی پُرمسرت خیال کیا جاتا ہے، "عید" کا لفظ تین حروف پر مشتمل ہے۔ اس کے لفظی واصطلاحی معنیٰ بھی تین ہیں۔ (1) "عید" کا لفظ "عود" سے مشتق ہے، جس کے معنی واپس اور لوٹ کر آنے کے ہیں، چوں کہ عید ہر سال واپس لوٹ کر آتی ہے، اس لیے اسے عید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (2) "عید" کے دوسرے معنیٰ توجہ کرنے کے ہیں، چوں کہ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عاجز و بے بس بندوں پر رمضان المبارک میں کی گئی ان کی عبادات اور نیک اعمال پر رحم وکرم فرماتا ہے، انہیں اعزاز واکرام سے نوازتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات، فضل وکرم اور خصوصی توجہ کی وجہ سے اسے عید کہا جاتا ہے۔ (3) "عید" کے لفظی معنیٰ خوشی، مسرّت و انبساط کے بھی ہیں، چوں کہ اس دن اہلِ ایمان جشنِ مسرت مناتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، لہٰذا محاورۃً اسے عید کہا جاتا ہے۔ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جہاں تہواروں میں بھی نہ کوئی لہوولعب کو جگہ دی گئی ہے اور نہ ہی کوئی تخریب اخلاق اور انسانیت سوز نظارے پیش کرنے کی گنجائش بلکہ ہر جگہ خشیت الٰہی کے خوشنما جلوے ہیں۔ ایثار و مساوات کے مجسمے اور ہمدردی وغم خواری کے شاندار نمونے ہیں۔ جدھر نظر اٹھائیں اتحاد واتفاق کی جیتی جاگتی عملی تصویر نظر آتی ہے۔ مسلمانوں کا طرۂ امتیاز یہ ہوتا ہے کہ وہ خوشی ومسرت کے مواقع پر بھی اپنے رب کو فراموش نہیں کرتے بلکہ سب سے پہلے اسی کی بڑائی وکبریائی کے گن گاتے ہیں۔ اسلام کے پیروکار ہمیشہ اپنی دنیا کی آسائشوں کے بجائے ہر لمحہ آخرت کے لیے فکر مند رہتے ہیں۔ دراصل "عید" خوشی کے اجتماعی اظہار کا خوبصورت نام ہے جس میں مومن بندے جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑی مسرت اسی بات میں ہوتی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو جائے۔ تاریخی روایات کے مطابق کرۂ ارض پر جشن مسرت یا خوشی اور شادمانی سے بھرپور تہوار منانے کا آغاز اُس روز سے ہوا، جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔ گویا یہ دنیا کی پہلی عید تھی، جو توبہ قبول ہونے کی خوشی میں منائی گئی۔ دوسری عید یا یوم مسرت اس وقت منایا گیا جب حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو طوفان نوح سے نجات ملی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر جب آتش نمرود گل زار بنی، اس روز کی مناسبت سے ان کی امت عید منایا کرتی تھی۔ حضرت یونس علیہ السلام کی امت اس روز عید مناتی تھی، جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ اور تین اندھیروں کے امتحان سے رہائی ملی۔ بنی اسرائیل اس روز عید منایا کرتے تھے، جس روز انہیں فرعون اور اس کے مظالم سے نجات ملی۔ جب کہ عیسائی اس روز عید مناتے ہیں، جس روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اس کے بر خلاف اہلِ ایمان کا فلسفۂ عید اور اس کا تصور بالکل منفرد اور نرالی شان کا حامل ہے۔ ابنِ حبان کی روایت کے مطابق سن 2ھ میں کفر واسلام کے مابین تاریخ ساز معرکہ "غزوۂ بدر" کی انقلاب انگیز اور تاریخ ساز فتح کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس واقعے کے 8 دن بعد "عیدالفطر" منائی گئی۔ اسلام کی یہ پہلی عیدِ سعید جنگ بدر کی فتح مبین کے بعد منائی گئی۔ واضح رہے کہ اسلام نے انسانی فطرت کا لحاظ کرتے ہوئے سال میں دو دن خوشی ومسرت کے لیے تجویز کیا ہے، لیکن یہ ایام دنیا کے عام تہواروں کی طرح محض رسمی تہوار نہیں، بلکہ انعامات خداوندی کی شکر گزاری کے ایام ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ عیدیں ہیں (۱) جس دن گناہ سے محفوظ رہے اور کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ (۲) جس دن دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے جائے اس کی وہ عید ہے۔ (۳) جس دن دوزخ کے پُل سے سلامتی کے ساتھ گزر جائے۔ (۴) جس دن دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہوجائے۔ (۵) جس دن اپنے رب کی رضا کو پالے اور اس کے دیدار سے اپنی آنکھیں روشن کرے وہ عید کا دن ہے"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہلِ مدینہ دو دن بہ طور تہوار مناتے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا "یہ دو دن، جو تم مناتے ہو، ان کی حقیقت اور حیثیت کیا ہے؟" تو انہوں نے کہا "ہم عہدِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) یہ تہوار اِسی طرح منایا کرتے تھے۔" یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دونوں تہواروں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن مقرر فرمادیے ہیں، (1) یوم عیدالاضحیٰ اور (2) یوم عیدالفطر"۔ (ابو داؤد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے موقعے پر شرعی حدود میں رہتے ہوئے خوشیاں منانے کی اجازت دینے کے ساتھ، دوسروں کو بھی ان خوشیوں میں شامل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ نیز، ان مواقع پر عبادات کی بھی تاکید فرمائی کہ بندۂ مومن کسی بھی حال میں اپنے ربّ کو نہیں بھولتا۔ احادیثِ میں شب عید اور یومِ عید کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب عیدالفطر کی رات ہوتی ہے، تو اُسے آسمانوں پر "لیلۃ الجائزہ" یعنی "انعام کی رات" کے عنوان سے پکارا جاتا ہے اور جب صبح عید طلوع ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ جل شانہ فرشتوں کو تمام بستیوں میں بھیجتا ہے اور وہ راستوں کے کونوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے، جسے جنّات اور انسانوں کے علاوہ ہر مخلوق سُنتی ہے، پکارتے ہیں کہ "اے امت محمدیہ اس کریم رب کی بارگاہ کرم میں چلو، جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔" چنانچہ جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں، تو اللہ ربّ العزت فرشتوں سے فرماتا ہے "اس مزدور کا کیا بدلہ ہے، جو اپنا کام پورا کرچکا ہو؟" وہ عرض کرتے ہیں "اے ہمارے معبود! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری اور اجرت پوری پوری عطا کردی جائے" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے فرشتو! تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا فرمادی" اور پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ "اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزّت وجلال اور بلندی کی قسم! آج کے دن آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے، عطا کروں گا۔ دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے، اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میرے عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا نہ کروں گا۔ میں تم سے راضی ہوگیا" (الترغیب والترہیب) خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے ماہِ صیام پایا اور اپنے اوقات کو عبادات سے منور رکھا۔ پورے ماہ تقویٰ کی روش اختیار کیے رکھی اور بارگاہ رب العزت میں مغفرت کے لیے دامن پھیلائے رکھا۔ یہ عید ایسے ہی خوش بخت افراد کے لیے ہے اور اب انھیں مزدوری ملنے کا وقت ہے۔ عید کے اس پرمسرت موقعے پر ہمارا ایک کام یہ بھی ہونا چاہیے کہ آس پڑوس اور رشتے داروں پر نظر دوڑائیں کہ کہیں ان میں سے کوئی ایسا تو نہیں، جو اپنی غربت اور تنگ دستی کے سبب عید کی خوشیوں میں شامل ہونے سے محروم ہے۔ اگر ایسا ہے، تو یقین جانیے، ہم خواہ کتنے ہی اچھے کپڑے پہن لیں، طویل دسترخوان سجالیں، عیدیاں بانٹتے پھریں، ہماری عید پھر بھی پھیکی ہی رہے گی، بلکہ ایسی عید، عید کہلانے کے قابل ہی نہیں، جس میں قوم کے کمزور افراد شامل نہ ہوں۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اکابر صوفیاء میں شامل ہیں، ایک مرتبہ عید کے موقع پر نخلستان میں گری کھجوریں چن رہے تھے۔ ایک شخص نے پوچھا "ایسا کیوں کر رہے ہیں؟" تو فرمایا "میں نے ایک لڑکے کو روتے دیکھا، تو اُس سے پوچھا تم کیوں رو رہے ہو؟ لڑکا بولا "میں یتیم ہوں۔ یہ لڑکے اخروٹوں سے کھیل رہے ہیں اور میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ اخروٹ خرید کر ان کے ساتھ کھیل سکوں۔" اس لیے میں کھجوریں چن رہا ہوں تاکہ انہیں فروخت کرکے اس یتیم بچے کو دوں تاکہ وہ بھی اخروٹ خرید کر کھیلے۔ عید کے دن ایک دوسرے کو مبارکباد دینا چاہیے، اس کیلئے کوئی بھی اچھے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں، بلکہ اس کیلئے افضل ترین الفاظ " تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ " ہیں، کیونکہ یہ الفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں۔ چنانچہ جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید کے موقع پر جب آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو کہتے " تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ "۔ حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا "عید کی نماز سے واپس آنے کے بعد اگر کوئی اپنے بھائی سے کہہ دے کہ "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ، وَغَفَرَ اللهُ لَنَا وَلَكَ" اور آگے سے جواب میں بھی اسی طرح کے الفاظ کہے تو کیا یہ مکروہ ہے؟" تو انہوں نے کہا "یہ مکروہ نہیں ہے" (المنتقی شرح الموطأ) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "عید کے دن مبارک باد دیتے ہوئے نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو یہ کہنا کہ: " تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ "یا" اللہ تعالیٰ آپکو بار بار عیدیں نصیب کرے" اس طرح کے دیگر دعائیہ کلمات کہنا، متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایسا کیا کرتے تھے، ائمہ کرام نے اس بارے میں رخصت ہی دی ہے، جیسے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں کسی کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے پہل نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی مجھے مبارکباد دے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں، کیونکہ جواب دینا واجب ہے" مبارکباد دینے سے متعلق احادیث میں کہیں بھی حکم نہیں ہے، اور نا ہی اس سے کہیں ممانعت موجود ہے، اس لئے مبارکباد دینا اور نہ دینا دونوں درست ہے" (مجموع الفتاوی) عید کے دن کھانے پینے کا خصوصی اہتمام کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، یہ اہتمام گھر میں یا گھر سے باہر کسی ہوٹل وغیرہ میں بھی ہو سکتا ہے، تاہم کسی ایسے ہوٹل میں کھانے کا اہتمام نہ کریں جہاں پر شراب نوشی ہو، یا وہاں موسیقی کی آواز آرہی ہو، یا پھر مرد وزن کا مخلوط ماحول ہو۔ عید کے دنوں میں معصیت سے خالی کھیل کود میں رخصت ہے" حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "عید کے دنوں میں اہلِ خانہ کیلئے ہر قسم کی فراوانی کریں تاکہ اس کا دل خوشگوار ہو جائے، بدن کو عبادت سے کچھ راحت دیں، اور آج کے دن نفلی عبادت سے دوری بہتر ہے، نیز اس میں یہ بھی ہے کہ: عید کے دنوں میں اظہار مسرت دینی شعائر میں سے ہے" (فتح الباری) شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں "عید کے دنوں میں یہ کام بھی کیا جاسکتا ہے کہ لوگ آپس میں تحائف کا تبادلہ کریں، اور ایک دوسرے کو کھانے کی دعوت دیں، اکٹھے ہوکر اظہار مسرت کریں، اس کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ یہ عید کے دن ہیں، بلکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر داخل ہوئے تو آگے انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ہے کہ الحمد للہ شریعت میں لوگوں کی آسانی وسہولت کے پیش نظر ایسی چیزیں موجود ہیں جو عید کے دنوں میں مسرت وشادمانی کا سامان پیدا کرتی ہیں" (مجموع فتاوی شیخ ابن عثیمین) اسی طرح " الموسوعة الفقهية "میں ہے کہ "عید کے دنوں میں اہل خانہ پر ہر قسم کی فراوانی کرنا لازمی امر ہے، جس سے دل خوشگوار ہو جائے، بدن کو عبادت سے کچھ راحت دیں، اسی طرح عید کے دنوں میں اظہار مسرت کرنا اس دین کے شعائر میں سے ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے پروردگار، ہم تجھ سے پاک وصاف زندگی اور ایسی ہی عمدہ موت طلب کرتے ہیں۔ ہمارا لوٹنا ذلت ورسوائی کا نہ ہو۔ پروردگار، ہمیں اچانک ہلاک نہ کرنا، نہ اچانک پکڑنا، اور نہ ایسا کرنا کہ ہم حق ادا کرنے اور وصیت کرنے سے بھی رہ جائیں۔ پروردگار، ہم تجھ سے، حرام سے اور دوسروں کے سامنے سوال بننے کی فضیحت سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ، ہم تجھ سے پاکیزہ زندگی، نفس کا غنیٰ، بقا، ہدایت و کامیابی اور دنیا وآخرت کے انجام کی بہتری طلب کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار، ہم شکوک و شبہات اور آپس میں نفاق، ریا، بناوٹ اور دین کے کاموں میں دکھاوے کے عمل سے پناہ چاہتے ہیں۔ اے دلوں کے پھیرنے والے رب، ہمارے دل ہدایت کی طرف پھیرنے کے بعد ٹیڑھے نہ کرنا، اور ہمیں اپنی طرف سے خاص رحمت عطا فرما، بے شک تو سب کچھ عطا فرمانے والا ہے"۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین و دنیا کی حقیقی خوشی اور خیر سے نوازے، آمین۔

AL-RIZWAN
Jr. College and Group of Schools
(English Medium) Unique Syllabus Pattern

تحفہ دعاؤں کا تمہیں پہنچے میرا
سدا رہے تمہارے گرد خوشیوں کا گھیرا
مسرتیں تمہیں عید کی مبارک ہوں
تمہاری زیست میں نہ آئے کبھی غموں کا پھیرا

عالم اسلام کو عید مبارک

EID MUBARAK FROM AL-RIZWAN FAMILY

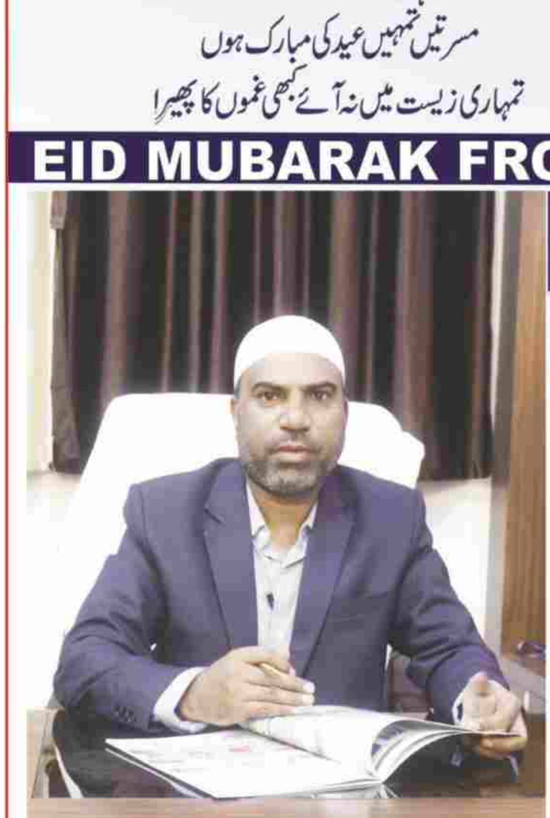

Abdul Rasheed Sir
Director

AL-RIZWAN ENGLISH SCHOOL Pre-Primary & Primary School, Nanded. Ph. No. 02462 - 266294 Mob. 7720076501, 9146186922
AL-RIZWAN ENGLISH SCHOOL High School, Nanded. Mob. 7720076501, 7720076506
AL-RIZWAN JUNIOR COLLEGE (Science, Arts, Commerce) Nanded. Mob. 7720076501, 9890573861
AL-RIZWAN ENGLISH SCHOOL Pre-Primary & Primary School, Ardhapur. Mob. 8380896661
AL-RIZWAN ENGLISH SCHOOL Pre-Primary & Primary School, Kandhar. Mob. 8380896664
Online You-Tube Channel
Al Rizwan Jr. College And Group of Schools or Al Rizwan Jr. College And Group of Schools 2
www.alrizwaneducationalinstitutions.com

عیدالفطر مبارک

شہر کا نامور بک سینٹر
اُردو، ادبی، مذہبی، اسکول کی نصابی کتب
انتہائی واجبی دام میں
ھُدیٰ بُک سینٹر
پروپرائٹر: فاروق شیبی
9828150906
HUDA BOOK CENTER
SHOP NO 2 FATIMA MASJID COMPLEX
BACK SIDE OF M K BUNQUIT HALL
HUDA COLONY, CHAITANYA NAGAR
NANDED, Contact: 9890150906
عیدالفطر مبارک
عیدالفطر مبارک

عیدالفطر کا پیغام

ڈاکٹر عبیدالرحمٰن ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اسلام میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دو عظیم خوشی کے دن اور مسلم دنیا کے دو اہم تہوار ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تمہارے لئے ان سے بہتر دو دن مقرر کیے ہیں: عیدالاضحیٰ کا دن اور عیدالفطر کا دن۔ (ابوداؤد) ''عید'' عربی زبان کا لفظ ہے، جو''عَوْد'' سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ ''بار بار لوٹنے'' کے ہیں۔ چونکہ یہ دن ہر سال خوشی اور مسرت کے ساتھ لوٹ کر آتا ہے، اسی مناسبت سے اسے ''عید'' کہا جاتا ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں عید سے مراد وہ مخصوص اسلامی تہوار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطورِ انعام و رحمت اور خوشی و مسرت کے مسلمانوں کو عطا کیے گئے ہیں۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ دو تہوار مناتے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ دو دن کیسے ہیں؟''

انہوں نے عرض کیا: ''ہم ان میں زمانۂ جاہلیت سے خوشیاں مناتے آئے ہیں۔''

تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

للہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔'' (سنن ابی داؤد: 1134)

نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلی عیدالفطر کی نماز 2 ہجری میں مدینہ منورہ میں ادا فرمائی۔ اسی سال رمضان کے روزے فرض ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عیدالفطر کی نعمت عطا فرمائی۔ سچ کہا جائے تو عیدالفطر درحقیقت اس روحانی تطہیر پر شکرانے کی پیشکش ہے جو رمضان المبارک میں روزے رکھنے کے ذریعے مکمل ہوتی ہے۔ یہ اللہ کی بے شمار نعمتوں، خصوصاً قرآن مجید کے نزول پر شکر ادا کرنے کا موقع بھی ہے، جو ہماری روحوں اور ذہنوں کو منور کرتا ہے اور انسانیت کو دنیا میں امن و سکون کے ساتھ جینے اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

یہ خوشی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق منائی جاتی ہے جیسا کہ سورہ یونس میں فرمایا گیا:

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، اور وہ دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا، ہدایت اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے۔ کہہ دو: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر انہیں خوش ہونا چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' (یونس 10:57-58) عید نہ صرف ایک روحانی اور مقدس موقع ہے بلکہ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے خوشی و مسرت کا دن بھی ہے۔ نئے کپڑے پہننا، گھروں اور مساجد کو سجانا، مزیدار کھانے تیار کرنا، مبارکبادی کارڈز اور تحائف کا تبادلہ کرنا سب اس دن کی خوشیوں کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ تاہم، اس موقع پر غریب اور ضرورت مندوں کو فراموش نہیں کیا جاتا۔ عیدالفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے تاکہ غریب بھی اس خوشی میں شریک ہو سکیں۔ (Lift Up Your Hearts,74)

قرآن مجید فرماتا ہے: اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہیں کسی مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی کے دن پورے کرو اور اس پر تکبیر کہو جس نے تمہیں ہدایت دی تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو (اے نبی!) انہیں بتا دو کہ میں قریب ہوں۔ میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ (البقرہ 2:185-186)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس آیت میں اللہ مسلمانوں کو بتاتا ہے کہ وہ ان کے لیے آسانی چاہتا ہے اور انہیں کسی دشواری میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ رمضان کے روزے رکھنا کوئی ناممکن کام نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں کو محدود دنوں کے لئے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد انہیں ہدایت دی گئی کہ وہ اللہ کی تکبیر کہیں کیونکہ اس نے انہیں ہدایت دی ہے۔ وہ اس بات کے پابند ہیں کہ اللہ کی نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا کریں۔ انہیں اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کا شکر گزار بننے کی تلقین کی گئی ہے۔

مزید فرماتے ہیں: اللہ نے اس آیت میں ضمنی طور پر عید کا ذکر کیا ہے، اگرچہ اس کا نام نہیں لیا گیا۔ لیکن اس آیت میں عید کا مقصد، روح اور اس کی اہمیت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اللہ نے ایک مسلمان کو رمضان میں روزے رکھنے اور رات کو قیام کرنے کی توفیق دی، اس لیے اسے اللہ کی بڑائی بیان کرنی چاہیے اور اس کی ہدایت پر شکر ادا کرنا چاہیے۔'' (Guidance from the Holy Qur'an، ص85-86)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ عید کے دن فرشتے راستوں کے دونوں طرف کھڑے ہو کر اعلان کرتے ہیں:

اے ایمان والو! اپنے رب کی طرف چلو جو سب سے زیادہ کریم ہے۔ وہ تمہیں بھلائی اور نیکی سے نوازتا ہے اور تمہیں بڑا اجر عطا کرتا ہے۔ اس نے تمہیں رات کو نماز پڑھنے اور دن کو روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور اب جب کہ تم نے اس کی اطاعت کی، آؤ اور اپنے انعامات وصول کرو۔ (طبرانی)

جب مسلمان عید کی نماز مکمل کر لیتے ہیں تو فرشتے پھر اعلان کرتے ہیں: اللہ نے تمہیں بخش دیا، اپنے گھروں کو بہترین خیر و برکت کے ساتھ لوٹو۔ یہ انعام کا دن ہے، اور جنت میں بھی اس دن کو انعام کا دن کہا جاتا ہے۔ (طبرانی)

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو امن، محبت، رحم، ہمدردی، خیرات، اخوت، بھائی چارہ، توازن اور اعتدال کا درس دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عید کو اجتماعی طور پر منانے کے لیے زکوٰۃ الفطر (جو کہ ایک لازمی صدقہ ہے) نمازِ عید سے پہلے ادا کی جاتی ہے تاکہ غریب بھی خوشی میں برابر کے شریک ہو سکیں۔ صدقہ فطر کا ایک دوسرا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ روزے کے حالات میں روزے دار سے جو بھی دانستہ و نادانستہ طور پر گناہ سرزد ہوئے ہوں صدقہ فطر اس کے تلافی کا سبب بنتا ہے۔

مختصر یہ کہ عیدالفطر خوشی اور اللہ کا شکر ادا کرنے کا تہوار ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ یہ ایک محاسبہ نفس، اور اپنے مستقبل کو روشن بنانے کے لئے غور و فکر، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار انعامات و اکرامات کا دن ہے۔ یہ دن عبادت گزاروں کے لیے ایک طرح کی خوشخبری ہے کہ ان کی کاوشیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئیں۔ عیدالفطر کا اصل مقصد ظاہری مسرت و شادمانی کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت اور اصلاح کا ذریعہ بننا بھی ہے۔ یہ موقع ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ ہم نے ماہِ صیام میں جو عبادت کی ہے، اس کا اثر ہماری آئندہ زندگی پر بھی باقی رہنا چاہیے۔ بندہ مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اپنی کمزوریوں پر غور کرے، اور آئندہ کے لیے بہتر راستہ اپنانے کا عزم کرے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حقیقی عید ہے!

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ قادری
رابطہ نمبر: 9037099731
دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی

آج عید کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور اپنے پیارے حبیب ہمارے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و طفیل رمضان شریف جیسا رحمت و مغفرت والا مہینہ امت محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم کو عطا فرمایا۔ جس مسلمان نے اپنے رب تعالیٰ کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے، اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی سنت جان کر نیند کو قربان کر کے سحری کیا اور روزہ رکھا، اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور تمام نمازوں کو بجماعت ادا کرتا رہا اور افطار کے وقت دعاء میں مشغول رہا پھر افطار کیا اور مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کیا اور عشاء اور تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا رہا تو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ادب واحترام کے ساتھ رمضان شریف کا مہینہ مکمل کیا تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور عید سعید کا انعام ان کو عطا فرمایا۔

اسی لئے ہمارے سرکار امت کے غمخوار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی رات کو لیلۃ الجائزہ فرمایا ہے یعنی عید کی رات انعام و اکرام پانے کی رات ہے اور عید کا دن مغفرت و بخشش پانے کا دن ہے جیسا کہ الترغیب والترہیب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے حضور سراپائے نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آج کے روز یعنی عید کے دن عام اعلان فرماتا ہے اے میرے بندوں جو سوال کرنا ہے کرو؟ میں اس کو پورا کروں گا، میری عزت وجلال کی قسم آج یعنی عید کے دن اپنی آخرت کے بارے میں جو مجھ سے سوال کرو گے میں پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کی بھلائی مانگو گے میں تم کو دوں گا۔ میری عزت کی قسم جب تک تم میرے حکم پر عمل کرتے رہو گے میں تمہاری خطاؤں اور لغزشوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا۔ اور میری عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں ظالموں کے ساتھ رسوا نہ کروں گا اور تم اس حال میں نماز عید سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کی طرف لوٹ کر آؤ گے کہ مغفرت و بخشش پا چکے ہو گے اور تم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گیا۔ (غنیۃ الطالبین، ص: 372)۔

عید کا دن کس کے لئے ہے: اس حدیث مبارکہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس مسلمان بندہ سے راضی ہو گیا ہے اس خوش نصیب مسلمان کے لئے آج کا دن عید کا دن ہے اگر ہم نے اپنے ظاہر کو صاف کر لیا اور باطن گندہ ہے اگر ہم نے غسل کر کے جسم کو پاک کر لیا ہے اور قلب میں بغض وحسد، غیبت، تہمت، بھائی سے بھائی کی نفرت، ماں باپ کی نافرمانی کی نحوست، نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی معصیت، حرام روزی حاصل کرنا اور جھوٹ بولنے کی لعنت اور تکبر و گھمنڈ جیسے شیطانی عادت موجود ہیں تو یقیناً ہماری روح بھی گندی ہے اور ہمارے دل بھی ناپاک ہیں۔ تو سوچو اور غور کرو کہ چمکدار کپڑے پہننے سے کیا حاصل ہوگا جب تک ہمارے دل چمکدار اور صاف شفاف نہ ہو جائیں۔

افسوس صد افسوس: آج کے مسلمانوں کی تمام توجہ جسم و کپڑے اور مکان پر ہے کہ آج عید کا دن ہے سب صاف اور ستھرے اور چمک، دمک والے ہونا چاہتے یعنی ہماری نظر صرف ظاہر پر ہے جس کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ باطن یعنی روح و قلب کی پاکیزگی کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی قدر و قیمت ہے۔ کاش ہم مسلمان اپنے باطن کی طرف نظر کر لیں یعنی روح و قلب کو پاکیزہ اور صاف ستھرا بنانے کی فکر کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ O وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (پ: 30)۔ ترجمہ: بیشک مراد کو پہونچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنز الایمان)۔

یعنی وہ مسلمان کامیاب ہے جس نے تزکیہ نفس کیا یعنی اپنے دل کو پاکیزہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نمازیں پڑھیں گویا رب تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کو کامیابی کا راز سمجھایا جا رہا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہیں جنہوں نے اپنے دل کو پاک و صاف کیا اور دل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور پانچ وقت کی نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے۔

اے ایمان والو! نماز وہ مقبول عبادت ہے جس کے بغیر قلب کی پاکی حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ جس مسلمان کا قلب تمام معصیتوں اور گناہوں کے دھبوں سے پاک و صاف ہو گیا وہی دل زندہ و تندرست ہو کر سیدھا کہلاتا ہے اور جس کا دل سیدھا ہے اس کے جسم کے تمام اعضاء سیدھے رہیں گے۔ جسم کا کوئی حصہ حرام و گناہ کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے کہ دل سیدھا ہے اور اگر جسم کے اعضاء سے گناہ سرزد ہونے لگیں یعنی آنکھ، کان، ناک زبان، ہاتھ، پاؤں گناہ و حرام کا ارتکاب کر رہے ہوں تو گویا دل ٹیڑھا ہو گیا ہے اس لئے دل کو سیدھا رکھنے کی احادیث طیبہ میں سخت تاکیدیں وارد ہوئی ہیں۔ دل کے بگاڑ اور اس کے ٹیڑھے پن کے علاج کے لئے کثرت سے توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اپنے رب تعالیٰ کے ذکر اور ہمارے پیارے نبی معراج کے دولہا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم کی محبت و عشق میں ڈوب کر پانچوں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے سے دل پاک وصاف اور زندہ ہو کر سیدھا اور درست ہو جائے گا۔ بہر حال ہماری گفتگو اور بیان کا مقصد یہ ہے کہ صرف ظاہری جسم کو بناؤ اور سنوار لینے اور آج عید کے دن چمکدار کپڑے پہن لینے سے اللہ تعالیٰ سے مسرت و شادمانی کی نعمت و دولت اور عید کی عیدی یعنی انعام و اکرام نصیب نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرتے رہیں اور رمضان شریف میں جو ہماری عبادت تھی کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ خوب تلاوت قرآن مجید کرتے تھے۔ کثرت سے کلمہ و درود شریف اور رو رو کر دعاء مانگتے تھے یہ ہماری عادتیں باقی رہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام سال کے تمام دنوں کو ہمارے لئے عید کا دن بنا دے گا اور للہ تعالیٰ راضی ہے تو ہر دن عید کا دن ہے۔

سرچشمہ ولایت خیر و برکت امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن جو کی بھوسی کی بنی ہوئی روٹی تناول فرما رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آج تو عید کا دن ہے اور آپ جو کی بھوسی کی روٹی کھا رہے ہیں؟ میرے آقا ابوالحسن والحسین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آج عید کا دن اس بندہ مومن کے لئے ہے جس کا روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو گیا ہو اور اس شخص کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں۔ آج کا دن بھی ہمارے لئے عید کا دن ہے اور ہر وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہے جس دن ہم کوئی کام گناہ کا نہ کریں۔ (غنیۃ الطالبین ص: 377)۔

اے ایمان والو! میرے آقا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم غلاموں کو بتا دیا کہ جس دن کوئی گناہ کا کام نہ ہو بلکہ وہ کام ہو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے راضی اور خوش ہو جائے تو وہ دن بندہ مومن کے لئے عید کا دن ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید: امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید کے دن اپنے بیٹے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کیا۔ ابا جان! آپ کس لئے روتے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے بیٹے مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پھٹے پرانے لباس میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواب دیا دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کو نہ پا سکا یا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے امید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے، بیٹے کو گلے لگایا اور اس کے لئے دعا کی۔ (مکاشفۃ القلوب ص: 71)۔ اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ نئے اور چمک دمک والے کپڑوں سے حقیقی عید نصیب نہیں ہوتی ہے بلکہ ماں باپ کی رضامندی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے بندہ مومن کے لئے عید کے دن عید ہوتی ہے اور نہ وعید ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حقیقی عید ہے: بلند پایہ بزرگ بڑے نیک و پرہیز گار، مسلمانوں کے بادشاہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹیاں عید سے ایک دن قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں ابا جان! کل عید کا دن ہے ہم کون سے کپڑے پہنیں گے؟ آپ نے فرمایا یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں۔ انہیں دھو کر آج صاف کر لو اور کل عید کے دن پہن لینا۔ بیٹیاں مچل گئیں اور ضد کرتے ہوئے کہا نہیں آپ ہمارے لئے نئے کپڑے بنوا دیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری بیٹیوں عید کا دن اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔ نئے کپڑے پہنا ضروری تو نہیں۔ بیٹیوں نے عرض کیا کہ آپ کی بات صحیح و درست ہے لیکن ہماری سہیلیاں اور دوسری لڑکیاں ہمیں طعنہ دیں گی کہ تم بادشاہ کی بیٹیاں اور امیر المومنین کی لڑکیاں ہو اور اس پرانے کپڑے سے عید منا رہی ہو۔ یہ کہتے ہوئے بیٹیوں کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے۔ بیٹیوں کی باتیں سن کر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا اور آنکھیں چھلک پڑیں۔ آپ نے خازن کو بلا کر فرمایا مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی دیدو۔ خازن بڑے نیک اور پرہیز گار تھے عرض کیا۔ حضور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا۔ جزاک اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے تو نے بہت عمدہ اور صحیح بات کہی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا، میری پیاری بیٹیوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کی رضا و خوشی پر اپنی آرزو اور خوشی کو قربان کر دو۔ کوئی شخص اس وقت تک جنت کا حقدار نہیں بن سکتا جب تک وہ شخص کچھ قربانی نہ دے۔

جو واقعہ آپ حضرات نے سنا اس میں ہمارے لئے بے شمار ہدایتوں کے چراغ روشن ہیں جس سے ہم کو عبرت و نصیحت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین اور مسلمانوں کے بادشاہ تھے جو چاہتے خرچ کر سکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا اس لئے کہ ان کے دل میں خوف خدائے تعالیٰ تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے کہ ایک دن ہم کو بھی مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر ذرے ذرے کا اور ایک ایک پیسے کا حساب دینا ہے لیکن آج کے مسلمانوں کا حال اس کے برعکس ہے۔ مسجد کا معاملہ ہو یا مدرسے کا یا کوئی اور امانت ہو۔ امانت بہر حال امانت ہے۔ شریعت مطہرہ نے جہاں خرچ کرنے کی اجازت دی ہے صرف وہیں خرچ کئے جائیں گے ورنہ حرام و ناجائز ہوگا۔ ایک دن مرنا ہے اور اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر ذرے ذرے اور ہر امانت کا حساب دینا ہے۔ سوچ لو! اور آج ہی فیصلہ کر لو ورنہ کل شرمندہ ہو گے اور پچھتاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور حلال روزی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فلسطین میں عیدالفطر کے موقع پر اسرائیلی فضائی حملے: پانچ بچوں سمیت آٹھ افراد ہلاک

غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اتوار کو ایک مکان اور بے گھر افراد کو پناہ دینے والے ایک خیمے پر اسرائیلی فضائی حملے میں پانچ بچوں سمیت کم از کم آٹھ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ آج فلسطینی عیدالفطر کا پہلا دن منا رہے ہیں۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب حماس اور اسرائیل دونوں نے ثالثین کی طرف سے ایک نئی جنگ بندی کی تجویز موصول ہونے کا اعتراف کیا جس کا مقصد تعطیل کے دوران غزہ میں دشمنی کو روکنا تھا۔ سول ڈیفنس ایجنسی کے ترجمان محمود بسال نے اے ایف پی کو بتایا، ''خان یونس میں ایک گھر اور بے گھر لوگوں کو پناہ دینے والے ایک خیمے پر صبح سویرے اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں پانچ بچوں سمیت آٹھ جاں بحق ہو گئے ہیں۔'' اسرائیل نے جب 18 مارچ کو فلسطینی علاقے میں فضائی بمباری اور زمینی کارروائی دوبارہ شروع کی تو جنگ بندی ختم ہو گئی۔ اتوار کا فضائی حملہ اس وقت ہوا جب ثالثین - مصر، قطر اور امریکہ - نے جنگ بندی اور غزہ میں بدستور موجود اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کو محفوظ بنانے کے لیے کوششیں جاری رکھیں۔ حماس کے ایک سینئر عہدیدار نے ہفتے کے روز بتایا کہ گروپ نے ثالثین کی پیش کردہ جنگ بندی کی ایک نئی تجویز کی منظوری دے دی تھی اور اسرائیل پر زور دیا کہ وہ اس کی حمایت کرے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے تجویز موصول ہونے کی تصدیق کی اور کہا کہ اسرائیل نے جوابی تجویز پیش کی تھی۔ تاہم ثالثی کی تازہ ترین کوششوں کی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں۔ یاد رہے کہ حماس کے زیر انتظام علاقے کی وزارتِ صحت کے مطابق اسرائیل مظالم میں غزہ میں کم از کم 277,50 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں اکثریت عام شہریوں کی ہے۔

چین نے تائیوان کے اردگرد فوجی سرگرمیوں میں اضافہ کیا

تائی پے۔30/مارچ۔ ایم این این۔ تائیوان کی وزارت قومی دفاع (ایم این ڈی) نے بتایا کہ اس نے ہفتہ کی صبح 6 بجے (مقامی وقت) اور اتوار کی صبح 6 بجے (مقامی وقت) کے درمیان تائیوان کے آس پاس چھ چینی فوجی طیاروں اور سات بحری جہازوں کا پتہ لگایا۔ وزارت قومی دفاع کے مطابق پیپلز لبریشن آرمی (PLA) کے چھ طیاروں میں سے دو نے ملک کے جنوب مغربی فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) میں آبنائے تائیوان کی درمیانی لائن کو عبور کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، تائیوان کی قومی وزارت دفاع نے کہا، 6 پی ایل اے طیارے اور 7 پی ایل اے این جہاز جو تائیوان کے اردگرد کام کر رہے تھے آج صبح 6 بجے تک پتہ چلا۔ 2 طیاروں نے میڈین لائن کو عبور کیا اور تائیوان کے جنوب مغربی خصوصی دفاعی زون میں داخل ہوئے۔ ہم نے صورتحال پر نظر رکھی اور اس کے مطابق جواب دیا۔'' یہ واقعہ تائیوان کے اردگرد چین کی طرف سے بڑھتے ہوئے ہتھکنڈوں کے حالیہ نمونے کی پیروی کرتا ہے، جس سے علاقائی استحکام پر تشویش پیدا ہوتی ہے کیونکہ بیجنگ اس جزیرے پر اپنے دعوے جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس سے قبل ہفتے [illegible]

چلو کہ عید منائیں محبتوں کے دیار میں''

تحریر: ابوشحمہ انصاری۔ سعادت گنج، بارہ بنکی

عید خوشیوں، محبتوں اور اخوت کا حسین امتزاج ہے۔ یہ دن نہ صرف روحانی بالیدگی کا مظہر ہوتا ہے بلکہ سماجی و اخلاقی قدروں کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹنے کے بعد جب شوال کا چاند نمودار ہوتا ہے، تو ہر دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ ہر طرف مسکراہٹیں بکھرتی ہیں، گویا پوری کائنات محبتوں کے دیار میں عید منانے کو تیار ہوتی ہے۔

عیدالفطر صبر، عبادت اور قربانی کا انعام ہے۔ پورا ماہِ رمضان روزے، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار اور دعاؤں میں گزرتا ہے، اور پھر اللہ کی رحمت سے شوال کی پہلی تاریخ کو خوشیوں کی بہار آجاتی ہے۔ یہ دن جہاں اللہ کا شکر ادا کرنے کا موقع ہے، وہیں دوسروں کے ساتھ محبتیں بانٹنے کا بھی پیغام دیتا ہے۔

عید کا اصل مقصد خوشی کو سب کے ساتھ بانٹنا ہے، خاص طور پر ان کے ساتھ جو مالی یا سماجی مسائل کے باعث عید کی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اسی لیے اسلام نے صدقۂ فطر کو واجب قرار دیا تاکہ ہر فرد اس دن کے جشن میں شریک ہو سکے۔ جب ہم کسی غریب کو نیا لباس پہناتے ہیں، کسی یتیم کے چہرے پر خوشی بکھیرتے ہیں، تو یہی اصل عید ہے۔

عید کی چاند رات اپنی الگ ہی رونق رکھتی ہے۔ بازاروں میں روشنیوں کی بہار ہوتی ہے، مہندی، چوڑیوں، خوشبوؤں اور ملبوسات کی خریداری عروج پر ہوتی ہے۔ بچیاں ہاتھوں پر مہندی رچاتی ہیں، بزرگ دعائیں دیتے ہیں، اور ہر شخص خوشی کے رنگوں میں رنگا نظر آتا ہے۔

صبح ہوتے ہی گلیاں اور سڑکیں عیدگاہ کی طرف جاتے نمازیوں سے بھر جاتی ہیں۔ نمازِ عید کے بعد لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر عید کی مبارکباد دیتے ہیں، گھروں میں مہمانوں کی آمد و رفت شروع ہو جاتی ہے، اور میٹھے پکوانوں کی خوشبو ہر سو پھیل جاتی ہے۔ خاص طور پر شیر خورمہ اور سویاں عید کی پہچان بن چکی ہیں۔ عید صرف ایک تہوار نہیں، بلکہ یہ رشتوں کو جوڑنے اور بکھرے ہوئے دلوں کو قریب لانے کا ذریعہ بھی ہے۔ جو لوگ کسی ناراضی یا غلط فہمی کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہیں، انہیں اس موقع پر گلے لگا لینا چاہیے۔ یہی وہ دن ہے جب محبتیں لوٹ آتی ہیں، دل قریب ہوتے ہیں، اور اخوت و بھائی چارہ پروان چڑھتا ہے۔

آج کے دور میں، جہاں مصروفیات نے لوگوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے، وہیں عید جیسے مواقع ہمیں قریب آنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پیغامات اپنی جگہ، لیکن حقیقی خوشی تب ہی ملتی ہے جب ہم اپنوں کے درمیان بیٹھ کر عید کی مسرتیں بانٹیں، ایک دوسرے کو دعاؤں سے نوازیں، اور مل کر قہقہے لگائیں۔

عید کا پیغام صرف مسلمانوں تک محدود نہیں، بلکہ یہ پوری انسانیت کے لیے محبت، امن اور بھائی چارے کی علامت ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے مسلمان یکساں جوش و خروش سے عید مناتے ہیں، مختلف روایات کے باوجود عید کا اصل جو ہر یکساں رہتا ہے: محبت اور خوشی کو بانٹنا۔

تو آیئے، ہم سب مل کر عہد کریں کہ اس عید پر کسی کو تنہا محسوس نہیں ہونے دیں گے، ہر محروم اور نادار کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں گے، اور محبتوں کے دیار میں حقیقی عید منائیں گے۔

رمضان نے بھی ہمارا کیا بگاڑ لیا

وسعت اللہ خان (تجزیہ کار)

چار پانچ برس کی عمر تک مجھے بس یہی معلوم تھا کہ بچوں کا روزہ بڑوں سے الگ ہوتا ہے۔ بچے ایک افطار دو پہر میں اور ایک شام میں بڑوں کے ساتھ کر سکتے ہیں اور جب پیاس لگے تو پانی بھی پی سکتے ہیں۔ اس طرح کے روزے کو معلوم نہیں کیوں اٹ پٹا روزہ کہتے تھے۔ البتہ یہ تلقین ضرور ہوتی تھی کہ سال کے گیارہ مہینوں میں بالعموم اور رمضان میں بالخصوص غصہ، ضد، گالم گلوچ، جھگڑا، حرص اور بے زبان جانوروں کو تنگ کرنا حرام ہے اور ان حرکتوں کا گناہ عام دنوں سے دس گنا زیادہ ہوتا ہے۔ مگر جب ہم سات آٹھ برس کے ہوئے تو والدین اور آس پاس کے بڑوں پر شک ہونے لگا کہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔ آخر ہمیں کیوں دو افطاریوں والا روزہ رکھوایا جاتا ہے اور خود کیوں ایک افطاری والا روزہ رکھتے ہیں اور پانی بھی نہیں پیتے۔ چنانچہ ایک روز میں نے خود ہی فیصلہ کر لیا اور گھر والوں پر سہ پہر چار بجے یہ بم پھوڑا کہ آج ہم نے آپ والا روزہ رکھ لیا ہے۔ کسی خوشامد اور دھمکی کا اثر لینے سے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ ابا بادل نخواستہ پہلی بار عصر کی باجماعت نماز کے لیے ساتھ لے کر گئے اور واپسی پر تازہ پھولوں کا ہار بھی خریدا (تب تک کاغذی پھولوں کا رواج نہیں آیا تھا)۔ اس شام کی افطار میں ہم اکیلے وی آئی پی تھے جس نے ہار پہنا ہوا تھا۔ ابا فوٹو گرافر تھے تو انھوں نے تصویریں بھی کھینچیں۔ پہلی بار میں نے خود کو بڑا بڑا سا محسوس کیا۔ مگر ساتھ ہی پابند بھی کر دیا گیا کہ آئندہ بڑوں کو بتائے بغیر روزہ نہیں رکھنا۔ جس عمر میں روزہ فرض ہو جائے گا خود بخود رکھوا دیا جائے گا۔ اس واقعہ کو نصف صدی بیت چکی۔ ان پچاس برسوں میں سحری اور افطاری اور تراویح کے معنی بدلتے گئے۔ سحری ہر گھر کا نجی معاملہ تھا۔ کس نے کیا کھایا یا نہیں کھایا۔ اس کے

بارے میں نہ کوئی سوال نہ کوئی تاکا جھانکی۔ افطار میں سوائے کھجور، بیسن یا روح افزا کچھ بھی باہر سے نہیں آتا تھا۔ ہر شے گھر میں آنے والے ماہوار راشن میں سے تیار ہوتی تھی اور روزہ کھلنے سے آدھا گھنٹہ پہلے آس پاس کے مستحقین اور ہمسائیوں کے ہاں خوان پوش سے ڈھک کے پہنچائی جاتی تھی۔ افطاری کے لوازمات ہی کھانا بھی تصور کیے جاتے تھے۔ افطار ڈنر کا الگ سے تصور نہیں تھا۔ اجتماعی افطار صرف مسجد میں ہوتی تھی جہاں محلے بھر سے کچھ نہ کچھ بھیجا جاتا تھا۔ تراویح رمضان کا چاند نظر آتے ہی شروع ہو جاتی اور شوال کے چاند کا اعلان ہوتے ہی مکمل ہو جاتی۔ تراویح پڑھانے والے مولوی صاحب کو کوئی جوڑا دیتا، کوئی ہار پہنا دیتا اور کوئی خاموشی سے نذرانہ تھما دیتا۔ مولوی صاحب سب کو دعائیں اور عید کے چاند کی مبارکباد دیتے ہوئے گلے ملتے اور رمضان کی رخصتی کا ذکر کرتے ہوئے تھوڑے سے گلوگیر بھی ہو جاتے۔ نصف صدی میں یہ روحانی ماحول کب ایک کمرشل انڈسٹریل طبقاتی روپ دھارتا چلا گیا، پتہ بھی نہیں چلا۔ کرکٹ ٹیسٹ سے ون ڈے اور پھر بیس اور دس اوورز سیریز کی طرح انتیس تیس روزہ تراویح کی روایت پندرہ روزہ، ہفت روزہ اور پھر تین دن کی ایکسپریس تراویح میں بدلتے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ گویا خدا بھی خوش رہے اور کاروبار پر بھی آنچ نہ آئے۔ آخر دنیا کمانے کا بھی تو یہی سیزن ہے۔ افطار کا خالص گھریلو تجربہ سیاسی افطار ہتھکنڈوں سے ہوتا ہوا کارپوریٹ اجتماعات کے راستے جانے کب ریستورانوں کے افطار ڈنرز کے ہاتھوں ہائی جیک ہو کے ریٹ کارڈز کی اشتہار بازی اور طرح طرح کی درجنوں ڈشوں کی رال ٹپک اشتہا کے پلِ صراط سے گذر کے اسٹیٹس کی گود میں جا بیٹھا۔

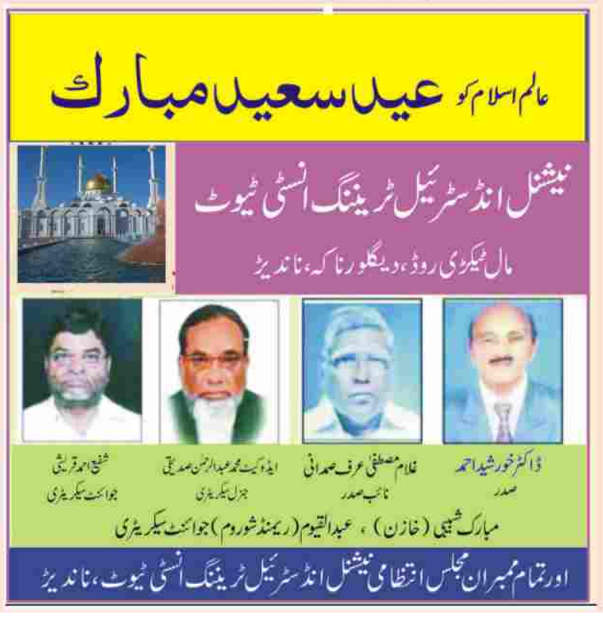

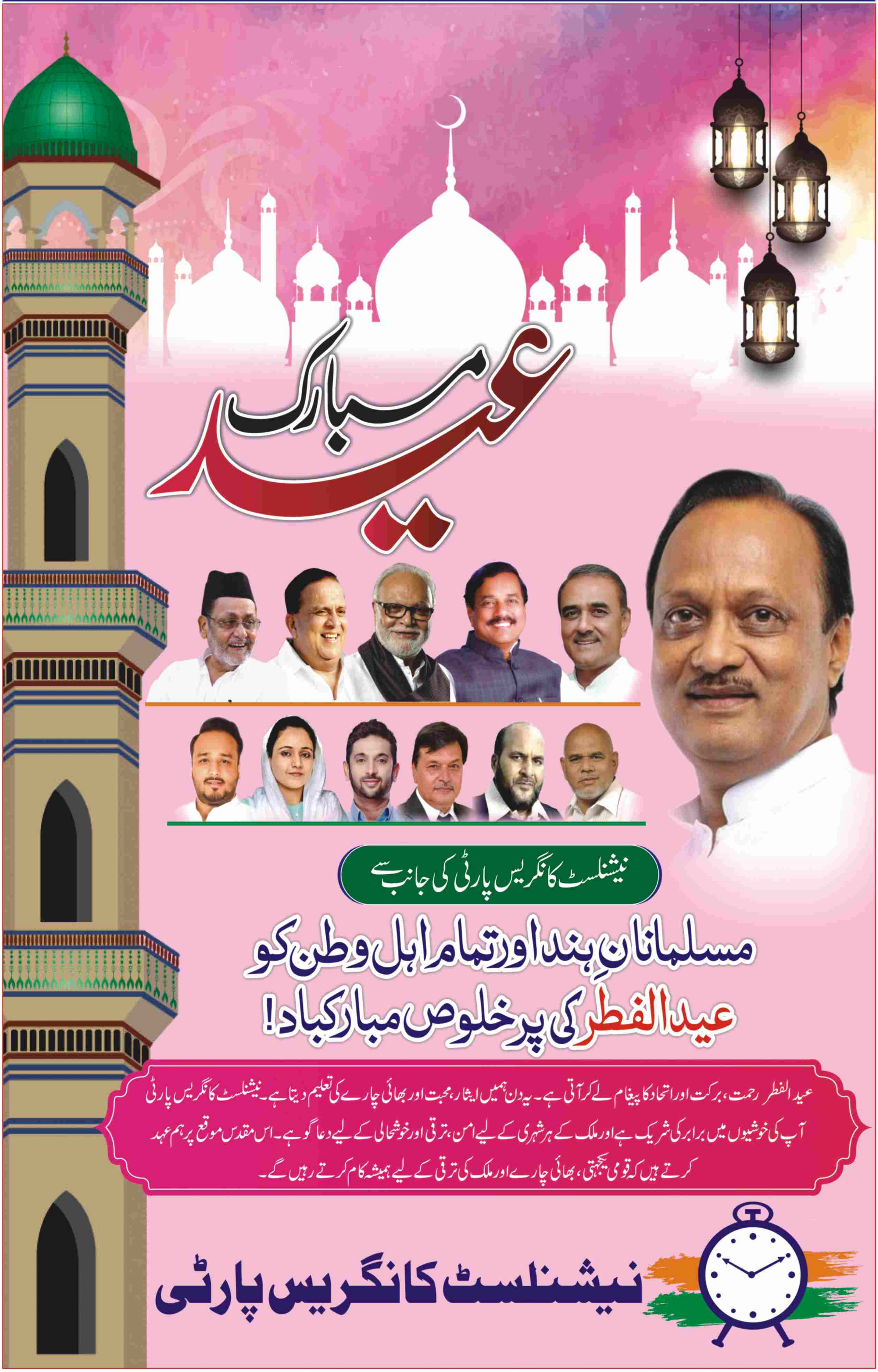
عید مبارک
نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی جانب سے
مسلمانانِ ہند اور تمام اہل وطن کو
عید الفطر کی پر خلوص مبارکباد!
عید الفطر رحمت، برکت اور اتحاد کا پیغام لے کر آتی ہے۔ یہ دن ہمیں ایثار، محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی آپ کی خوشیوں میں برابر کی شریک ہے اور ملک کے ہر شہری کے لیے امن، ترقی اور خوشحالی کے لیے دعا گو ہے۔ اس مقدس موقع پر ہم عہد کرتے ہیں کہ قومی یکجہتی، بھائی چارے اور ملک کی ترقی کے لیے ہمیشہ کام کرتے رہیں گے۔
نیشنلسٹ کانگریس پارٹی

نمازعیدالفطر سے پہلے محاسبہ ضرور کریں

ڈاکٹر سید آصف عمری،
حیدرآباد
9885650216

1 ۔اپنے کاروبار، تجارت، مال ودولت، جائیداد، بینک بیلنس اورنقد روپیوں کا جائزہ لو، محاسبہ کرو کہ اس میں کتنا حلال، ناجائز، مشکوک اور حرام ہے؟ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ،طیب اور حلال دولت ہی قبول کرتا ہے۔ اسی لئے اس نے تجارت کوحلال اورسودکوحرام کیاہے۔-2 ہم میں سے بہت سارے لوگ جائز اور حلال کمائی کماتے ہیں مگرخرچ ناجائز، حرام اور اسراف وفضول خرچی میں کرتے ہیں۔-3 جس آدمی کا کھانا پینا، کاروبار اور دولت حرام کی ہے اس کی کوئی عبادت، نیکی اوردعا قبول نہیں ہوتی۔-4 حلال جائز مال ودولت اگر ریاکاری، دکھاوے ،نام ونمود کے لئے یا غریبوں کوطعنہ دےکرخیرات کریں گےتو ساری خرچ کی ہوئی دولت ثواب سے محروم ہوگی۔-5 صاحب نصاب یعنی زکوٰۃ دینے کا اہل ہوجائے اورپھربھی مال دولت، جائیداد ،پراپرٹی،سونا چاندی کی ایک سال ہونے پر زکوۃ نہ نکالی جائے تو وہ سارا مال کنزیعنی دوزخ میں جلے گا۔-6 بیوی بچوں، ماں باپ، مستحق غریب بھائی بہنوں کو چھوڑ کرصرف نام ونمود کی خاطر دوسروں کی مدد کرنا اوررشتہ داروں کو بھول جانا یا نظرانداز کردینا اچھے مسلمان کی شان اورپہچان نہیں ہے۔-7 جو مسلم گھرانے دیندار ہیں لیکن ان کے پاس ذاتی مکان نہیں اخراجات آمدنی سے زیادہ ہیں۔ کثیرالعیال ہیں اور بہت ہی پریشان کن حالات سے گزر رہے ہیں ،کوئی بیمار ہے، کوئی مقروض ہے تو ایسے افراد کو تلاش کیجئے اوران کی مدد کیجئے یاان کوکاروبار یاتجارت میں شریک کرکے اجروثواب کے آپ بھی مستحق بنیں۔-8 ایسے علماء کرام کے گھرانے جہاں غربت زیادہ کثیرالعیال اورمقروض بھی ہیں جو کفایت شعاری کی زندگی گزارتے ہیں کسی سے مانگتے نہیں جب آپ کو ان کے بارے میں معلومات ہوجائے توان کی مدد کیجئے۔-9 بعض دینی تنظیمیں اور جماعتیں اپنے ہی حواریوں حاشیہ نشین اوران کی جی حضوری کرنے والے اوران کی ہربات میں ہاں ملانے والے ممبران کا تعاون کرتے ہیں اوران کی جیبیں بھرتے ہیں اوردکھاوے کے لئے جہاں خرچ کرتے ہیں ان کی تصاویر اورویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہوکہ جماعت کام کررہی ہے۔-10 ماہ رمضان میں کچھ نقلی فقیر جوکہ حقیقت میں مستحق نہیں ہوتے مختلف حربے اورطریقے اپنا کر مانگتے پھرتے ہیں لوگ ان کو کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں اس طرح بعض علاقوں میں ایک فقیر کی روزانہ آمدنی 1200 سے 1500 روپے ہوتی ہے ان کو دینا نیکی نہیں۔ فقیر ومسکین وہ ہے جن کو ایک وقت کا کھانا اور روزی بھی بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ ایسے مصیبت زدہ پریشان حال خوددار افراد کوتلاش کرکے تعاون کرنا نیکی ہے۔-11 سماج ومعاشرہ سے سود کا خاتمہ اسی وقت ہوگا جب ساری مسلم جماعتیں اور تنظیمیں ریاستی اور علاقائی سطح پر اجتماعی بیت المال اور زکوۃ کا اجتماعی سنٹر قائم کریں۔-12 اس وقت پورے بھارت میں مسلمان سنگین مسائل اور خطرناک صورت حال سے دوچار ہے اس کے اسباب اگرہم تلاش کرتے ہیں تو دو بنیادی وجہ ہوسکتی ہے۔(۱) تعلیم وتربیت کی کمی یا فقدان (۲) دین وشریعت سے غفلت دینی تعلیم سے دوری وغفلت سے معاشی اور اقتصادی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں کیوں کہ قرآن کریم نے جہاں مسلمانوں کواپنے آغاز اور دیباچہ میں سورۃ الفاتحہ میں کامیابی اورصراط مستقیم کی تعلیم دی اورمتقیوں کی صفات میں ایمان بالغیب ۔اقامت صلوۃ کے ساتھ ساتھ ومما رزقناھم ینفقون فرمایا۔ یعنی حقوق العباد، حقوق العباد کی ابتدائی اورصحیح شکل یہی ہے کہ صاحب خیرلوگ خوشحال اور مالدارلوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال سے انفاق کریں اور جب وہ صاحب نصاب ہوجائیں تو سال میں ایک مرتبہ اپنے کل مال اورسرمایہ سے اگرصاحب نصاب ہوتے ہیں تو فوری زکوۃ نکالیں۔ ڈھائی فیصد اوریہ رقم بہت کم ہے یہ لازما ادا کرنا ہوگا ورنہ سارا مال ساری دولت اور پونجی ناپاک ہوگی۔ برکت ختم ہوجائے گی اور آخرت میں وہ کنزیعنی جس کی زکوۃ نہ نکالی گئی ہو وہ دولت، سونا چاندی وغیرہ دوزخ کی آگ میں تپاکر دولت مندوں کے پیٹھ پر داغا جائے گا۔ اللہ اکبر۔-13 صدقہ خیرات افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ تواپنے بھائی کوخوش کرے یااس کا قرض ادا کرے یا اس کوروٹی کھلادے تو یہ افضل اعمال میں سے ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کوسب سے محبوب وہ شخص ہے جولوگوں کوزیادہ نفع پہنچانے والا ہواور دکھ درد کو دورکرنا یا اس کے قرض ادا کرنا یا اس کی بھوک مٹانا۔-14 دورحاضر میں زکوۃ کے تعلق سے بھی بہت لاپرواہی اور غفلت ہے حالانکہ قرآن کریم میں نماز اور زکوۃ کا ایک ساتھ ذکر ہے جس طرح نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے جوکہ حقوق العباد میں سے ہے اسی طرح زکوۃ بھی ایک اجتماعی فریضہ ہے جوکہ حقوق العباد میں سے ہے۔ امت میں غربت افلاس معاشی مسائل تنگی اور بے شمار قسم کی خرابیاں بیماریاں اور جرائم کی ایک وجہ اجتماعی نظام زکوۃ اور بیت المال سے بہت غفلت اور لاپرواہی ہے۔ حضرت ابوبکرصدیقؓ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سب سے پہلے انہوں نے مانعین زکوۃ کے خلاف اعلان جاری کروایااور ان کے خلاف اعلان جہاد کیا حالانکہ دیگر صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی تھی مگر ابوبکر صدیق کوشرح صدر ہوچکا تھا انہوں نے اس کے نفاذ پرزور دیا تب صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق کے فیصلہ سے اتفاق کیا معلوم ہوا کہ زکوۃ امت کا اجتماعی مسئلہ ہے جس میں امت کے بے شمار مسائل کا حل ہے۔ آج ہمارے ملک میں مسلماوں کے بڑے مسائل میں معیشت اور روزگار کا فقدان ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت غریب، بے روزگار اور بیمار ہے جس کی وجہ سے معاشرہ بہت ساری سماجی ومعاشی خرابیوں میں مبتلا ہے اور بسا اوقات ان کی غربت بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ بہت ممکن ہے کہ فقروفاقہ ایک مسلمان کوکفر میں مبتلا نہ کردے۔ جرائم اور سماجی گناہوں کی روک تھام کا ایک راستہ مالی فراوانی اور خوشحالی بھی ہے۔ اگرمسلمان خوشحال ہوں گے تو وہ گناہ سے بچیں گے ڈنڈی نہیں ماریں گے، ناپ تول میں کمی نہیں کریں گے ،امانت میں خیانت نہیں کریں گے، اپنی ڈیوٹی میں کاہلی اور غفلت نہیں کریں گے ،رشوت نہیں لیں گے کیوں کہ مارکیٹ میں رشوت عام ہے۔ حدیث میں رشوت کے تعلق سے سخت وعید سنائی گئی کہ رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنم میں جائیں گے۔ اسی طرح سود چاہے مسلمان خوشی میں لیں یا مجبوری میں دونوں صورتوں میں گناہ ہے۔ سود تجارت نہیں بن سکتا، سود خور اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے برابر ہے۔ سودی کاروبار میں کوئی بھلائی نہیں، سودکھانے والوں پر سود لینے دینے والوں پر اس کے گواہ بننے والوں اور لکھنے والوں پرلعنت کی گئی۔ یہ کبھی بھی حلال نہیں ہوسکتا اس کے مقابلہ میں شریعت میں زکوۃ و انفاق کو عام کرنے اور مالداروں سے زکوۃ لے کراس بستی کے غرباء و مساکین پر خرچ کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگرزکوۃ بھی آج بالکل غلط طرح سے دی جارہی ہے۔ لوگوں کومعلوم ہی نہیں زکوۃ کے اہل کون ہیں؟ نصاب کیا ہے؟ مستحق کون ہیں؟ اس کی کوئی فکر نہیں۔ کتنے ایسے مالدار مسلمان ہیں جن کوزکوۃ کی فرضیت کا کچھ بھی احساس نہیں نہ وہ نماز کے پابند ہیں اور نہ ہی زکوۃ کے وہ صرف دولت کمانا جانتے ہیں اوراپنی دولت پرناز کرتے اورمن مانی کرتے ہیں اوراس کا خوب دل کھول کراسراف کرتے ہیں۔ ان کو دولت کے تعلق سے کوئی فکر نہیں کہ قیامت کے دن دولت کا حساب دینا ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ہرانسان کے تعلق سے پانچ چیزوں کے بارے میں بازپرس ہوگی کہ مال سے متعلق دوسوال ہوں گے کہاں سے کمایا اورکہاں خرچ کیا اس لئے مال کو جائز اور حلال طریقے سے کمانا بھی فرض ہے۔ اسی طرح مال کوجائز اورحلال طریقے میں خرچ کرنا بھی فرض ہے۔ جتنا دولت کمانے کی فکر ہوگی اتنا ہی اس کے صحیح اور جائز استعمال کی فکر ہونی چاہئے ورنہ دولت کا وہ غلط استعمال کرے گا۔-15 آخری بات یہ ہے کہ اگر مسلمان واقعی طور پرنیک بننا چاہتے ہیں اورکوئی ایسی نیکی کرکے جنت کے حق دار بن سکے تو پھر 25 کروڑکم یازیادہ مسلمانوں میں سے 2یا 3 کروڑ مسلمان کواپنی دولت کا سالانہ صرف ڈھائی فیصد زکوۃ نکالیں تو سارے بھارت کے نہ صرف مسلمان بلکہ یہاں کی دیگرغریب اور پریشان حال برادریاں اور ذاتیں بھی خوشحال ہوں گی اورحکومت کو مالدار مسلمانوں کی زکوۃ کی رقم سے رفاہی کام تعلیمی، تجارتی اور معاشی میدانوں میں بہت فائدہ ہوگا۔

محاسبہ کے لئے چندسوالات

(۱) روزوں سے ہم نے کیا سیکھا؟ (۲) قرآن مجید سے ہمارا تعلق کتنا مضبوط ہوا؟ (۳) کتنا سنا پڑھا اور کتنا سمجھا۔ (۴) کیا ہمارے اندر نظم وضبط اور ڈسپلن پیدا ہو؟ (۵) کیا ہمارے کھانے پینے ،عبادات، معاملات اور اخلاق واعمال میں اعتدال ومیانہ روی پیدا ہوئی؟ (۶) زکوۃ ادا کیا نہیں (۸) دکھاوے اور ریاکاری سے کتنا بچے (۸) ہمدردی، خیرخواہی ،نرمی، ملنساری، ایثاروقربانی کی صفت پیدا ہوئی یانہیں (۹) قرآن وحدیث پرعمل کیا یا سماج پرستی میں لگے رہے؟

شناختی کارڈ (نظم)

از: فلسطینی قومی شاعر محمود درویش
اُردو ترجمہ: شاھد ماھلی

حریت پسند فلسطینی قومی شاعر محمود درویش 13/مارچ 1941ء کو فلسطین کے گاؤں البروا میں پیدا ہوئے اور صرف 67 سال کی عمر میں 9/اگست 2008ء کو انتقال کر گئے۔ وہ عربی زبان کے عالمی شہرت یافتہ شاعر تھے جنھوں نے آزادی فلسطین کی جنگ لڑی تھی، جس کی پاداش میں اسرائیلی حکومت نے اُنھیں کئی بار جیل میں قید رکھا تھا۔ اُنھوں نے اپنی نظموں کے ذریعہ فلسطینی سرزمین کو یہودیوں کے ناجائز قبضہ سے آزاد کرنے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ زیر نظر نظم ''شناختی کارڈ'' درویش کی شہرۂ آفاق نظم ہے، وہ فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم، بربریت اور جبر کی روئداد کو دل سوز انداز اور دلخراش پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ اس نظم کا دُنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ اُن کی ادبی خدمات کے لئے اُس وقت کے سوویت یونین (روس) نے درویش کو اپنے ملک کا سب سے بڑا سوویت لینین ادبی ایوارڈ سے نوازا تھا۔

(محمد تقی)

(۱)

لکھو
میں عربی ہوں
اور میرا شناختی کارڈ نمبر 50 ہزار ہے
اور میرے آٹھ بچے ہیں
اور اُن میں نواں جلد آئے گا، گرمیوں کے بعد
تو کیا تم (اتنی سی بات پر) غضب کروگے؟

(۲)

لکھو
میں عرب ہوں
میں کام کرتا ہوں
ساتھ محنت کش دوستوں کے پتھر کی کان میں
اور میرے آٹھ بچے ہیں
میں حاصل کرتا ہوں اُن کیلئے خوراک
کپڑے اور کتابیں
چٹانوں سے
اور میں نہیں مانگتا صدقات تمہارے دروازے سے
اور نہ میں اتنا چھوٹا ہوں
کہ چلا آؤں' تمہارے ایوانوں کی سیڑھیوں تک
تو کیا تم (اس بات پر) غضب کروگے؟

(۳)

لکھو
میں عرب ہوں
میرا صرف نام ہے، شناخت کوئی نہیں
میں صبر کیے ہوئے ہوں، ایک ایسے خطے میں
جہاں پر کوئی فوری غم وغصے میں رہتا ہے
میری جڑیں گہری ہوچکی ہیں
وقت کی پیدائش سے پہلے
اور زمانوں کے منکشف ہونے سے پہلے
اور سرو وزیتون سے پہلے
اور سبزہ اُگنے سے پہلے
میرا باپ' ہل چلانے والے خاندان سے ہے
کسی نجیب طبقے سے نہیں
اور میرا دادا کسان تھا
بے حسب۔۔۔۔۔۔بے نسب!
اُس نے مجھے سکھایا سورج کا غرور،
کتاب کی قرأت سے پہلے
اور میرا گھر ہے چوکیدار کی کوٹھری کے مانند
شاخوں اور بانس سے بنا ہوا
کیا تم میری منزلت (حیثیت) سے راضی ہو؟
میرا صرف نام ہے، شناخت کوئی نہیں

(۴)

لکھو
میں عرب ہوں
اور بالوں کا رنگ کوئلے کی طرح سیاہ
اور آنکھوں کا رنگ' بھورا
اور میری شناختی علامات
میرے سر پر عربی رومال ہے' اس کے اوپر سیاہ حلقہ
اور وہ کافی ہے پتھر کے مانند
چھیل ڈالتا ہے چھونے والوں کو
اور میرا پتہ
میں ہوں ایک دوردراز' فراموش شدہ گاؤں سے
جس کی سڑکیں بے نام ہیں
جس کے تمام مرد کام کرتے ہیں
کھیتوں اور پتھر کی کانوں میں
تو کیا تم (اس بات پر) غضب کروگے؟

(۵)

لکھو
میں عرب ہوں
اور تم نے ہتھیا لیے ہیں
میرے اجداد کے باغات اور وہ زمین بھی
جہاں کاشتکاری کرتے تھے
میں اور میری تمام اولاد
اور تم نے کچھ باقی نہ چھوڑا
ہمارے لئے اور میرے تمام پوتوں کے لئے
سوائے ان چٹانوں کے
تو کیا عنقریب اُنھیں بھی ہتھیا لے گی؟
تمہاری حکومت۔۔۔۔۔
جیسا کہ کہا گیا ہے
خیر!
لکھو۔۔۔۔۔پہلے صفحے پر' سب سے اوپر
میں لوگوں سے نفرت نہیں کرتا
اور نہ میں حد سے تجاوز کرتا ہوں
لیکن جب مجھے بھوک لگے گی
میں نوچ کھاؤں گا اپنے غاصب کا ماس
حذر کرو۔۔۔۔حذر کرو
میری بھوک سے
میرے غضب سے

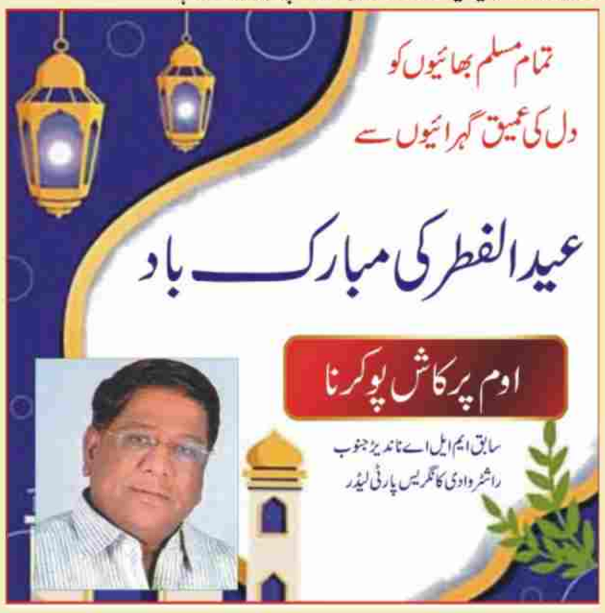

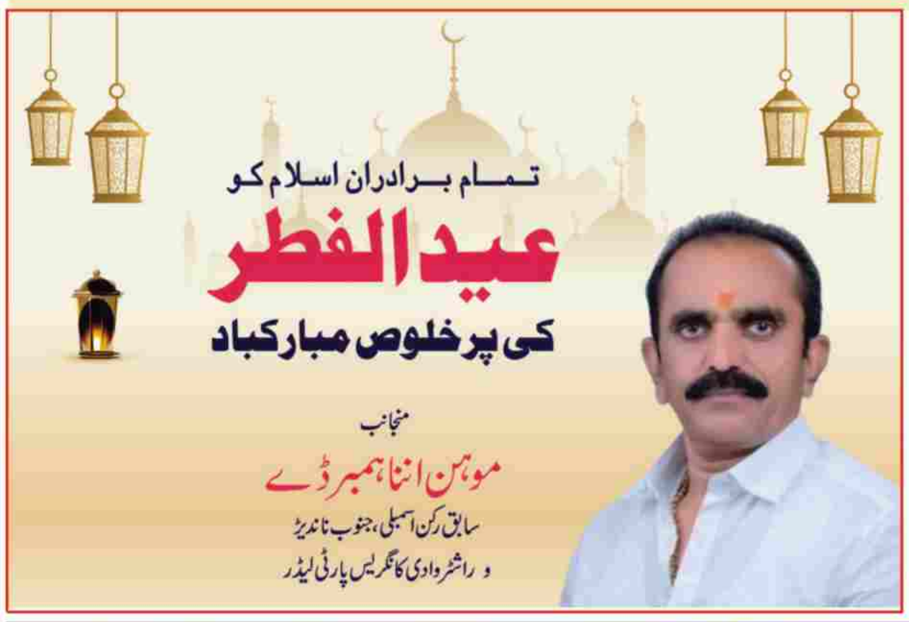

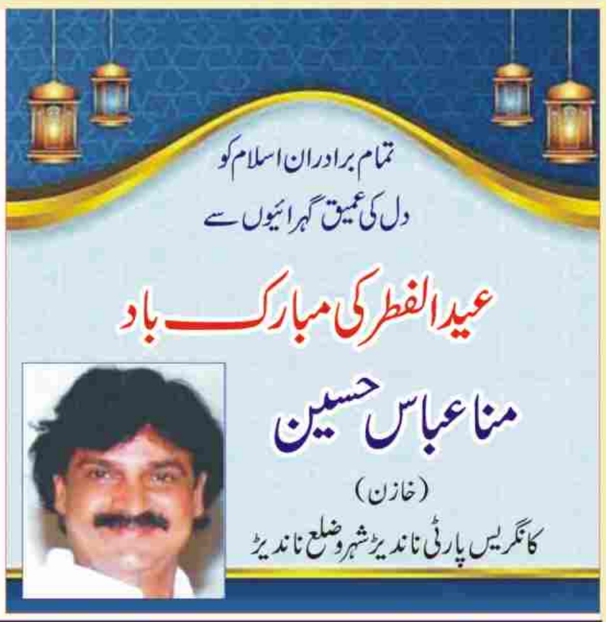

MON.31March 2025
VOLUME:20 NO:80
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 31/ مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 80
یکم/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 8=4+4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں چاند نظر آگیا، آج عیدالفطر

نئی دہلی: ہندوستان میں عید کا چاند نظر آگیا ہے اور ملک بھر میں کل یعنی پیر 31 مارچ کو عیدالفطر منائی جائے گی۔ مختلف ریاستوں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق کئی مقامات پر رویت ہلال کمیٹیوں اور علمائے کرام نے چاند نظر آنے کی تصدیق کی ہے۔ عیدالفطر رمضان المبارک کے اختتام پر منایا جانے والا ایک اہم اسلامی تہوار ہے جو روزوں کے بعد شکرانے اور مسرت کا دن ہوتا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں چاند دیکھنے کے لیے مقامی رویت ہلال کمیٹیاں شام کے بعد سے ہی سرگرم تھیں۔ دہلی، لکھنؤ، حیدرآباد، پٹنہ، ممبئی، کولکاتا، بنگلورو اور دیگر شہروں میں کمیٹیوں نے چاند دیکھنے کے بعد عید منانے کا اعلان کیا۔ بازاروں میں عید کی تیاریوں کے پیش نظر آج رات دیر تک چہل پہل رہے گی۔ ملک بھر میں عید کے موقع پر سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ مختلف شہروں میں پولیس اور مقامی انتظامیہ نے پرامن عید منانے کیلئے گشت بڑھادی ہے۔ اس موقع پر کئی اہم شخصیات نے عوام کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اس موقع کو بھائی چارے اور اتحاد کو مضبوط کرنے کا پیغام

دوبار غلطی ہوچکی، اب نہیں ہوگی! نتیش کمار نے

امت شاہ کے سامنے پھر دہرائی پرانی بات

پٹنہ: بہار میں اس سال اسمبلی انتخابات ہونے ہیں اور اسی سلسلے میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ ریاست کے دورے پر ہیں۔ اتوار کو وہ پٹنہ میں منعقدہ مرکز اور ریاست کی مختلف اسکیموں کے

افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار بھی موجود تھے۔ پروگرام سے خطاب کے دوران نتیش کمار نے کہا کہ ان سے ماضی میں دو بار غلطی ہوچکی ہے لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ جملہ امت شاہ کے سامنے دہرایا، جسے سیاسی طور پر اہم مانا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت نے بہار سے جنگل راج کا خاتمہ کیا ہے اور اب لوگ دیر رات بھی بلاخوف وخطر سڑکوں پر نکل سکتے ہیں۔ انہوں نے کوسی سمیت کئی ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا اور دعویٰ کیا کہ ریاست میں برق رفتاری سے ترقیاتی کام ہورہے ہیں۔ نتیش کمار نے اپنی حکومت کے ابتدائی دنوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ 24 نومبر 2005 کو بہار کے وزیر اعلیٰ بنے تھے۔ اس وقت ریاست میں حالات ابتر تھے، لوگ شام ہوتے ہی گھروں میں قید ہوجاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومتوں نے صرف مذہب کی بنیاد پر لوگوں کو تقسیم کیا اور عوام کے مسائل کو نظر انداز کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی حکومت نے تعلیم اور صحت کے شعبے میں نمایاں اصلاحات کی ہیں، جس سے عام شہریوں کو بہتر سہولیات میسر آئی ہیں۔

بی جے پی حکومت کی پالیسیوں سے

ملک معاشی بحران کا شکار: اکھلیش یادو

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر ملک کو معاشی بحران میں پھنسانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ غلط پالیسیوں کی وجہ سے بینکنگ سیکٹر بیٹھ گیا ہے اور کاروبار جی ایس ٹی اور ٹی ڈی ایس میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ اکھلیش یادو نے لکھنؤ کے ہوٹل تاج میں ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت کا ایز آف ڈوئنگ بزنس٭ محض دعویٰ بن کر رہ گیا ہے، جبکہ حقیقت میں ایز آف ڈائنگ بزنس٭ دکھائی دے رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کے فیصلوں سے کاروبار چند گنتی کے افراد کے ہاتھوں میں سمیٹ دیا گیا ہے اور باقی کاروباری پریشانیوں کا شکار ہیں۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ حکومت تیسری بڑی معیشت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن 80 کروڑ لوگ سرکاری راشن پر جینے کو مجبور ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ حکومت ان لوگوں کی فی کس آمدنی بتائے۔ اکھلیش نے کہا کہ بے روزگاری میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے اور نوجوانوں کے پاس روزگار نہیں ہے۔ خواتین کو کاروبار میں مناسب مواقع نہیں دیے جارہے ہیں۔ ایم ایس ایم ای سیکٹر اور زرعی شعبے کو فروغ دینے کی ضرورت ہے، لیکن حکومت کی پالیسیوں سے یہ سیکٹرز بحران کا شکار ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سماج وادی حکومت نے کاروبار کو آسان بنانے کے لیے مؤثر فیصلے کیے تھے۔ نیتا جی کے وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے چنگی اور 3/7 کو ختم کیا گیا۔ ایس پی حکومت نے عالمی معیار کا آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے بنایا، جس کے کنارے منڈیاں بنائی گئیں تاکہ کسانوں کو فائدہ ہو۔ اکھلیش نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے بندیل کھنڈ ایکسپریس وے میں بدعنوانی کی اور وزیر اعظم کے افتتاح کے فوراً بعد ہی ایکسپریس وے دھنس گیا۔ انہوں نے حکومت کے 40 لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری کے دعوے کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا کہ زمین پر کوئی سرمایہ کاری نظر نہیں آتی۔ آخر میں انہوں نے 2027 کے اسمبلی انتخابات میں ایس پی کو کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کا پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) پازیٹیو نظریہ رکھتا ہے، جبکہ بی جے پی کا این ڈی اے منفی سیاست کر رہی ہے۔

دہلی میں گرمی سے راحت، 24 گھنٹوں میں درجہ حرارت میں 3 ڈگری کی گراوٹ

نئی دہلی: محکمہ موسمیات کے مطابق آج صبح آسمان پر ہلکی دھند چھائی رہی۔ دن کے وقت موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔ گرد آلود ہواؤں کی وجہ سے آلودگی کی سطح بڑھ سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے 31 مارچ تک دہلی میں تیز ہوائیں چلنے کی پیش گوئی کی ہے۔ اس کے علاوہ اتوار کو دہلی میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت بالترتیب 32 اور 16 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق دہلی میں یکم اپریل سے گرمی بڑھنے کا امکان ہے۔ دہلی میں 4 اپریل تک درجہ حرارت 40 ڈگری تک بڑھنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کی ہے۔

میانمار میں تباہ کن زلزلہ

1600 سے زائد افراد ہلاک، امدادی کام شدید متاثر

میانمار کے دوسرے سب سے بڑے شہر ماندلے میں آنے والے 7.7 شدت کے زلزلے میں ہلاکتوں کی تعداد 1600 سے تجاوز کرگئی ہے جبکہ 3400 سے زائد افراد زخمی ہیں۔ شہر کی سڑکوں پر لاشیں بکھری پڑی ہیں، جن سے تعفن پھیلنے لگا ہے۔ لوگ اپنے ہاتھوں اور بیلچوں سے ملبہ ہٹا کر زندہ بچ جانے والوں کو تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ زلزلے سے ماندلے کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی کئی عمارتیں منہدم ہوگئیں۔ سڑکیں اور پل تباہ ہونے سے امدادی سرگرمیاں شدید متاثر ہیں۔ شہری مواصلات کا نظام درہم برہم ہوچکا ہے، جبکہ جاری خانہ جنگی کے باعث ریسکیو کارروائیوں میں مزید مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اتوار کو آنے والے 5.1 شدت کے جھٹکوں سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، تاہم کچھ دیر بعد امدادی کام دوبارہ شروع ہوگئے۔ زلزلے کے بعد ماندلے کے لاکھوں شہری بے گھر ہوگئے ہیں اور کئی افراد نے رات سڑکوں پر گزاری۔ میانمار میں کام کرنے والی تنظیم 'کیتھولک ریلیف سروسز' کے مطابق کئی متاثرہ علاقوں میں اب تک امداد نہیں پہنچ سکی ہے اور مقامی لوگ ہی ملبہ ہٹانے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمسایہ ملک تھائی لینڈ میں بھی زلزلے کے جھٹکوں سے 7 افراد ہلاک ہوگئے۔ ہندوستان نے میانمار کی مدد کے لیے دو C-17 فوجی طیارے روانہ کیے، جو ہفتہ کی رات نیپیتاو میں اترے۔ طیاروں میں 60 بستروں والا ایمرجنسی میڈیکل سینٹر بنانے کے لیے فوجی طبی عملہ اور 120 اہلکار موجود تھے۔ ہندوستان نے یانگون میں بھی امدادی سامان بھجوایا ہے، جہاں دیگر ممالک کی جانب سے بھی امداد پہنچ رہی ہے۔

عدالتوں کا خطرناک رجحان

زیادتی کا حل شادی نہیں

الہ آباد: (ایجنسیز) الہ آباد ہائی کورٹ نے 20 فروری 2025 کو ایک متنازعہ فیصلہ سنایا، جس میں 26 سالہ زیادتی کے ملزم نریش مینا کو اس شرط پر ضمانت دے دی گئی کہ وہ تین ماہ کے اندر متاثرہ سے شادی کرلے گا۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ عدالت نے اس طرح کا فیصلہ دیا ہو۔ اکتوبر 2023 میں بھی ایک شخص کو، جس نے 15 سالہ لڑکی کا ریپ کر کے اسے حاملہ کردیا تھا، متاثرہ سے شادی کرنے پر ضمانت دی گئی تھی۔ یہ ایک تشویشناک رجحان ہے جو مجرموں کو سزا سے بچ نکلنے کا لائسنس فراہم کرتا ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کے مطابق، 2022 میں ہندوستان میں زیادتی کے 31,982 کیسز درج ہوئے، لیکن 2018 سے 2022 کے درمیان ان کیسز میں سزا کی شرح صرف 27-28 فیصد رہی۔ ماہرین کے مطابق، ناقص پولیس تفتیش اور قانونی نظام کی سستی مجرموں کے سزا سے بچ نکلنے میں مدد دیتی ہے۔ روئٹرز کے مطابق، معروف وکیل ربیکا ایم جون کہتی ہیں کہ ججوں میں سخت سزائیں دینے سے ہچکچاہٹ بھی ایک وجہ ہے، کیونکہ زیادتی کے جرم میں کم از کم سزا 10 سال قید سے لے کر سزائے موت تک ہوسکتی ہے۔ ایک تو پہلے ہی زانی سزا سے بچ نکلتے تھے، اس پر عدالتوں نے متاثرہ کو زانی سے شادی کرنے پر مجبور کرنے کے معاملوں کی وجہ سے بھی اس طرح کے کیسز میں اضافہ ہوا۔

تلخ فیصلے: 2021 میں اُس وقت کے چیف جسٹس شرد بوبڑے نے ایک سرکاری ملازم، جس نے نابالغ سے زیادتی کی تھی، کو مشورہ دیا کہ اگر وہ متاثرہ سے شادی کرلے تو سزا سے بچ سکتا ہے۔ یہ تبصرہ عوامی سطح پر شدید مذمت کا باعث بنا۔ 2020 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے زیادتی کے ایک ملزم کو اس شرط پر ضمانت دی تھی کہ وہ متاثرہ سے راکھی بندھوائے گا، جسے بعد میں سپریم کورٹ نے کالعدم قرار دے دیا۔ 2019 میں کیرالہ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ زیادتی کے مقدمے کو صرف اس صورت میں خارج کیا جاسکتا ہے، جب ملزم متاثرہ سے شادی کرلے۔ 2024 میں کرناٹک ہائی کورٹ نے ایک 23 سالہ نوجوان کو متاثرہ سے شادی کے وعدے پر ضمانت دی تاکہ ان کے بچے کو 'بدنامی' سے بچایا جاسکے، حالانکہ لڑکی کے ساتھ زیادتی اس وقت ہوئی تھی جب وہ 16 سال کی تھی۔

زیادتی کوئی معاہدہ نہیں: زیادتی کے متاثرین پر پہلے ہی ناقابل بیان صدمہ ہوتا ہے، ایسے میں مجرم سے شادی پر مجبور کیا جانا ان کے لیے مزید اذیت ناک ہوتا ہے۔ انسانی حقوق کے لیے سرگرم 4000 خواتین کارکنان اور شہریوں نے سابق چیف جسٹس بوبڑے کو کھلا خط لکھ کر اس روش پر سوال اٹھایا تھا۔ خط میں کہا گیا تھا کہ زیادتی کا حل شادی نہیں بلکہ مجرموں کو سزا دینا ہے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا تھا، "آپ کے الفاظ دیگر عدالتوں، ججوں، پولیس اور دیگر تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہندوستان میں خواتین کے لیے انصاف حاصل کرنا ان کا آئینی حق نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لڑکیوں/خواتین کو خاموش رہنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ کئی دہائیوں بعد یہ صورت حال بنی تھی کہ خواتین ایسے معاملات کو سامنے لانے لگی تھیں۔ اس کے علاوہ، زیادتی کرنے والوں کو یہ پیغام جاتا ہے کہ شادی زیادتی کا لائسنس ہے؛ اور اس لائسنس کے ذریعے، زیادتی کرنے والا اپنے جرم کو بعد میں جائز اور قانونی بنا سکتا ہے۔" خط میں یہ بھی کہا گیا کہ، "زیادتی کا شکار خاتون کو اس کے مجرم سے شادی کا مشورہ دینا، دراصل اسے زندگی بھر زیادتی٭ کی سزا دینا ہے۔ (ہندوستان ان 30 ممالک میں شامل ہے جہاں ازدواجی زیادتی کو جرم نہیں سمجھا جاتا۔) زیادتی کی متاثرہ خواتین شدید ذہنی مسائل کا شکار ہوجاتی ہیں، کئی خودکشی کی کوشش کرتی ہیں۔ عدالتوں کے ایسے فیصلے متاثرہ کو اس کے آئینی حقوق سے محروم کردیتے ہیں۔ شرمندگی، سماجی بائیکاٹ اور اس سودے سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہونے کے سبب وہ زندگی بھر اذیت میں مبتلا رہتی ہیں۔" خط میں یہ بھی کہا گیا، "زیادتی کرنے والوں کو ان کے جرم پر سزا دینے اور متاثرین کو قانونی اور نفسیاتی مدد فراہم کرنے کے بجائے، اپنے مجرم سے شادی کرلو٭ کا پیغام دینا دراصل یہ بتانا ہے کہ انصاف کے بجائے خاتون کی عزت٭ کو ترجیح دی جارہی ہے۔" پونے میں 2021 کا ایک واقعہ اس کی دل دہلا دینے والی مثال ہے، جہاں ایک نابالغ لڑکی نے اپنے زیادتی کرنے والے روہت راجو پوار سے شادی کے لیے مجبور کیے جانے کے بعد خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ ایسے عدالتی فیصلوں کے تباہ کن نتائج کو ظاہر کرتا ہے۔

سپریم کورٹ کا واضح موقف: سپریم کورٹ نے ایسے عدالتی رجحان پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ زیادتی جیسے جرم میں کسی بھی سمجھوتے کی گنجائش نہیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ زیادتی کے ملزم کے شادی کے وعدے پر ضمانت دینا غلط ہے اور اس سے عدالتی نظام پر عوام کا اعتماد متزلزل ہوتا ہے۔ عدالت وہ جگہ ہے جہاں انصاف کی توقع کی جاتی ہے، لیکن جب عدالتیں مجرموں کو شادی کے نام پر سزا سے بچنے کا موقع دیتی ہیں تو یہ پورے قانونی نظام پر سوال اٹھاتا ہے۔ ایسے فیصلے نہ صرف متاثرہ کی زندگی تباہ کرتے ہیں بلکہ مجرموں کے حوصلے بھی بلند کرتے ہیں۔ عدالتی نظام میں صنفی حساسیت، قانونی وضاحت اور متاثرین کے لیے نفسیاتی مدد کو یقینی بنائے بغیر زیادتی کے متاثرین کو انصاف نہیں مل سکتا۔ اس کی مثال بھنوری دیوی کا کیس ہے، جس میں ایک اجتماعی زیادتی کے باوجود ملزمان کو سزا نہیں دی گئی۔ تاہم، اس مقدمے نے بعد میں خواتین کے لیے جنسی استحصال کے خلاف قوانین کی راہ ہموار کی۔ ایسے معاملات میں سخت سزاؤں اور عدالتی اصلاحات کے بغیر، زیادتی کے متاثرین کے لیے انصاف کا حصول مزید مشکل ہوتا جائے گا۔

(نبیل کولوتھوڈی ایک رکن پارلیمنٹ کے پارلیمانی سکریٹری اور دہلی یونیورسٹی کی لا فیکلٹی کے سابق طالب علم ہیں اور یہ ان کے ذاتی خیالات ہیں)

منی پور، ناگالینڈ اور اروناچل میں افسپا میں چھ ماہ کی توسیع

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے شمال مشرقی ریاستوں منی پور، ناگالینڈ اور اروناچل پردیش میں آرمڈ فورسز اسپیشل پاور ایکٹ (افسپا) کی مدت میں چھ ماہ کی توسیع کردی ہے۔ وزارت داخلہ کے نوٹیفکیشن کے مطابق یہ فیصلہ سکیورٹی حالات اور امن وامان کی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد لیا گیا ہے۔ وزارت داخلہ نے منی پور کو یکم اپریل 2025 سے چھ ماہ کے لیے 'اشتعال زدہ علاقہ' قرار دیا ہے۔ تاہم، ریاست کے 13 پولیس اسٹیشنوں کے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقوں کو اس حکم سے باہر رکھا گیا ہے۔ ان علاقوں میں حالات میں بہتری کو مدنظر رکھتے ہوئے افسپا کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اروناچل پردیش میں تراپ، چانگ لانگ اور لونگڈنگ اضلاع کے ساتھ ساتھ ریاست کے تین پولیس اسٹیشن علاقوں میں بھی افسپا کی مدت میں چھ ماہ کی توسیع کی گئی ہے۔ اسی طرح ناگالینڈ کے دیماپور، نولینڈ، مون اور دیگر پانچ اضلاع میں یہ قانون مزید چھ ماہ تک نافذ رہے گا۔ افسپا کے تحت مسلح افواج کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی مشتبہ شخص کو بغیر وارنٹ گرفتار کرسکتی ہیں، تلاشی لے سکتی ہیں اور اگر ضروری ہو تو گولی بھی چلاسکتی ہیں۔ یہ قانون حکومت کو شورش زدہ علاقوں میں امن وامان قائم رکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ تاہم، یہ قانون متنازع بھی ہے کیونکہ اس کے تحت سکیورٹی فورسز کو وسیع اختیارات حاصل ہوجاتے ہیں، جن کی وجہ سے بعض اوقات انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات بھی سامنے آتے ہیں۔ منی پور میں افسپا کی مدت میں توسیع کا فیصلہ وہاں جاری نسلی تشدد اور باغیانہ سرگرمیوں کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ گزشتہ ایک سال سے منی پور میں میتئی اور کوکی برادریوں کے درمیان تنازع کی وجہ سے حالات کشیدہ ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ناگالینڈ اور اروناچل پردیش میں بھی باغی گروپوں کی سرگرمیوں اور علیحدگی پسند تحریکوں کے باعث سکیورٹی فورسز کو افسپا کے تحت خصوصی اختیارات دینا ضروری ہے۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ یہ فیصلہ عوام کی سلامتی اور ریاست میں امن واستحکام برقرار رکھنے کے لیے لیا گیا ہے۔ تاہم، انسانی حقوق کے کارکنوں کا مطالبہ ہے کہ ان علاقوں میں حالات میں بہتری کے بعد افسپا کو ہٹایا جائے۔

بنگلورو-کاماکھیا ایکسپریس کے 11 ڈبے پٹری سے اتر گئے

بھونیشور: اوڈیشہ کے کٹک میں اتوار کو بنگلورو-کاماکھیا اے سی ایکسپریس کے 11 ڈبے پٹری سے اتر گئے، جس میں ایک مسافر ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔ حادثہ نیرگنڈی ریلوے اسٹیشن کے قریب پیش آیا۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کردیا گیا ہے اور ان کا علاج جاری ہے۔ ایسٹ کوسٹ ریلوے کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر (سی پی آر او) اشوک کمار مشرا نے بتایا کہ یہ حادثہ صبح 11:54 بجے نیرگنڈی کے قریب منگولی میں پیش آیا۔ ریلوے اور مقامی انتظامیہ نے فوری طور پر راحت اور بچاؤ کام شروع کردیا۔ اوڈیشہ فائر بریگیڈ سروس کے ڈائریکٹر جنرل سدھانشو سارنگی کے مطابق این ڈی آر ایف اور اوڈیشہ فائر سروس کے اہلکار بھی ریسکیو آپریشن میں مصروف ہیں۔ حادثے کے بعد تین ٹرینوں کے روٹ میں تبدیلی کی گئی، جن میں دھولی ایکسپریس، نیلاچل ایکسپریس اور پورولیا ایکسپریس شامل ہیں۔

ورق تازہ کو تعطیل

31 مارچ 2025 کو عیدالفطر ہونے سے یکم اپریل 2025 کا ورق تازہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و مشتہرین حضرات اس بات کا نوٹ لیں۔

ایڈیٹر

پوتن کی لگژری کار میں دھماکہ، لیموزین انٹیلی جنس ایجنسی کے دفتر کے باہر آگ کے گولے میں تبدیل

روسی صدر ولادی میر پوتن کے قافلے میں لگژری گاڑی میں دھماکہ ہوا ہے۔ یہ دھماکہ روسی خفیہ ایجنسی ایف ایس بی کے ہیڈکوارٹر کے قریب ہوا۔ پوتن کے قافلے کی گاڑی میں دھماکے کے باعث روسی سیکیورٹی ادارے الرٹ ہوگئے ہیں۔ یہ دھماکہ ایک ایسے وقت میں ہوا جب حال ہی میں یوکرین کے صدر زیلنسکی نے پوتن کی موت کی پیشن گو٭ کی تھی۔ دی سن کی رپورٹ کے مطابق وسطی ماسکو میں ولادیمیر پوتن کے قافلے کی ایک لگژری لیموزین میں دھماکہ ہوا۔ تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ یہ کسی سازش کا حصہ ہے یا گاڑی میں کسی خرابی کی وجہ سے آگ لگی۔ صدر کی گاڑی میں دھماکے کے بعد ایجنسیاں پوتن کی سیکیورٹی کے حوالے سے الرٹ ہوگئی ہیں اور کریملن کے اندران پر حملے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ لگژری کار لیموزین کو آگ لگنے کی ویڈیو بھی منظر عام پر آئی ہے جس میں کار سے آگ کے شعلے بلند ہوتے نظر آرہے ہیں۔ لیموزین کار روسی صدر کی پسندیدہ لگژری کار ہے۔ اسے اکثر ان کو استعمال کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہی نہیں انہوں نے یہ کار اپنے دوستوں کو بھی تحفے میں دی ہے۔ انہوں نے یہ کار شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان کو بھی تحفے میں دی تھی۔ یوکرین کی جنگ کے بعد سے روسی ایجنسیاں پوتن کی سیکیورٹی کے حوالے سے الرٹ ہیں لیکن حال ہی میں یوکرین کے صدر نے بھی ان کی موت کی پیشن گوئی کی تھی جس کے بعد پوتن کو اپنے ہی لوگوں سے خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ گاڑی صدر کے پراپرٹی ڈپارٹمنٹ کے زیر انتظام ہے، جو صدر کی ٹرانسپورٹ کو سنبھالتا ہے۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہوسکا ہے کہ واقعے کے وقت کار کے اندر کون تھا۔ یوکرین کے صدر زیلنسکی نے دعویٰ کیا تھا کہ روسی صدر پوتن کی طبیعت خراب ہورہی ہے اور وہ جلد انتقال کر جائیں گے۔ زیلنسکی نے یہ بات گزشتہ بدھ یعنی 26 مارچ کو ایک انٹرویو کے دوران کہی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پوتن کی موت کے بعد جنگ جلد ختم ہوجائے گی۔ اس دوران انہوں نے امریکہ سے بھی اپیل کی کہ وہ مضبوط رہے اور ماسکو پر جارحیت روکنے کے لیے دباؤ جاری رکھے۔

عید کے موقع پر حیدرآباد میں ہاتھ سے تیار کردہ سیوئیوں کی دھوم

رمضان المبارک میں شہر حیدرآباد کو اس بات سے بھی انفرادیت حاصل ہے کہ یہاں کے تمام پکوانوں کے ساتھ ساتھ عیدالفطر کے موقع پر خاص سیوئیوں کے شیر خرمہ کی تیاری کی جاتی ہے جو عید کے دن ہر گھر کے دسترخوان کی شان ہوتا ہے۔ شیر خرمہ کے لئے ہاتھ سے تیار کردہ سیوی کا زیادہ تر انتخاب کیا جاتا ہے تاہم اب ہاتھ سے تیار کردہ سیوئیوں کو مشین سے تیار کردہ سیوئیوں سے چیلنج کا سامنا ہے۔ عید کے قریب آنے کے ساتھ ساتھ ان سیوئیوں کی خریداری میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے اور دکانات پر یہ سیوئیاں عید سے پہلے ہی نظر آنے لگی ہیں۔ گھریلو خواتین ان سیوئیوں کے ساتھ ساتھ شیر خرمہ میں ڈالے جانے والے مغزیات کی بھی خریداری کررہی ہیں لیکن شیر خرمہ کی جان سیوئیاں ہیں۔ ہاتھ کی سیوئیوں کی تیاری میں کئی خاندان جڑے ہیں اور وہ یہ کام کئی نسلوں سے کرتے آرہے ہیں۔ شہر حیدرآباد کے چادر گھاٹ، املی بن، یاقوت پورہ اور دبیر پورہ کے علاقوں میں سیوئیوں کی تیاری کا کام زور وشور سے کیا جاتا ہے۔ یہ خاندان اب دکانات پر ان سیوئیوں کی سپلائی کا کام شروع کرچکے ہیں اور اس کی فروخت میں بھی عید کے قریب آنے کے ساتھ ساتھ بتدریج اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بعض گھریلو خواتین کا کہنا ہے کہ ہاتھ سے بنائی گئی سیوئیوں سے تیار کردہ شیر خرمہ کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے کیونکہ اس طرح کی سیوئیوں سے تیار کردہ شیر خرمہ کا مزا منفرد ہوتا ہے۔ ان ہاتھ سے سیوئیوں کی تیاری کرنے والے بعض خاندانوں نے بتایا کہ ریاست حیدرآباد دکن کے وقت سے ہی ان کا خاندان سیوئیوں کی تیاری کے کام سے منسلک ہے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان سے تین ماہ پہلے اس کی تیاری کی جاتی ہے جبکہ دیگر مہینوں میں وہ پھولوں کی سجاوٹ اور دیگر کام انجام دیتے ہوئے روٹی روزی کا انتظام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے باپ دادا کی یہ نشانی ہے اور اس روایت کو وہ اب آگے بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچھی بات یہ ہے کہ ان کی نئی نسل بھی سیوی کی تیاری کا کام کررہی ہے۔ اس طرح کی سیوی تلنگانہ کے اضلاع کریم نگر، عادل آباد، محبوب نگر سے لوگ آکر لے جاتے ہیں۔ بسا اوقات تو طلب اتنی ہوتی ہے کہ اس کے مطابق سپلائی مشکل ہوجاتی ہے۔ چین کی سیوی سے ان کی ہاتھ سے تیار کردہ سیوی کو درپیش چیلنج سے متعلق سوال پر ان افراد نے کہا کہ تقریباً 12 سال پہلے ان کو چین کی سیوی سے کافی چیلنج تھا اور ان کے کاروبار پر اس کا اثر پڑا تھا تاہم جب لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ اس غیر ملکی سیوی سے تیار کردہ شیر خرمہ کا مزہ بالکل الگ ہے تو پھر لوگ ان کی ہاتھ سے تیار کردہ سیوی کی طرف آگئے اور اس طرح ان کے کاروبار میں اضافہ ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ ہاتھ سے تیار کردہ سیوی کو دو سال تک بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اس کے معیار میں کوئی فرق نہیں آتا اور یہ قابل استعمال ہوتی ہے۔ اس کو رکھنے پر اس میں کسی قسم کی بو بھی نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ دراصل ہاتھ سے سیوئیوں کی تیاری ایک طویل عمل ہے اور اس کی تیاری رمضان مقدس کے آغاز سے پانچ ماہ پہلے ہی ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی تیاری کا انحصار موسمی حالات کی بنیاد پر ہوتا ہے اور یہ طویل ووقت طلب عمل ہے۔

ہماچل پردیش: منی کرن میں زمین کھسکنے سے اندوہناک حادثہ، 3 خواتین سمیت 6 افراد ہلاک، 5 زخمی

شملہ: ہماچل پردیش کے کلّو ضلع کے مشہور سیاحتی مقام منی کرن میں اتوار کو ایک بڑا حادثہ پیش آیا، جب گرودوارہ منی کرن صاحب کے قریب مٹی کا تودہ گرنے سے 6 افراد ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔ ہلاک ہونے والوں میں 3 خواتین اور 3 مرد شامل ہیں۔ مقامی انتظامیہ کے مطابق حادثہ شام تقریباً 5 بجے پیش آیا، جب گرودوارے کے سامنے سڑک کنارے کئی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک پہاڑی سے بھاری مقدار میں ملبہ گر پڑا، جس کے ساتھ ایک بڑا درخت بھی نیچے آگرا۔ اس حادثے میں وہاں موجود لوگ ملبے کی زد میں آگئے۔ ریسکیو ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور امدادی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ زخمیوں کو قریبی اسپتال میں داخل کرادیا گیا ہے، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ مرنے والوں میں 3 سیاح اور ایک سڑک کنارے کھڑے ریہڑی والے شامل ہیں۔ کلّو کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (اے ڈی سی) اشونی کمار نے بتایا کہ حادثے کے بعد انتظامیہ نے ریسکیو ٹیمیں اور طبی عملہ فوری طور پر روانہ کردیا۔ جائے وقوعہ پر پولیس، فائر بریگیڈ اور میڈیکل ٹیمیں امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ حکام کے مطابق علاقے میں ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے۔ ریاستی حکومت نے حادثے میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ کو مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ انتظامیہ نے علاقے کے رہائشیوں اور سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پہاڑی علاقوں میں احتیاط برتیں، کیونکہ حالیہ بارشوں کے سبب زمین کھسکنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

ٹرمپ کی ایران کو دھمکی، 'اگر نیوکلیئر ڈیل پر سمجھوتہ نہ ہوا تو بمباری ہوگی'

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو نیوکلیئر معاہدے پر راضی نہ ہونے پر سنگین نتائج کی دھمکی دی ہے۔ ٹرمپ نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ اگر ایران نیوکلیئر ڈیل پر اتفاق نہیں کرتا تو امریکہ بمباری کرے گا اور سخت اقتصادی پابندیاں دوبارہ عائد کی جائیں گی۔

تمام برادران اسلام کو عیدالفطر مبارک

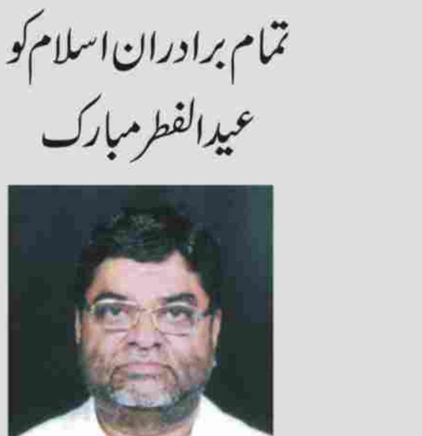

محمد شفیع احمد قریشی
(صدر)
مدرسہ مدینۃ العلوم ایجوکیشن سوسائٹی ناندیڑ

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حقیقی عید ہے!

تحریر: محمد فدا المصطفی قادری
رابطہ نمبر: 9037099731
دار الہدی اسلامک یونیورسٹی

آج عید کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب ہمارے طبیب، مصطفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل رمضان شریف جیسا رحمت ومغفرت والا مہینہ امت محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا۔ جس مسلمان نے اپنے رب تعالیٰ کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے، اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی سنت جان کر سحری کیا اور روزہ رکھا، اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور تمام نمازوں کو جماعت سے ادا کرتا رہا اور افطار کے وقت دعاء میں مشغول رہا پھر افطار کیا اور مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کیا اور عشاء اور تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا رہا تو جن خوش نصیب مسلمانوں نے اس ادب واحترام کے ساتھ رمضان شریف کا مہینہ مکمل کیا وہ آج کے دن یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرمایا ہے۔ اسی لئے ہمارے سرکار مصطفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی رات کو لیلۃ الجائزہ فرمایا ہے یعنی عید کی رات انعام واکرام پانے کی رات ہے اور عید کا دن مغفرت وبخشش پانے کا دن ہے جیسا کہ الترغیب والترہیب میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک طویل حدیث بیان کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے حضور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آج کے روز بندوں سے مخاطب ہو کر عام اعلان فرماتا ہے اے میرے بندو تم جو سوال کرنا ہے کرو؟ میں اس کو پورا کروں گا، میری عزت وجلال کی قسم آج کے دن تم آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری بھلائی پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم تم جب تک میرا لحاظ کرتے رہو گے میں تمہاری خطاؤں اور لغزشوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا۔ میری عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں ظالموں کے ساتھ ہرگز رسوا نہ کروں گا اور تم اس حال میں اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے، تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ (غنیۃ الطالبین ص: 372)۔ عید کا دن کس کے لئے ہے: اس حدیث مبارکہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس مسلمان بندہ سے راضی ہو گیا ہے اس خوش نصیب مسلمان کے لئے آج کا دن عید کا دن ہے اور اگر ہم نے گناہوں کو ترک نہ کیا اور بغض وحسد، غیبت، تہمت، جھوٹ، بھائی سے نفرت، ماں باپ کی نافرمانی کی نحوست، نماز، روزہ، زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی معصیت، حرام روزی حاصل کرنا اور جھوٹ بولنے کی لعنت اور تکبر وگھمنڈ جیسی شیطانی عادت موجود ہیں تو یقینا ہماری روح بھی گندی ہے اور ہمارے دل بھی ناپاک ہیں۔ تو سوچو اور غور کرو کہ چمکدار کپڑے پہننے سے کیا حاصل ہوگا جب تک ہمارے دل چمکدار اور صاف شفاف نہ ہو جائیں۔ افسوس صد افسوس: آج کے مسلمانوں کی تمام توجہ جسم وکپڑے اور مکان پر ہے کہ آج عید کا دن ہے سب صاف اور تھرے اور چمک، دمک والے ہونا چاہتے یعنی ہماری نظر صرف ظاہر پر ہے جس کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ باطن یعنی روح وقلب کی پاکیزگی کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی قدر وقیمت ہے۔ کاش ہم مسلمان اپنے باطن کی طرف نظر کرلیں یعنی روح وقلب کو پاکیزہ اور صاف ستھرا بنانے کی فکر کرلیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (پ:30)۔ ترجمہ: بیشک مراد کو پہونچا جو تھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنز الایمان)۔ یعنی وہ مسلمان کامیاب ہے جس نے تزکیہ نفس کیا یعنی اپنے دل کو پاکیزہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نمازیں پڑھیں گو یا رب تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کو کامیابی کا راز سمجھایا جا رہا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہیں جنھوں نے اپنے دل کو پاک وصاف کیا اور دل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور پانچ وقت کی نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے۔ اے ایمان والو! نماز وہ مقبول عبادت ہے جس کے بغیر قلب کی پاکی حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ جس مسلمان کا قلب تمام معصیتوں اور گناہوں کے دھبوں سے پاک وصاف ہوگیا وہی دل زندہ وتندرست ہو کر سیدھا کہلاتا ہے اور جس کا دل سیدھا ہے اس کے جسم کے تمام اعضاء سیدھے رہیں گے۔ جسم کا کوئی حصہ حرام وگناہ کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے کہ دل سیدھا ہے اور اگر جسم کے اعضاء سے گناہ سرزد ہونے لگیں یعنی آنکھ، کان، ناک زبان، ہاتھ، پاؤں گناہ وحرام کا ارتکاب کر رہے ہوں تو گویا دل ٹیڑھا ہوگیا ہے اس لئے دل کو سیدھا رکھنے کی احادیث طیبہ میں سخت تاکیدیں وارد ہوئی ہیں۔ دل کے بگاڑ اور اس کے ٹیڑھے پن کے علاج کے لئے کثرت سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور اپنے رب تعالیٰ کے ذکر اور ہمارے پیارے نبی معراج کے دولہا مصطفی کریم صلی اللہ تعال علیہ والہ سلم کی محبت وعشق میں ڈوب کر پانچوں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے سے دل پاک وصاف اور زندہ ہو کر سیدھا اور درست ہو جائے گا۔ بہر حال ہماری گفتگو اور بیان کا مقصد یہ ہے کہ صرف ظاہری جسم کو بنا اور سنوار لینے اور آج عید کے دن چمکدار کپڑے پہن لینے سے اللہ تعالیٰ سے مسرت وشادمانی کی نعمت ودولت اور عید کی عیدی یعنی انعام واکرام نصیب نہیں ہوگا۔ لہذا ہم سب پر لازم ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے رہیں اور رمضان شریف میں جو ہماری عبادت تھی کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ خوب تلاوت قرآن مجید کرتے تھے، کثرت سے کلمہ ودرود شریف اور روزہ رکھ کر دعا کرتے تھے یہ ہماری عادتیں باقی رہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام سال کے تمام دنوں کو ہمارے لئے عید بنا دے گا اور اللہ تعالیٰ راضی ہے تو ہر دن عید کا دن ہے۔ سرچشمہ ولایت امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن جو کی بنی ہوئی روٹی تناول فرما رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آج تو عید کا دن ہے اور آپ جو کی بھوسی کی روٹی کھا رہے ہیں؟ میرے آقا ابوالحسن حضرت امیر المومنین علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آج عید اس کی ہے جس کا روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوگیا اور اس کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں۔ آج کا دن بھی ہماری عید ہے اور کل بھی ہماری عید ہے اور ہر وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہے جس دن ہم کوئی گناہ نہ کریں۔ (غنیۃ الطالبین ص: 377)۔ اے ایمان والو! دیکھو امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا کہ جس دن کوئی گناہ نہ ہو بلکہ وہ کام جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ سے راضی اور خوش ہوجائے تو وہ دن بندہ مومن کے لئے عید کا دن ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید: امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید کے دن اپنے بیٹے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کیا۔ اباجان! آپ کس لئے روتے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے بیٹے مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پھٹے پرانے لباس میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواب دیا دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کو نہ پا سکا یا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے امید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے، بیٹے کو گلے لگایا اور اس کے لئے دعا کی۔ (مکاشفۃ القلوب ص: 71)۔ اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ نئے اور چمک دمک والے کپڑوں سے حقیقی عید نصیب نہیں ہوتی ہے بلکہ ماں باپ کی رضامندی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے بندہ مومن کے لئے عید کا دن ہوتا ہے اور عید ہی عید ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حقیقی عید ہے: بلند پایہ بزرگ بڑے نیک وپرہیزگار مسلمانوں کے بادشاہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹیاں عید سے ایک دن قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اباجان! کل عید کا دن ہے ہم کون سے کپڑے پہنیں گے؟ آپ نے فرمایا یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں۔ انہیں دھو کر آج صاف کرلو اور کل عید کے دن پہن لیتا۔ بیٹیاں مچل گئیں اور ضد کرتے ہوئے کہا نہیں آپ ہمارے لئے نئے کپڑے بنوا دیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری بیٹیوں عید کا دن اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔ نئے کپڑے پہنا ضروری تو نہیں۔ بیٹیوں نے عرض کیا کہ آپ کی بات صحیح ودرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں اور دوسری لڑکیاں ہمیں طعنہ دیں گی کہ تم بادشاہ کی بیٹیاں اور امیر المومنین کی لڑکیاں ہو اور اس پرانے کپڑے سے عید منا رہی ہو۔ یہ کہتے ہوئے بیٹیوں کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے۔ بیٹیوں کی باتیں سن کر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا اور آنکھیں چھلک پڑیں۔ آپ نے خازن کو بلا کر فرمایا مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی دیدو۔ خازن بڑے نیک اور پرہیزگار تھے عرض کیا۔ حضور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا۔ جزاک اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے تو نے بہت عمدہ اور صحیح بات کہی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا، میری پیاری بیٹیوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کی رضا وخوشی پر اپنی آرزو اور خوشی کو قربان کر دو۔ کوئی شخص اس وقت تک جنت کا حقدار نہیں بن سکتا جب تک وہ شخص کچھ قربانی نہ دے۔ جو واقعہ آپ حضرات نے سنا اس میں ہمارے لئے بے شمار ہدایتوں کے چراغ روشن ہیں جس سے ہم کو عبرت ونصیحت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین اور مسلمانوں کے بادشاہ تھے جو چاہتے خرچ کر سکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا اس لئے کہ ان کے دل میں خوف خدائے تعالیٰ تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے کہ ایک دن ہم کو بھی مرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر ذرے ذرے کا اور ایک ایک پیسے کا حساب دینا ہے لیکن آج کے مسلمانوں کا حال اس کے برعکس ہے۔ مسجد کا معاملہ ہو یا مدرسے کا یا کوئی اور امانت ہو۔ امانت بہر حال امانت ہے۔ شریعت مطہرہ نے جہاں خرچ کرنے کی اجازت دی ہے صرف وہیں خرچ کئے جائیں گے ورنہ حرام وناجائز ہوگا۔ ایک دن مرنا ہے اور اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر ذرے ذرے اور ہر امانت کا حساب دینا ہے۔ سوچ لو! اور آج ہی فیصلہ کر لو ورنہ کل شرمندہ ہو گے اور پچھتاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور حلال روزی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عید کا موسم

تحریر: سعدیہ فاطمہ عبدالخالق
ناندیڑ مہاراشٹر

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ساری نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات میں رکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی میں رکھا ہے، رمضان کے روزے پورے ہوتے ہی ہم انعام الٰہی کے دن میں داخل ہو گئے، بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوں کہ یہ دن دیکھنے ملا ہے، ماہ رمضان روح کی مضبوطی اور ظاہر و باطن کی صفائی کا نام، یہ نیکیوں کی تجارت، توبہ واستغفار، ہمدردی، صبر وشکر، ایثار وقربانی اور قرآن فہمی کا مہینہ، انوار وبرکات کا نزول، رحمتوں اور برکتوں کے سمیٹنے کا موقع، گناہوں سے مغفرت اور عذاب جہنم سے نجات کا پروانہ، ان تمام فیض وبرکات کو سمیٹتے ہوئے ہم اس دن تک پہنچ گئے ہیں، یہ ماہ خیر تو، ایک غنیمت ہے، جس کا ہر دن اہم، ہر لمحہ قیمتی اور ہر پل نیکیوں کی بہار ہے، بے شمار عنایتیں، فضیلتیں، ہدایتیں، عظمتیں وبے انتہا رحمتیں، برکتیں، کامیابیاں اور کامرانیاں ہیں، مومنین کے لئے دو ہی عیدیں ہیں، ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ، قرآن مجید رمضان کے روزوں سے متعلق دو مصلحتیں بیان کرتا ہے، ایک یہ کہ مسلمانوں میں تقویٰ پیدا ہو، (لعلکم تتقون) اور دوسرے اس کی اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے جو اس نے ماہ مبارک میں نازل کیا، (لتکبر وا اللہ علی ماہدیکم ولعلکم تشکرون) اللہ کا حکم ادا کر کے ایک مسلمان مہینہ بھر کی مشقت اٹھا کر نہ صرف روزہ رکھتا ہے بلکہ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے روزے میں مکمل ایمان و احتساب کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ وہ اس روزے سے وہ اجر حاصل کر سکے جس کا ذکر کیا گیا اور جس کا وہ حقدار بھی ہوگا، یوم عید ماہ صیام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ سے انعامات پانے کا دن ہے تو اس سے زیادہ خوشی ومسرت کا موقع کیا ہوسکتا، یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں اس دن کو ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے، علمائے کرام نے لکھا ہے کہ عید لفظ ,عود،، سے مشتق ہے، جس کے معنی ,لوٹنا،، کے ہے، یعنی عید ہر سال لوٹتی ہے، اس کے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے، اور فطر کے معنی ,روزہ توڑنے یا ختم کرنے،، کے ہیں، چونکہ عید الفطر کے روز، روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے، اور اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو عبادات رمضان کا ثواب عطاء فرماتے ہیں، تو اسی مناسبت سے اسے ,عید الفطر،، قرار دیا گیا ہے، احادیث مبارکہ میں شبِ عید اور یومِ عید کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اسے ,لیلۃ الجائزہ،، یعنی ,انعام کی رات،، کے نام سے پکارا جاتا ہے، اور جب صبح عید ہوتی ہے، حق تعالیٰ جل شانہ فرشتوں کو تمام بستیوں میں بھیجتے ہیں اور وہ راستوں کے کونوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جسے جنات اور انسانوں کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ ,اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کریم رب کی بارگاہ کرم میں چلو جو بہت زیادہ عطاء فرمانے والا ہے، جب لوگ عید گاہ کے طرف نکلتے ہیں تو اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ,اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ ,اے ہمارے معبود اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری اور اجرت پوری پوری عطاء کر دی جائے،، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ,اے فرشتوں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطاء فرما دی،، اور پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ ,اے میرے بندوں مجھ سے مانگو، میری عزت وجلال اور بلندی کی قسم، آج کے دن آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطاء کروں گا، دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میرے عز وجلال کی قسم، میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا نہ کروں گا، میں تم سے راضی ہو گیا،، (الترغیب والترہیب)۔ بلاشبہ وہ افراد نہایت خوش قسمت ہیں کہ جنھوں نے ماہ صیام پایا اور اپنے اوقات کو عبادات میں منور رکھا، پورے ماہ تقوی کی روش اختیار کئے رکھی، اور بارگاہ رب العزت میں مغفرت کے لئے دامن پھیلائے رکھا یہ عید ایسے ہی خوش بخت افراد کے لیے ہے اور اب انھیں مزدوری ملنے کا وقت ہے تا ہم صحابہ کرام اور بزرگان دین اپنی عبادات پر اترانے کے بجائے، اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کیا کرتے تھے، حضرت علی رض نے عید کی مبارکباد دینے کے لئے آنے والوں سے فرمایا ,عید تو ان کی ہے جو عذاب آخرت اور مرنے کے بعد کی سزا سے نجات پا چکے ہیں، اسی طرح ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں لوگ عید کے روز آپ رض کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ گھر کا دروازہ بند کئے زار وقطار رو رہے ہیں، لوگوں نے عرض کیا، ,امیر المومنین آج تو عید کا دن ہے اور آپ رض رو رہے ہیں، حضرت عمر رض نے جواب دیا، لوگوں یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی، آج جس کے نماز روزے اور دیگر عبادات قبول ہو گئیں، بلاشبہ آج اس کی عید ہے اور جس کی عبادات قبول نہیں ہوئیں، اس کے لئے وعید کا دن ہے، اس خوف سے رو رہا ہوں کہ نہیں معلوم میری عبادات قبول ہوئی یا انھیں رد کر دیا گیا، عید اپنے علاوہ دوسرے کو بھی خوشیوں میں شامل کرنے کا نام ہے، صلہ رحمی کا معاملہ کرنے کا نام ہے، اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے، اللہ کے بنائے گئے قوانین ہمیشہ انصاف اور حسن سلوک کرنے کا معاملہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرتے ہیں، نئے کپڑے، عمدہ کھانوں کا اہتمام کرتے ہیں، ہمارے اطراف میں ایسے کئی غرباء ومساکین ہوں گے جن کے پاس کھانے کا انتظام نہ ہوا ہو ایسے افراد کو تلاش کر کے ان کے بھی کھانے، کپڑے، اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے عید منانا ہی دراصل عید ہے، اس عید پر خاص یہ دھیان رکھیں کہ اہل ایمان کا ایمانی بنیادوں پر ایک دوسرے سے جو رشتہ ہے وہ نہایت گہرا اور بے حد مضبوط ہے اگر دیکھا جائے تو یہ رشتہ خونی رشتے سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے، یہ ہمارا ایمانی رشتہ ہے جو کلمہ کی بنیاد پر بنتا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ کلمہ ہر چیز سے بلند وبالا ہے اور اس کی قدر ومنزلت دنیا ومافیہا سے بھی بڑھ کر ہے یہ رشتہ ہمارا فلسطین کے ساتھ ہے جو کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے، اس وقت اہل فلسطین ان میں بچے، بوڑھے، نوجوان اور عورتیں سب کے سب بڑی ہمت وجراءت کے ساتھ پنجہ آزمائی کر رہے ہیں، اور عزم وجراءت کی دیوار بن کر ظالم کے سامنے کھڑے ہیں، وہ کسی اور سے مدد طلب کرنے کے بجائے اپنے اللہ کے ساتھ مدمقابل کا مقابلہ کر رہے ہیں اور یہ جام شہادت پینے کے لئے بے چین ہیں، اسی لئے ہم اس عید پر اہل فلسطین کو یاد رکھ کر بہت ہی سادگی سے عید منائیں، اپنے بچوں کو اس بات کی ترغیب دیں کہ فلسطین میں کتنے بے آسرا ظلم رسیدہ بچے ہیں، جو دانہ پانی کے لئے محتاج ہیں ان کے سروں سے چھت چھین لی گئی، انبیاء کرام کا مدفن، ہمارا قبلہ اول کو یاد کرتے ہوئے، عید کو سادگی سے مناتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کریں، اللہ تمام مومنین کو عید الفطر کا صحیح حق ادا کرنے والا بنائے، اللہ ہمارے علم وعمل کو قبول فرمائے اور اللہ ہم سب سے راضی ہو جائے، آمین۔

راہ نما ═══ مبارک کاپڑی

نوجوانو! اب آپ کے ذریعے ایک نئی، مثبت، سنجیدہ، باشعور وباخبر قیادت ممکن ہے

آج ہمارے ملک میں ہر فکرمند اور انصاف پسند شہری یقینی طور پر اس ملک کے مستقبل کے ضمن میں متفکر ہے کیوں کہ معیشت ڈوب رہی ہے، ترقی کا پہیہ اُلٹا گھوم رہا ہے اور اہلِ اقتدار صرف اس نشے میں چُور ہیں کہ ہر الیکشن کے وقت مذہبی منافرت کا ماحول تیار کیا جائے تو الیکشن جیتا جاسکتا ہے، اس شدید مایوس کُن ماحول میں اب ہمارے نوجوان کیا کریں؟

ہمارے مِلّی اکابرین سے رہنمائی لیں؟

اس ملک میں حکمت عملی کے لیے کیا نوجوانوں کو یہ مشورہ دیں کہ وہ ہمارے ملّی اکابرین سے رہنمائی حاصل کریں۔ نئی نسل کو ہم ہماری ملّت کی قیادت سے بدگمانیوں میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے البتّہ لگ بھگ آٹھ دہائیوں کے ریکارڈ کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ہم نئی نسل کو ہرگز مشورہ نہیں دیں گے کہ اب وہ کسی نام نہاد روایتی قیادت کو اپنا رول ماڈل بنائیں اور ہم تو آنکھوں میں یہ خواب بھی سجائے ہوئے ہیں کہ ہمارے نوجوان اس قوم کی قیادت کو سنبھالیں۔ ہماری یہ نئی قیادت کیسی ہو، ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) نوجوانو! اس حقیقت کو سمجھئے کہ جغرافیائی لکیروں میں بہت طاقت ہوتی ہے اور تاریخ مرتّب کرتی ہیں یہ لکیریں۔ ہمارے اکابرین کو اس کا علم نہیں تھا، وہ جغرافیائی لکیروں اور مملکت وریاست کے قوانین وغیرہ کو مذاق سمجھتے رہے اور اس طرح یہ قوم بٹتی گئی، پٹتی گئی۔ (۲) نوجوانو! ہمیں اس کا بھرپور احساس ہونا چاہئیے کہ جمہوریت میں صرف انسان (جمہوریت میں انسان کا مطلب ہے: ووٹ) گنے جاتے ہیں اس لیے ہمیں اپنی حکمتِ عملی میں ایک دانشمندانہ تبدیلی لانی ہے۔ پوری طرح سے فرقہ پرستی کے زہریلے ماحول میں بھی یاد رکھئے کہ ابھی بھی کئی افراد ایسے ہیں جو حق کا ساتھ دینے خاموشی سے ہمارے ساتھ آئیں گے اور پھر حق وانصاف کے لیے ہمارے ساتھ آواز بھی بلند کریں گے۔ موجودہ لینچنگ، لَو جہاد وغیرہ کے ماحول میں بھی یقیناً اکثریتی فرقے کے اچھے خاصے لوگ ہمارے ساتھ آئیں گے۔ (۳) ملّت کے قائد بننے کا سلسلہ مولانا آزاد کے ساتھ ہی ختم ہوگیا، اُن کے بعد ہماری قوم ہمارے سیاسی لیڈران کو قائد سمجھتی رہی البتّہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اُن میں خلوص اور بے غرضی کا مکمل فقدان تھا اس لیے اُن میں سے ہر کوئی اپنی اپنی سیاسی پارٹی کا وفادار تھا اور اپنی سیاسی پارٹی کے ہائی کمان کا غلام۔ ان میں سے اکثر صرف اپنا سیاسی کریئر اور اس سے زمین جائیداد اور دھن دولت بناتے رہے۔ اسی بناء پر وہ لیڈران ای ڈی/ انکم ٹیکس اور ساری سرکاری تفتیشی ایجنسیوں سے البتّہ خائف رہتے ہیں اور برسرِ اقتدار پارٹی کے سامنے سرنگوں رہتے ہیں۔ ظاہر ہے اُن کے پاس قوم کے لیے کوئی ایجنڈا نہیں رہتا، اُن کا واحد ایجنڈا یہ ہوتا ہے کہ اپنی دھن دولت کو کیسے محفوظ رکھیں اور اُس میں مزید کیسے اضافہ کریں۔ ملّت کے ان لیڈران کو اپنا رول ماڈل بنانے کا مشورہ ہم ہماری نئی نسل کو نہیں دے سکتے ہیں۔ (۴) ہم بڑی ذمہ داری سے یہ لکھ رہے ہیں کہ ہماری ملّت کے قائدین کو ہماری ترجیحات کا علم نہیں۔ حصولِ علم ہماری تمام تر ترجیحات میں سرِ فہرست ہونا چاہئیے اس کا اعتراف تو وہ ہر محفل میں کرتے ہیں مگر عملی اقدامات ندارد۔ جب جب فرقہ پرستوں کی جانب سے کبھی حجاب کے خلاف، کبھی سرسوتی وندنا کے حق میں شرانگیزی ہوتی ہے تب تب ہمارے اکابرین کی جانب سے یہ عجیب وغریب اعلانات ہوتے ہیں کہ اگر یہ فتنے بند نہیں ہوتے تو ہم اپنے بچّوں کو اسکول بھیجنا بند کریں گے۔ نئی نسل البتّہ اُن سے اس اعلان کی اُمید کرتی ہے: ’’اگر حجاب پر پابندی ہوئی اور نصاب میں فرقہ پرستی عام ہوتی گئی تو ہم اپنے تعلیمی اِدارے خود قائم کریں گے اور ہمیں اس ملک کے آئین نے اس کے لیے اجازت دی ہے۔‘‘ آخر ہم اپنی قوم کے بچّوں کو تعلیم سے محروم کرنے کا اعلان کیا معنی رکھتا ہے۔ فرقہ پرست یہی تو چاہ رہے ہیں اور اس قدر عاقبت نااندیش اور بدبخت اعلان کا سبب یہ تو نہیں کہ ہمارے اکابرین کے اپنے بچّے بیرون ملک بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟؟؟

نئی قیادت کی تشکیل ممکن ہے

نوجوانو! گزشتہ آٹھ دہائیوں کی قیادت کے نتائج کا ہم آپ کو بھرپور مشاہدہ ہے اور تجربہ بھی۔ اب آپ کو نئی قیادت دینی ہے موجودہ حالات میں اب بھی یہ ممکن ہے؟ بے شک ہے، راستے اب بھی مسدود نہیں، اس سے بُرے حالات ہمارے پیغمبرؐ کے دَور کے تھے۔ آج ہم اقلیت ہونے کا رونا رو رہے ہیں۔ تصوّر کیجئے اُس اقلیت کا جب مٹھی بھر صحابہ ایک ریگستان میں مکمل کفر والحاد کے ماحول میں انتہائی بے سروسامانی میں توحید کا پرچم لہراتے کھڑے رہتے ہیں۔ اب اس ضمن میں پیش قدمی کے لیے کیا کرنا ہے؟ (۱) سب سے پہلے یہ جان لیجئے اور مان لیجئے کہ کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے۔ انتہائی فرقہ پرست افراد بھی نہیں، وہ صرف مدعو ہیں، ہمیں اُنھیں حق کی دعوت دینی ہے۔ اس لنچنگ اور بلڈوزر کے دَور میں بھی؟ جی ہاں اور اس دَور کا ایک ہی نام ہوسکتا ہے اور وہ ہے: آزمائشی دَور۔ (۲) نوجوانو! آج شرپسندوں کو سوشل میڈیا کے ذریعے آپ کو بہکانے اور بھڑکانے کا آسان نسخہ ہاتھ آیا ہے۔ اُس کے ذریعے ہمارے پیغمبرؐ اور صحابہ وغیرہ کی تضحیک کی جاتی ہے، کبھی کارٹون بنائے جاتے ہیں اور پھر آپ لوگ جوش میں آجاتے ہیں یا آپ کو احتجاج کے لیے اُکسایا جاتا ہے۔ پھر پولیس اور حکومت کا ظلم وستم شروع ہوجاتا ہے، ایک طرفہ گرفتاریاں بھی شروع ہوجاتی ہیں۔ اب ہمارے اکابرین میں سے کسی کو موقع مل جاتا ہے ریلیف کمیٹیاں قائم کرنے کا اور کسی کو قوم کا لیڈر بننے کا۔ آپ کو دو اہم باتیں یاد رکھنی ہیں: (الف) سورہ الحجر کے مطابق اللہ نے قرآن اُتارا ہے اور اُس نے اس کے حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور (ب) سورہ یٰسین کے مطابق ہر دَور میں پیغمبروں کا مذاق اُڑایا گیا ہے۔ لہٰذا تمام تر شرانگیزی کے باوجود قرآن پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ (۳) نوجوانو! آپ کو اُن سارے افراد سے باخبر رہنا ہے جو آپ کو اشتعال دِلاتے ہیں، صرف مسائل کی بات کرتے ہیں، حل کی نہیں۔ ملاحظہ کیجئے اس قسم کی باتوں کو، تحریروں کو، ویڈیو پوسٹ کو: ’’اس ملک میں مسلمانوں کو امن وچین سے رہنے نہیں دیا جائے گا۔ ہمارا مستقبل بالکل تاریک ہے، حکومت سے لے کر عدلیہ سب ہمارے دشمن ہیں۔ کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔‘‘ مایوسی، یاسیت اور فرسٹریشن سے بھری ان تحریروں کو مکمل ٹھکرا دیجئے۔ پھر اُن افراد سے پوچھ لیجئے کہ آخر اس کا حل کیا ہے؟ کبھی جواب نہیں دیں گے، کچھ جواب نہ دینا زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ وہ آپ کو اشتعال دلا رہے ہیں بلکہ ڈھکے چھپے نہیں کھلے الفاظ میں آپ کو تشدّد پر اُکسا رہے ہیں۔ اِن لوگوں کا بائیکاٹ کیجئے، ہماری صفوں میں چھپی یہ کالی بھیڑیں بھی آپ کے اُتنے ہی بڑے دشمن ہیں جتنے اس ملک کے فرقہ پرست عناصر! (۴) کالج میں یا کہیں پر بھی کسی بھی غیر مسلم کے کسی بھی عقیدے پر حملہ نہ کریں، فقرے نہ کسیں، مذاق نہ اُڑائیں کیوں کہ کتابِ مبین میں اللہ تعالیٰ کی اس سلسلے میں رہنمائی یہ ہے کہ نادانی میں وہ آپ کے دین کا مذاق اُڑائیں گے۔ (۵) نوجوانو! آج آپ دیکھتے ہیں کہ الیکٹرانک وسوشل میڈیا میں ہمارے چند نام نہاد دانشوروں کو بحث ومباحثہ کے لیے بُلایا جاتا ہے اور اپنی کم علمی کی بناء پر وہ اپنے ہی دین کا مذاق بناتے ہیں، لہٰذا آپ کے کریئر وکورس کے نصاب میں یہ شامل ہے یا نہیں، آپ اسلام کے تعلق سے غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کے تعلق سے سوالات اور اُس کے بڑی انکساری سے مدلل جوابات کی ایک فہرست تیار کیجئے اور ایسے سوالات بمشکل ۲۰/تا ۲۵/ہی ہیں۔ آپ یقین رکھئے کہ غیر مسلم حضرات آپ کے مدلّل جوابات سننے کے خواہاں ہیں۔ (۶) نوجوانو! آپ دینِ اسلام ودیگر مذاہب کی مشترکہ تعلیمات کا مطالعہ بھی کریں اس سے ایک بڑا ہی خوشگوار ماحول تیار ہوسکتا ہے۔ (۷) اس ملک کے راجہ اور بادشاہ کے سیاسی ٹکراؤ کے ضمن میں بھی کچھ ’ہوم ورک‘ کر لیجئے لہٰذا شیواجی اور مہارانہ پرتاپ کی فوج کے مسلم افسران اور اکبر واورنگ زیب کی فوج کے مراٹھے اور راجپوت افسران کے سارے نام یاد کر لیجئے۔ (۸) ’اسلام پر پیچئے اور مسجد پریچئے‘ پروگراموں کو پابندی سے منعقد کرتے رہیں۔ (۹) نوجوانو! زیادہ سے زیادہ زبانوں کو سیکھئے۔ دین کا تعارف دوسری قوموں کی زبانوں میں پہنچانے کا لُطف ہی کچھ اور ہے اور اس کے مثبت نتائج لگ بھگ یقینی ہیں۔ نوجوانو! مندرجہ بالا اقدامات سے اس قوم کے لیے نئی، مثبت اور سنجیدہ قیادت کی تشکیل بالکل یقینی ہے۔

وقف ترمیمی بل ناقابلِ قبول، حکومت اسے واپس لے: کمال الظفر / عارف انصاری

پٹنہ، 29 مارچ (پریس ریلیز) تحریک اردو رجسٹرڈ کے صدر محمد کمال الظفر اور ترجمان محمد عارف انصاری نے ایک مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی بل 2024 ملک کے آئین میں درج اقلیتی حقوق، بالخصوص دفعہ 25/ 29 اور 30 کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ یہ بل نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی اور تعلیمی خودمختاری پر حملہ ہے بلکہ جمہوری اقدار کے بھی منافی ہے۔ ملک کا کوئی بھی سیکولر شہری اس بل کو ہرگز قبول نہیں کرسکتا، لہٰذا مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر اسے واپس لے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی خاموشی اس نازک معاملے پر جمہوری اور سیکولر اصولوں کے برعکس ہے۔ ایسے وقت میں جب دیگر ریاستوں کے رہنماء جیسے آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ جناب وینکیا نائیڈو نے واضح موقف اپنایا ہے، نتیش کمار کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے اور مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہیے۔ تحریک اردو کے ان رہنماؤں نے مختلف دینی وملی تنظیموں کی جانب سے وزیر اعلیٰ کی افطار پارٹی کے بائیکاٹ کے فیصلے کو ان کا جمہوری حق قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس اقدام سے حکومت کو یہ پیغام ملے گا کہ وہ مسلمانوں کے جائز تحفظات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ افطار پارٹی کی رسمی سیاست کے بجائے عملی اقدامات کیے جانے چاہئیں تاکہ اقلیتوں کے حقوق اور ان کے مذہبی تشخص کی حفاظت یقینی بنائی جاسکے۔

ہر کوئی اپنا تہوار جوش وخروش وامن کے ساتھ منائیں: شیخ عبدالرحیم

اورنگ آباد: 30/ مارچ: ریاست اور ضلع میں تمام مذہبی برادریوں کو چاہیے کہ وہ رمضان عید، گڈی پاڑوا اور رام نومی کے تہوار پرامن طریقے سے جشن کے جذبے کے ساتھ منائیں۔ سماجی کارکن اور استاد شیخ عبدالرحیم نے ایک پریس ریلیز میں ضلعی انتظامیہ اور ضلعی پولیس انتظامیہ سے بھرپور تعاون کی اپیل کی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ عید، گڑی پڈو اور رام نومی کے تہواروں کو ریاست میں پرامن طریقے سے منایا جائے، اورنگ آباد ضلع کے فرض شناس پولیس سپرنٹنڈنٹ، ڈاکٹر ونے جی راٹھوڈ صاحب، اپر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس محترمہ اناپورنا سنگھ میڈم کے ساتھ ساتھ ضلع کلکٹر محترم دلیپ جی سوامی صاحب خود اس معاملے پر توجہ دے رہے ہیں۔ ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کے بانی صدر شیخ عبدالرحیم سر نے سبھی سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوؤں کے مقدس تہوار، چتر شدھا پرتیپدا، گڑی پڈوا اور مسلم کمیونٹی کے مقدس مہینے رمضان عید کو 30 اور 31 مارچ 2025 کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے تہوار کے طور پر منائیں۔ حال ہی میں ہندو اور مسلم برادریوں کے بہت سے تہوار ایک ساتھ آتے ہوئے دیکھے گئے ہیں، جنہیں اتحاد کی علامت کہا جاسکتا ہے۔ ایسے میں برادری کے تمام افراد کو مل کر تہوار امن سے منانا چاہیے۔ تہوار مناتے ہوئے سب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ کسی پریشانی میں نہ پڑیں۔ اگر آپ کو کسی بھی نامناسب رویے کے بارے میں کوئی اطلاع ملتی ہے، تو براہ کرم فوری طور پر پولیس کو اطلاع دیں۔ حفاظت اور صفائی کا خیال رکھا جائے گا۔ رمضان کی عید، گوڈی پڈوا اور رام نومی کے موقع پر سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ دونوں برادریوں کو رمضان کی عید، گڑی پاڑوا اور رام نومی کے تہواروں کو ہم آہنگی اور خوشی سے منانا چاہیے۔ پولیس انتظامیہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ سماج دشمن عناصر نے سماجی ہم آہنگی میں خلل ڈالا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی کے جذبات مجروح نہ ہوں۔ واضح ہو کہ ہمارا ملک ہندوستان ایک چمن کے مانند ہے اور یہاں ہر قسم کا پھول کھلتا ہے اس کا رنگ روپ خوشبو دوسرے پھول سے مختلف ہے لیکن ہے تو یہ پھول اسی چمن کا بالکل اسی کے مصداق ہمارے ملک عزیز میں ہر دھرم ذات کے لوگ رہتے ہیں ہم نے ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے ایکدسرے کے تہواروں کا احترام کرنا چاہیے یہی انسانیت اور یہی ہمارے ملک ہندوستان کی خوبصورتی کا راز ہے۔

عیدالفطر: اپنے رب کریم سے حصول انعام کا دن ہے!

مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی
سینئر کالم نگار حیدرآباد: 9849099228

عیدالفطر کا اصل پیغام یہ ہیکہ اللہ تبارک تعالی، نے جس ہدایت سے نوازہ ہے اسکی بڑای وکبریائی بیان کرتے ہوے اسکا شکر ادا کیا جاے۔ عید کا روز اپنے رب کریم سے انعام واکرام سے سرفراز کیے جانے والا مبارک ومتبرک دن ہوتا ہے اور یہ ہر اس شخص کے مقدر میں، ہے جو اللہ کی رضاء جوئ میں رمضان کے شب وروز گزارے ہونگے؛ دن کا روزہ رات کا قیام، جھوٹ وغیبت سے پرہیز، لوگوں کو ایذا نہ پہچانا ریاکاری اور فحش کلامی سے پرہیز وغیرہ یہ سب، مومنانہ اعمال کہلاتے ہیں اور اسی طرح رات دن اللہ کی یاد کے لیے کمربستہ رہا اور پورے صبر واستقلال کے ساتھ بندگی رب بجالانے کی سعی کی لغویات سے پرہیز کرتے ہوے نفس کی شرارتوں پر قابو پاکر، دوسرے بندگان خدا کو تکلیف پہنچانے سے مجتنب رہا اور دو رکعت نماز عیدالفطر واجب ادا کرنے اپنے گھر سے اللہ تعالی کی بڑائ وکبریائ کا نعرہ بلند کرتے ہوے عید گاہ پہنچ کر اپنے رب کے سامنے سجدے کرتے ہوے اللہ کی طرف سے فرشتوں کی گواہی میں مغفرت کا مستق بن گیا۔ عید حقیقت میں اس شخص کی ہے جو ہمیشہ احکامات الٰہی کی، پابندی کے ساتھ روزے رکھے، رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق اس ماہ مبارک کے ساعتوں کی قدر جانی ہو۔ ہماری عید اس وقت تک پوری نہیں ہوسکتی جبتکہ ہم اپنے غریب ومسکین اور محتاج بھائیوں اور خاص طور پر رشتہ داروں کو ’’تحفہ عید‘‘ کے باوقار عنوان سے، عطیات وصدقات خاص طور پر فطرہ ادا کرتے ہوے، اپنی خوشی میں انہیں بھی بھرپور شامل نہ کرلیں۔ اللہ نے ہمیں جس عظیم کتاب الفرقان (قرآن مجید) عطا فرمایا ہے اب آئندہ زندگی تمام اسکے مطابق عمل کرنے اور اس واضح تعلیمات پر مشتمل کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہم اپنی زندگی گزاریں اور اسکی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے کی جدوجہد کرنا ماہ رمضان کی عظیم تربیت کا نتیجہ کہلاتی ہے، اس پر ہم بھرپور توجہ دینگے تو رمضان کے فیوض وبرکات ہماری زندگی سے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہم اس پر قائم رہ سکتے ہیں۔ لہذا رمضان میں ہمیں جو تربیت تقوی وطہارت کی حاصل ہوئی ہے اسکی قدر کرتے ہوے ہم خود اس پر چلیں اور اپنے اہل عیال کو بھیاس پر چلانے کے لیے آج ہی سے سعی وجہد شروع کردیں۔ اور دنیا میں جہاں بھی محض مسلمان ہونے کی وجہ سے لوگ ستاے جارہے ہیں شہید ہورہے ہیں جنکے گھر بار سب کچھ برباد کردیے جارہے ہیں انکے شہروں اور شہریوں کو جوتباہ وتاراج کیا جارہا ہے ہم انکے غم وتکلیف میں شامل ہوں اور جو لوگ انکی تکلیف دور کرنے کی قوت رکھتے ہیں پھر بھی خاموشی اختیار کیے ہوے ہیں انہیں ایمانی غیرت یاد دلائیں اور ہم کم ازکم ان مظلوموں کے لیے اللہ سے فتح ونصرت، رحم کرم کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعا کریں کہ اللہ تعالی ان کے حال پر اپنی رحمت نازل فرماکر انہیں امن وسکون اور راحت عطا کرے۔ رمضان کے روزے ہمیں بھوک پیاس گرمی کی شدد کا احساس دلاتے ہیں ہم غور کریں ہمارے یہ معصوم ومظلوم بھائیوں پر کیا گزر رہی ہوگی، بچے عورتیں بوڑھے بھوک پیاس سے بلک رہے ہیں، ایک ایک روٹی کا حصول نے اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش میں حادثہ کا ہوکر زخمی ہورہے ہیں چھوٹے بچے دودھ سے محروم ہیں تو دوسری جانب بیمار وشدید زخمی لوگ علاج سے محروم ہیں ایسے غمگین حالات میں ہم ان کی اس مصیبت کی گھڑی میں برابر کے شریک ہوتے ہوے اول تو انکے حق میں اپنے رب تعالی سے خوب دعا کریں اور عیدالفطر سادگی سے منایں یہ کم سے کم اسلامی حس وانسانی احساس کا مظہر ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

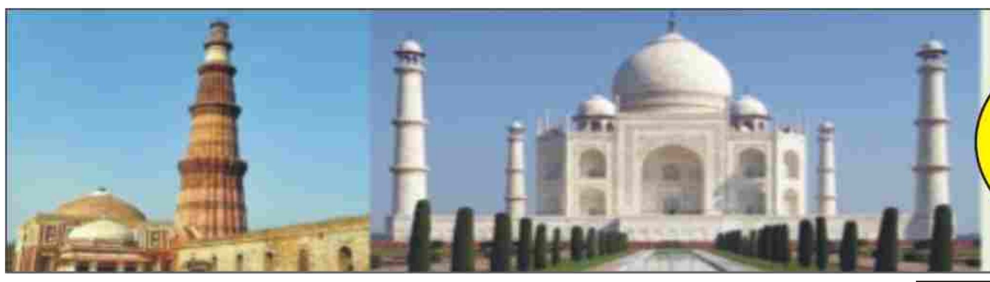

امارت شرعیہ کے باغی ممبروں کو ان کے عہدوں سے برطرف کیا جاتا ہے

ٹرسٹیز کی میٹنگ میں ارکان کا متفقہ فیصلہ

پھلواری شریف: 30/مارچ (پریس ریلیز) امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ کے بورڈ آف ٹرسٹیز کی ایک ہنگامی میٹنگ 30 مارچ کو 4 بجے سہ پہر امارت شرعیہ کے میٹینگ ہال میں امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی چیئرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں سترہ (17) میں سے بارہ (12) ٹرسٹیوں نے شرکت کی۔ ان میں حضرت امیر شریعت کے علاوہ حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی نائب امیر شریعت، جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی قائم مقام ناظم (بحیثیت عہدہ) مولانا محمد انظار عالم قاسمی صاحب قاضی شریعت، جناب عرفان الحق انچارج بیت المال (بحیثیت عہدہ) جناب جاوید اقبال صاحب ایڈوکیٹ، جناب ماسٹر محمد انوار صاحب، جناب مولانا محمد عارف رحمانی صاحب، جناب مفتی احتکام الحق صاحب مفتی امارت شرعیہ (بحیثیت عہدہ) جناب سمیع الحق صاحب، جناب فہد رحمانی صاحب نمائندہ سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر ونمائندہ خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ ٹرسٹ کے ارکان نے اتفاق رائے سے یہ طے کیا کہ گزشتہ 29/مارچ کو امارت شرعیہ پھلواری شریف کے احاطہ میں ٹرسٹ کے جن ممبران نے طوفان بدتمیزی کی امارت شرعیہ کے وقار کو مجروح کرنے اور اس کو بدنام کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا اس پر ٹرسٹ کے تمام ممبران نے پرزور مذمت کی اور اتفاق رائے سے ایسے ٹرسٹیوں کو ٹرسٹ کی رکنیت سے برطرف کرنے کی تجویز پاس کی، ان میں خاص کر مولانا ابوطالب رحمانی، مولانا نذر توحید مظاہری، جناب ڈاکٹر احمد اشفاق کریم، جناب ایڈوکیٹ راغب احسن صاحب کے کردار وعمل پر تشویش کا اظہار کیا اور انہیں ٹرسٹ اور امارت سے متعلق ہر طرح کے کمیٹی کی رکنیت سے برطرف کیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر مجید عالم صاحب، مولانا منظور صاحب اٹکی، مولانا ظفر عبدالروف صاحب، مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب کو بھی امارت شرعیہ کی تمام رکنیت سے برطرف کیا جاتا ہے۔ یہ بھی طے پایا کہ 29/مارچ کو امارت شرعیہ مخالف سرگرمیوں میں شریک افراد جو امارت کے کسی مجلس میں پہلے سے ممبر رہے ہوں ایسے تمام افراد کو ان کے عہدوں اور رکنیت سے برطرف کیا جائے۔ یہ بھی طے پایا کہ ٹرسٹ کی خالی جگہوں کو حضرت امیر شریعت اپنی صوابدید سے پر کریں گے یہ کمیٹی اس سلسلہ میں حضرت امیر شریعت کو مجاز گردانتی ہے۔ حضرت امیر شریعت نے 4 مارچ کو مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب کو امارت شرعیہ کے ہر طرح کی رکنیت وعہدوں سے برطرف کر دیا چنانچہ یہ مجلس حضرت امیر کے اس فیصلہ کی تائید کرتی ہے 29/مارچ کو نازیبا حرکت کرنے والے اور امارت شرعیہ کے وقار کو مجروح کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ ٹرسٹ ڈیڈ کے دفعہ نمبر 9/ میں یہ صراحت موجود ہے کہ امیر شریعت کو نظام امارت میں نقطہ مرکزی کی حیثیت ہوگی یعنی ان کا فیصلہ آخری اور حتمی فیصلہ ہوگا۔ ڈیڈ کی دفعہ 12/ میں یہ صراحت موجود ہے کہ انتخاب امیر کا حق مجلس ارباب حل وعقد کو ہوگا اور دفعہ 13 میں ہے کہ عزل امیر کا اختیار مجلس ارباب حل وعقد کو حاصل ہوگا۔ لہذا جن ٹرسٹیوں نے امیر کا انتخاب کیا وہ غیر شرعی، غیر قانونی، غیر دستوری تو ہے ہی مضحکہ خیز بھی ہے، یہ مجلس اس کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ امارت شرعیہ کے بینکوں میں سگنیچری کی حیثیت سے بحیثیت عہدہ مفتی محمد سعید الرحمن صاحب قاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ کا نام شامل کیا جائے اور اس سلسلہ میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کے دستخط سے بینک منیجر کے نام خط بھیجا جائے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقف ترمیمی بل 2024 کے خلاف اپنے غم وغصہ کے اظہار کیلئے جدیو کے سیاسی افطار پارٹی کے بائی کاٹ کا اعلان کیا نیز بورڈ کی ہدایت پر 26 مارچ کو بہار کی ملی قیادت نے تاریخ ساز دھرنا بھی دیا، جس سے پورے ملک پر مثبت اثرات محسوس کئے گیے اس تحریک میں امارت شرعیہ نے کلیدی رول ادا کیا جس کے نتیجہ میں بہار سرکار نے امارت شرعیہ کو نشانہ بنایا اور اس کی شبیہ کو بگاڑنے کیلئے اپنے سیاسی کارندوں کو استعمال کیا اور ۲۹ مارچ کو شرمناک حملہ کیا جس میں بورڈ کے بعض معزز ارکان بھی شریک کار رہے، لہذا یہ مجلس صدر بورڈ اور جنرل سکریٹری بورڈ سے مطالبہ کرتی ہے کہ بورڈ کی پالیسیوں کے خلاف اقدام کرنے والے اراکین کو بورڈ سے نکالا جائے تاکہ بورڈ کا اعتماد و وقار ملت پر قائم رہے۔

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور بنگال کے ہنگامہ کا قضیہ نامرضیہ - میرا مطالعہ

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

امارت شرعیہ، بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور بنگال ملک کا ایک اہم اور باوقار ادارہ ہے۔ اس نے ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک کی بھی رہنمائی کی ہے۔ اس کا قیام ۱۹۲۱ء میں عمل میں آیا، اس طرح اس کے قیام کو ۱۰۰/سال مکمل ہو چکے ہیں۔ امارت شرعیہ میں بحرانی حالات کئی دفعہ پیدا ہوئے، مگر اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر اس کی حفاظت کی۔ ایک بڑا ہنگامہ خیز معاملہ اس وقت سامنے آیا، جب سابق امیر شریعت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کا وصال ہوگیا اور نئے امیر شریعت کے انتخاب کا معاملہ سامنے آیا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی امارت شرعیہ کی حفاظت کی۔ موجودہ وقت میں پھر امارت شرعیہ میں ہنگامہ آرائی کی خبر سامنے آئی، چونکہ میں نے اس ادارہ کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا ہے، اس لئے اس کے اصول وضوابط سے پوری طرح واقف ہوں، اس لئے امارت شرعیہ کے دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ کی روشنی میں اس کا تجزیہ پیش کیا جارہا ہے۔ (۱) امارت شرعیہ ملک کا ایک اہم اور باوقار ادارہ ہے، اس کو ۱۰۰/سال مکمل ہو چکے ہیں۔ (۲) کوئی بھی ادارہ اس کے دستور سے چلتا ہے، کسی ہنگامہ سے نہیں، امارت شرعیہ کا بھی دستور ہے، اس کا ٹرسٹ ڈیڈ بھی ہے، جس کے تحت یہ ادارہ چل رہا ہے۔ (۳) امارت شرعیہ کے دستور وٹرسٹ ڈیڈ کے مطابق اس کی کمیٹیاں ہیں، مجلس شوریٰ، مجلس ارباب حل وعقد اور ٹرسٹ کمیٹی۔ دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ میں مذکورہ کمیٹیوں کے اختیارات کا مکمل تذکرہ ہے، جس کے تحت یہ ادارہ کام کر رہا ہے۔ (۴) امارت شرعیہ میں سب سے اہم عہدہ امیر شریعت کا ہے، دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ کے مطابق یہ امارت شرعیہ کا سب سے اہم اور بااختیار عہدہ ہے۔ میں بھی امیر شریعت کے انتخاب کے موقع پر اس کی سرگرمیوں میں شریک رہا، اس لئے پہلے اس پر روشنی ڈالی جاتی ہے، اس انتخاب کے موقع پر انتخاب کمیٹی بنائی گئی، میں بھی اس کا ایک ممبر رہا۔ امارت شرعیہ کے دستور میں تحریر ہے کہ امیر شریعت کو عالم ہونا چاہئے، امیدواروں کے دور میں موجودہ امیر شریعت مولانا فیصل ولی رحمانی صاحب کا نام بھی شامل تھا، اس لئے اس کی جانچ کے لئے علماء کی جانچ کمیٹی بنائی گئی کہ وہ عالم ہیں کہ نہیں؟ علماء کمیٹی نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ عالم کے زمرہ میں آتے ہیں، اس لئے انہیں امیر شریعت کے انتخاب میں شامل کرنے اور منتخب ہونے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ اس فیصلہ کے بعد ہی انتخاب کا عمل آگے بڑھایا گیا۔ انتخاب میں کئی امیدوار کے کھڑے ہونے کا معاملہ سامنے آرہا تھا، اس لئے اس کے لئے باضابطہ تیاری کی گئی۔ انتخاب سے پہلے عام اجلاس میں امیدواروں سے نام طلب کیا گیا، تو تین امیدواروں کا نام سامنے آیا، ان میں سے ایک نے اپنا نام واپس لے لیا، اس طرح دو نام باقی رہ گئے۔ اس لئے جمہوری طریقہ کے مطابق دونوں کے درمیان ووٹنگ کے ذریعہ انتخاب عمل میں آیا۔ صاف ستھرے ماحول میں ووٹنگ ہوئی، امیر شریعت کے لئے مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب منتخب قرار دیئے گئے۔ چنانچہ وہ مجلس ارباب حل وعقد کے ذریعہ منتخب امیر شریعت ہیں۔ موجودہ وقت میں پھر امارت شرعیہ میں ہنگامہ کی خبر سامنے آرہی ہے، میں نے اس کا جائزہ لیا کہ ہنگامہ کی وجہ کیا ہے؟ تو اس میں دو باتیں سامنے آئیں۔ ایک یہ کہ وہ عالم نہیں ہیں، اور دوسرے یہ کہ وہ ہندوستانی شہری نہیں ہیں، اس لئے ٹرسٹ کمیٹی کے ذریعہ ان کو معزول کیا جاتا ہے، جبکہ منتخب امیر کو ٹرسٹ کمیٹی کے فیصلہ سے معزول کرنے کا اختیار اس کمیٹی کو نہیں ہے امیر کو معزول کے سلسلہ امارت شرعیہ کے دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ کے مطابق چند باتیں تحریر ہیں: (۱) امیر شریعت کے انتخاب کا حق مجلس ارباب حل وعقد کو ہے۔ (۲) امیر شریعت کو معزول کرنے کا حق بھی مجلس ارباب حل وعقد ہی کو ہے۔ (۳) امارت شرعیہ کے دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ کے مطابق امیر شریعت کو معزول کرنے کا حق مجلس ارباب حل وعقد کے سوا کسی دوسری کمیٹی کو نہیں ہے۔ اس طرح یہ کہنا کہ ٹرسٹ کمیٹی نے امیر شریعت کو معزول کر دیا، یہ امارت شریعت کے دستور اور ٹرسٹ ڈیڈ کے خلاف ہے۔ جہاں تک الزامات کی بات ہے، تو میں نے ٹرسٹ کمیٹی کے ذریعہ امیر شریعت کو معزول کرنے کی وجوہات کا جائزہ لیا، تو اس میں دو باتیں اہم ہیں۔ ایک یہ کہ وہ عالم نہیں ہیں، دوسرے یہ کہ وہ ہندوستانی شہری نہیں ہیں۔ جہاں تک عالم نہ ہونے کی بات ہے تو اس کے لئے انتخاب سے پہلے علماء کمیٹی نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ وہ عالم کے زمرہ میں آتے ہیں، اس پر موافقین اور مخالفین سبھی کا اتفاق ہو چکا ہے، اس لئے اب اس معاملے کو اٹھانا اتفاق رائے کے خلاف ہے۔ جہاں تک ہندوستانی شہری نہ ہونے کی بات ہے، تو یہ قانونی معاملہ ہے، اس کو قانون طے کرے گا، البتہ میں نے اس سلسلے میں کئی اہم ماہرین وکلاء سے مشورے کئے، انہوں نے بتایا کہ امارت شرعیہ ایک این جی او ہے اور این جی او کے عہدیدار ہونے کے لئے ہندوستان کا شہری ہونا ضروری نہیں ہے۔ البتہ ایسے شخص کے عہدیدار ہونے سے دوسرے خطرات آسکتے ہیں، یہ ایک الگ موضوع ہے۔ یہ بات بھی سامنے آرہی ہے کہ ان کی بہت سی باتیں دین وشریعت کے خلاف ہوتی ہیں، تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ میں نے ان ویڈیوز کو سنا ہے، مختلف مسائل میں علماء کے مختلف رائیں ہیں، ان کو سمجھانے کے لئے ان اختلافات کی نوعیت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے، اس طرح کے ویڈیو سے دین سے انحراف واضح نہیں ہوتا ہے اور نہ ثابت ہوتا ہے۔ مذکورہ تجزیہ کی روشنی میں امارت شرعیہ کے امیر کو مجلس ارباب حل وعقد کے سوا کسی دوسری مجلس کو معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ میرے مطالعہ کے مطابق ان پر لگائے گئے الزامات کی بھی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے، اس لئے امارت شرعیہ کی حفاظت اور اس کے وقار کو برقرار رکھنا ملت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو شر اور فتنے سے حفاظت فرمائے۔

معاون اردو مترجمین کے تقرری نامے تقسیم تقریب کا شاندار انعقاد

ضلع مجسٹریٹ کشنگنج کے ہاتھوں تقرری نامے تقسیم کئے گئے

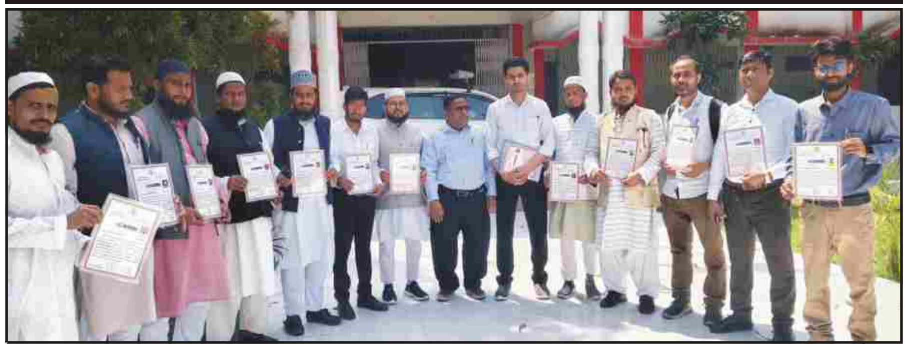

کشن گنج: 30/مارچ (پریس ریلیز)، بتاریخ 29 مارچ: آج کا دن ضلع کشن گنج کے لیے ایک تاریخی موقع ثابت ہوا، جب ضلع مجسٹریٹ وشال راج کے دستِ مبارک سے نو منتخب معاون اردو مترجمین کو تقرری نامے تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں موجود تمام افراد نے نئے مترجمین کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ خاص طور پر ضلع اردو سیل کشن گنج کے عہدیدار جناب محمد ظفیر احمد اور ضلع کلکٹریٹ کے اردو مترجم جناب محمد عاصم نے تمام نو منتخب مترجمین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر ضلع کے سبھی افسران موجود تھے۔ ضلع مجسٹریٹ نے اس موقع کو "یادگار دن" قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بہار حکومت کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ اس تقرری سے نہ صرف اردو زبان و ادب کو فروغ حاصل ہوگا، بلکہ سرکاری دفاتر میں اردو بولنے والے افراد کے لیے سہولیات میں بھی اضافہ ہوگا۔ نو منتخب معاون اردو مترجمین نے اپنی سخت محنت اور جدوجہد کے بعد یہ کامیابی حاصل کی ہے اور اب وہ مقامی سطح پر اردو زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ تقرر پانے والے مترجمین کی تعداد کل پندرہ ہے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: محمد شاہنواز عالم، صادق حسین، سیف الحسن، محمد مظہر عالم، معراج انور، محمد نوشاد، محمد اشتیاق عالم، محمد معصوم رضا، محمد آفتاب عالم، محمد صائم، محمد شفیق اختر، محمد رستم علی، محمد فضل رسول، فراغ انجم اور شمس تبریز۔ ان مترجمین کی تقرری کشن گنج کے مختلف بلاک دفاتر، انچل دفاتر اور ضلع اردو سیل میں عمل میں آئی ہے۔ ان تقرریوں سے نہ صرف سرکاری دفتروں میں اردو زبان کی شراکت داری مضبوط ہوگی، بلکہ اردو بولنے والے عوام کو بھی بڑی آسانی میسر آئے گی۔ اس موقع پر ضلع اردو سیل کشن گنج کے عہدیدار جناب محمد ظفیر احمد نے کہا کہ معاون اردو مترجم کے طور پر ان کی کامیابی اُن نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ بنے گی جو سرکاری خدمات میں اردو زبان کا وقار بلند کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کا بھی ماننا ہے کہ ان تقرریوں سے اردو زبان کو اس کا جائز حق ملے گا اور سرکاری دستاویزات و درخواستوں میں اردو کے استعمال کو فروغ حاصل ہوگا۔ اسی دوران ضلع کلکٹریٹ کے اردو مترجم جناب محمد عاصم نے بہار حکومت اور وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی اقلیتوں اور اردو زبان کی ترقی کے لیے ایسے مثبت اقدامات کیے جاتے رہیں گے۔ نو منتخب مترجمین نے اپنی تقرری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اردو زبان کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اس کے فروغ کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ان کے مطابق "اردو ہماری تہذیب اور ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے اور ہم اسے آگے بڑھانے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔" یہ تقرری علاقہ کے تعلیمی اور ادبی حلقوں میں بھی خوشی ومسرت کا سبب بنی ہے اور امید کی جارہی ہے کہ اس سے اردو زبان کو ایک نئی توانائی اور رفتار حاصل ہوگی۔

فلسطین میں جاری بربریت کے خاتمہ اور وقف بل ترمیمی بل کے خلاف مسلمان زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں

شبلی انٹرنیشنل ایجوکیشنل ٹرسٹ کی جانب سے دعوت افطار، ڈاکٹر مختار احمد فردین اور ڈاکٹر محامد ہلال اعظمی اور دیگر کا خطاب

حیدرآباد: 30/مارچ (راست) آج سارے عالم میں مسلمانوں کو کئی چیلنجس کا سامنا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر جہاں فلسطین میں سالوں سے جاری جنگ میں معصوم بچوں اور نوجوانوں کی شہادت اور ان کی ماؤں وبہنوں کی آہ وبکا سے ساری امت مسلمہ خون کے آنسو رو رہی ہے تو دوسری طرف ہمارے ملک ہندوستان میں بھی مسلمانوں کو پچھلے دس سال سے کئی مشکلات ومسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہر روز نئی نئی سازشوں کے ذریعہ مسلمانوں کو بدنام کیا جارہا ہے اور ان کا ذہنی طور پر منتشر کرتے ہوئے ترقی کے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار شبلی انٹرنیشنل ایجوکیشنل ٹرسٹ کی جانب سے ان کے دفتر واقع پرانی میں منعقدہ دعوت افطار سے مقررین نے کیا۔ ڈاکٹر مختار احمد فردین صدر آل انڈیا اردو ماس سوسائٹی فار پیس نے کہا کہ ہر سال رمضان المبارک کے موقع پر فلسطینیوں پر اسرائیل کی جانب سے کئے جارہے ظلم وستم پر ساری دنیا کی خاموشی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو جس طرح سے ہوتا ہے آگے بڑھتے ہوئے فلسطینی بھائیوں کی مدد کرنا چاہئے اور ان کے لئے خصوصی دعائیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے اس موقع پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کے املاک پر قابضہ کیلئے لایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی دستور میں تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنے حساب سے عبادت کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور وقف کردہ زمینات مسلمانوں کیلئے امانت ہوتی ہے اس پر غلط نظر ڈالنا ان کے حقوق کو ختم کرنا ہے۔ ڈاکٹر محامد ہلال اعظمی (صدر شبلی انٹرنیشنل ایجوکیشنل ٹرسٹ) نے کہا کہ ہم کو وقف کا مقام کیا ہے اور وقف کی حقیقت سے ہمارے غیر مسلم بھائیوں کو واقف کروانا چاہئے کیوں کہ بہت سارے فسادات کی وجہ ایک دوسرے کے بارے میں معلومات کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے نئے حربوں کے ذریعہ بھائی چارگی کو ہندوستان میں ختم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اس لئے ہم کو محتاط طور پر رہتے ہوئے ان سازشوں کا مدلل جواب دینا چاہئے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس (گورنمنٹ ڈگری کالج برائے اناث حسینی علم) نے کہا کہ مسلم نوجوانوں کو سوشیل میڈیا اور دیگر جگہوں پر مسلمانوں کے تعلق سے جو غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہے اس کا صحیح انداز میں جواب دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے ذریعہ ہم ترقی حاصل کر سکتے ہیں اور نوجوانوں میں صحیح علم نہ ہونے کے سبب ان میں غیر شعوری پن زیادہ ہو رہا ہے اور وہ غلط حرکات کرتے ہوئے قانونی کے پنجہ میں پھنس رہے ہیں۔ محسن خان نے موقع پر مختلف حیدرآباد کی مساجد اور درگاہوں کے کمیٹی کے ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ وقف جائیداوں کے تحفظ کیلئے اہم رول ادا کریں ورنہ اگر اس میں لاپرواہی وہ برتیں گے تو آخرت میں اس کی پوچھ ہوگی۔ آخر میں مولانا ڈاکٹر حمران احمد نے فلسطینی بھائیوں اور ہندوستان میں امن و بھائی چارگی کیلئے دعا کی۔ اس موقع پر حافظ محمد وقار حسامی، محمد مصداق ہلال، شبلی انٹرنیشنل ایجوکیشنل ٹرسٹ کے ذمہ داران اور دیگر موجود تھے۔

رمضان کے روزے انفرادی زندگیوں کو بہتر بناتے ہیں

انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین کا عید کا پیغام

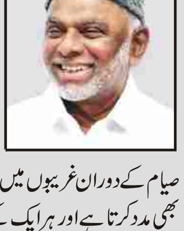

چنئی: 30/مارچ (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اپنے عید کے پیغام میں تمام کو عید کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ رمضان کے روزے ذاتی زندگیوں کو بہتر بناتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ روزہ، جو کہ اسلام کے مذہبی فرائض میں سے ایک ہے، نہ صرف انفرادی زندگیوں کو بہتر بناتا ہے، بلکہ ماہ صیام کے دوران غریبوں میں خیرات کی تقسیم کے ذریعے معاشرے سے غربت کے خاتمے میں بھی مدد کرتا ہے اور ہر ایک کے لیے خوشحالی کی زندگی گزارنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ تمل ناڈو میں عزت مآب وزیر اعلی ایم کے اسٹالن کی قیادت میں دراوڈ ماڈل حکومت چل رہی ہے جس کو پورا ملک اور دنیا سراہ رہی ہے اور تمام برادریوں کے لوگ گوڈ گورننس کے دراوڈی ماڈل کا احترام اور تعریف کر رہے ہیں تو ہم یہ دعا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ گڈ گورننس کا یہ دراوڑی ماڈل، جو سب کو دل سے متحد کرتا ہے، ہر جگہ پھیل جائے۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے اختتام میں کہا ہے کہ سب کو سب ملے اور سب خوشی سے رہیں اور ایک خدا، ایک خاندان، اونچ نیچ سے پرے سب کو برابری کا مقام، میرے سے میرے بھائی کو بہتر ملے جیسے عظیم اصولوں پر چل کر عید منانے والے تمام کو عید کی مبارکباد دیتا ہوں۔

نظام الدین شیخ جنرل سیکرٹری این سی پی ایس پی کے لاڈلے پوتے ارحم نے رکھا پہلا روزہ

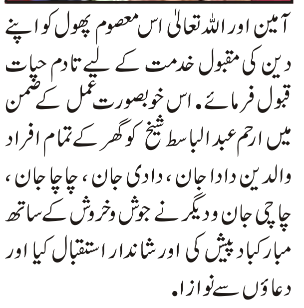

ممبئی: 30/مارچ (نمائندہ) ماشاءاللہ! ایک بچے کا پہلا روزہ رکھنا ایک بہت بڑی سعادت اور خوشی کا لمحہ ہوتا ہے۔ یہ اس کی دینی تربیت اور نیکی کی راہ پر پہلا قدم ہے اور گھر پریوار والدین اور دادا دادی، نانا نانی کی تربیت کے ساتھ فخر کی بات ہے کہ بچہ اللہ کے احکامات کی طرف متوجہ ہوکر ذوق وشوق کے ساتھ پہلا روزہ رکھا بچوں کے روزے دراصل اس کی روحانی تربیت کا آغاز ہے، جو اسے صبر، شکر اور تقویٰ کی راہ پر گامزن کرتے ہے۔ اسی حوالے سے ارحم عبدالباسط عمر 4 سال 4 مہینے نے اپنا پہلا روزہ رکھا جو قابل مبارکباد اور لائق تحسین ہے اللہ اسے دین پر ثابت قدم رکھے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے، علم نافع، اچھی صحت، دینداری اور بلند وروشن مقدر سے نوازے آمین اور اللہ تعالیٰ اس معصوم پھول کو اپنے دین کی مقبول خدمت کے لیے تادم حیات قبول فرمائے۔ اس خوبصورت عمل کے ضمن میں ارحم عبدالباسط شیخ کو گھر کے تمام افراد والدین دادا جان، دادی جان، چاچا جان، چاچی جان ودیگر نے جوش وخروش کے ساتھ مبارکباد پیش کی اور شاندار استقبال کیا اور دعاؤں سے نوازا۔

صبا تبسم اور ثنا تبسم کی میٹرک امتحان میں شاندار کامیابی حاصل

پٹنہ، 30/مارچ (پریس ریلیز) دربھنگہ ضلع کے جالے بلاک کے دوگھرا گاؤں کے معروف استاد الحاج ماسٹر محمد شہاب الدین کی پوتیاں صبا تبسم اور ثنا تبسم نے بہار اسکول اگزامینیشن بورڈ کے جاری کردہ میٹرک نتائج میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ دونوں بہنوں نے اول پوزیشن حاصل کر کے اپنے خاندان اور علاقے کا نام روشن کیا۔ صبا تبسم اور ثنا تبسم، جو ارشد اللہ اور واجدہ تبسم کی صاحبزادیاں ہیں، نے سخت محنت اور لگن کے ساتھ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ دونوں بہنیں جو کہ پٹنہ کے نورالہدیٰ اردو گرلس ہائی اسکول کی طالبہ ہیں۔ ان کی اس کامیابی پر چچا اسد اللہ انصاری، اسجد انصاری اور ساجد انصاری سمیت دیگر رشتہ داروں واہل خانہ سمیت مقامی افراد نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔

کتابیں بچوں کی سب سے اچھی دوست ہیں: احمد سعید حرف

احمد ایجوکیشنل اکیڈمی میں مارکشیٹ تقسیم پروگرام منعقد

بارہ بنکی: 30/مارچ (ابوشحمہ انصاری) تعلیم انسانی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے، تعلیم کے بغیر انسان اپنی تعلیمی، فکری، ذہنی وغیرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار احمد ایجوکیشنل اکیڈمی فتحپور میں مارکشیٹ تقسیم پروگرام کے دوران ایڈوکیٹ احمد سعید حرف نے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ کتابیں بچوں کی سب سے اچھی دوست ہیں۔ کتابیں ہمیشہ صحیح سمت میں رہنمائی کرتی ہیں، اس لیے والدین کو محتاط رہنا چاہیے کہ ان کے بچے کس کے ساتھ وقت گزار رہے ہیں۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے پرنسپل عظمت النساء نے اپنے خطاب میں کہا کہ بچوں کی بہتر تعلیم کے لیے اساتذہ اور والدین دونوں کی یکساں ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو پڑھائی کا اچھا ماحول فراہم کریں تاکہ بچے پوری توجہ کے ساتھ پڑھ سکیں۔ بچوں کی پڑھائی میں کوئی مسئلہ ہو تو اسے حل کریں۔ علی سرکی نظامت میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں پری نرسری سے ہشتم درجات میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو میڈل دیکر انعام سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اساتذہ، والدین اور طلباء موجود رہے۔

حقیقی خوشی شریعت مصطفیٰ ﷺ کی پیروی میں مضمر ہے

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، M.A., M.Com., Ph.D (Osm)

دین اسلام میں جبلت وفطرت انسانی کا خاص خیال رکھا گیا ہے شریعت میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو سرشت بنی آدم کے خلاف ہو البتہ یہ اور بات ہے کہ انسان بزعم خویش کسی حکم کو فطرت کے خلاف تصور کرلے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے نائب وخلیفہ کو عقل وفراست کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے لیکن چونکہ اس بات کی وضاحت قرآن حکیم میں ملتی ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو بہت تھوڑا علم عطا فرمایا ہے۔ "اور نہیں دیا گیا تمہیں علم مگر تھوڑا سا" (سورۃ بنی اسرائیل آیت 85) انسان کا علم ودانش، تحقیق وجستجو کے باعث زمین کی پستی سے نکل کر ہمدوش ثریا ہوجانا اور مستقبل میں پیش آنے والی علم و حکمت کی تابناکیاں سب کچھ اسی قلت علم کا فیض ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ انسان کے علم کو قلت (تھوڑے) سے کیوں تعبیر کیا گیا؟ علماء کرام اس کا جواب اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ انسان کے ذرائع علم محدود اور جو علم محدود ذرائع سے حاصل ہوگا یقیناً وہ بھی محدود اور قلیل ہی ہوگا دوسرے یہ کہ انسان مخلوق ہے اللہ خالق ہے چنانچہ اللہ کے علم کے مقابل انسان کا علم انتہائی قلیل ہوگا۔ خالق کائنات کا علم تو اتنا وسیع ہے جس کے متعلق قرآن حکیم نے بیان فرمایا "(اے حبیب) آپ فرمائیے کہ اگر ہوجائے سمندر روشنائی میرے رب کے کلمات (لکھنے) کے لیے تو ختم ہوجائے گا سمندر اس سے پیشتر کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات اور اگر ہم لے آئیں اتنی اور روشنائی اس کی مدد کو (تب بھی ختم نہ ہونگے" (سورۃ الکھف آیت 109)۔ جب ہمارا علم قلیل ہے تو اس سے جو نتیجہ اخذ کیا جائے گا اس میں بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ ناقص ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات انسان اپنی تمام تر صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کرنے کے باوجود اشیاء کا حقیقی ادراک نہ کرنے کے سبب نقصان اور خسارہ میں پڑ جاتا ہے انسان کی اس فکری خطا کو رب ذو الجلال نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ "اور ہوسکتا ہے کہ تم ناپسند کرو کسی چیز کو حالانکہ وہ تمہارے لے بہتر ہو وار ہوسکتا ہے کہ تم پسند کرو کسی چیز کو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور (حقیقتِ حال) اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" (سورۃ البقرۃ آیت 216) اس آیت پاک میں ایک طرف انسان کی فکری خطا کے احتمال کا ذکر کیا گیا تو دوسری جانب اس حقیقت کا بھی اظہار کیا گیا کہ اشیاء کی حقیقت کا علم صرف اور صرف اللہ تعالی ہی جانتے ہے جب یہ بات مسلم ہوچکی ہے تب ہم پر لازم ہوجاتا ہے کہ ہم اپنے رب کریم کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کردیں۔ خوشی وغم منانا اللہ تعالی نے سرشت انسانی میں ودیعت فرمائی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان ہر چھوٹی بڑی چیز پر خوشی اور غم کا اظہار کرتا ہے جو یقیناً ایک فطری امر ہے لیکن اگر ہم خوشی وغم شریعت اسلامی کے مطابق منائیں تو یہ ہمارا فعل فطری عمل کے دائرہ سے نکل کر عمل صالح کی شکل اختیار کرتا ہوا عبادت کا درجہ اختیار کرجاتا ہے۔ چنانچہ رب کائنات خوشی وغم منانے کا سلیقہ اور طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے "تو انہیں چاہئے کہ ہنسیں تھوڑا اور روئیں زیادہ" (سورۃ التوبۃ آیت 82) پیر طریقت حضرت ابو العارف شاہ سید شفیع اللہ حسینی القادری الملتانی مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ پیر قطب المشائخ حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانی محقق امام پورہ شریف اس ضمن میں ایک نکتہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں "جو شخص شریعت اسلامی کے اس اصول سے اس دار فانی میں اعراض وروگردانی کرتا ہے تو یہی اصول اس کی ابدی حیات کا جز لاینفک بن جاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ آخرت میں کم ہنسیں گے اور زیادہ روئیں گے۔ اس ابدی نحوست سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم دنیوی زندگی میں قرآن حکیم کے اس زریں اصول پر گامزن ہوجائیں۔" قرآن حکیم کے مطالعہ سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نعمتوں پر اس قدر خوشی کا اظہار کرنا کہ ہم غرور وتکبر میں مبتلا ہوجائیں نہ صرف معیوب ہے بلکہ یہ حضرت سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ایک حدیث پاک کے مطابق منافقین، کفار ومشرکین کی روش ہے (تفسیر الدر المنثور)۔ ساری نعمتیں اللہ تعالی کی ہیں اسی لیے اسی کے حکم کے مطابق استعمال کرنا ہمارے لیے لازم ہے۔ ارشاد ربانی ہے "اللہ تعالی کشادہ روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تنگ روزی دیتا ہے (جسے چاہتا ہے) اور کفار بڑے مسرور ہیں دنیوی زندگی (کی راحتوں) سے اور (حقیقت یہ ہے کہ) نہیں ہے دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں مگر متاع حقیر۔ کم ہنسنے اور زیادہ رونے سے انسان کا دل مردہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کا دل مردہ ہوجاتا ہے تو بڑے سے بڑا گناہ کرنا اس کے لیے آسان ہوجاتا ہے اور جب دل زندہ رہتا ہے تو انسان چھوٹے سے چھوٹا گناہ کرنے سے بھی پرہیز کرتا ہے۔ عموماً جب ہمیں کوئی نعمت ملتی ہے تو ہم انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہیں جو یقیناً شریعت میں بھی مطلوب ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس نعمت کے حصول کے بعد ہم پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا احساس بھی ہونا چاہئے چونکہ کل بروز قیامت اس نعمت کے بارے میں ہم سے باز پرس کی جائے گی اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے "پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں" (سورۃ التکاثر آیت 8) حضرت سیدنا ابن مسعودؓ سے مروی ہے فرمایا مرقع ہر خوبی و زیبائی ﷺ نے ہر اس نعمت کے بارے میں بندے سے باز پرس کی جائے گی جو اسے شریعت کا باغی بنادے (تفسیر النسفی) رحمت عالم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن بندے سے صرف تین نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں کرے گا (1) وہ گھر جو سکونت اختیار کرنے کے لیے ضروری ہو (2) وہ طعام (کھانا) جو انسان کے حق میں "قوت لا یموت" کا درجہ رکھتا ہو (3) وہ لباس (کپڑا) جو ستر عورت کے لیے ضروری ہو۔ اس کے علاوہ ہر نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (تفسیر زاد المسیر) جب انسان میں تحدیث نعمت کے ساتھ ساتھ حصول نعمت پر جوابدہی کا احساس پیدا ہوجاتا ہے تو پھر وہ کبھی اس نعمت کا غلط استعمال نہیں کر سکے گا۔ اگر اللہ تعالی کسی کو نعمت علم، دولت، صحت، فراست، قیادت وغیرہ سے سرفراز فرماتا ہے تو سلیم الفطرت انسان اسی فکر میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ کس طرح وہ اس نعمت کی ذمہ داریوں سے احسن طریقہ سے سبکدوش ہوسکے گا جب یہ فکر دامن گیر ہوجاتی ہے انسان کی فطرت خوش ہونے سے زیادہ مضطرب ہوجاتی ہے اسی فطری عمل کو فروغ دینے کا ہمیں حکم فرمایا گیا کہ ہم اس دار فانی میں کم ہنسیں اور زیادہ روئیں۔ جب انسان عارضی، موقتی اور فنا ہونے والی نعمتوں پر زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے تو اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے اور اس کے دل ودماغ سے احساس جواب دہی ختم ہوجاتا ہے نتیجتاً وہ ظلم وزیادتی، لالچ ورشوت خوری اور فخر وخود پسندی وغیرہ جیسے اخلاق رذیلہ کا شکار ہوجاتا ہے جس کے سبب اس کی دنیا اور آخرت تباہ و تاراج ہوجاتے ہیں۔ آج ہم اپنے معاشرہ پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالی نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے آج ہمارے پاس اقلیتی تعلیمی ادارہ ہونے کے باعث کئی ڈاکٹرز، انجینئرز، ماہرین تعلیم، وکلاء، اکاؤنٹنٹس وغیرہ موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بھی امت مرحومہ کسمپرسی کے عالم میں ہے کیوں؟ صرف اس لیے کہ ہم نے ان نعمتوں کے استعمال خواہشات کے مطابق کرنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس ہر نعمت ہونے کے باوجود ہم طمانیت قلبی کو ترس رہے ہیں، مالی آسودگی ہونے کے باوجود گھریلو ماحول بد سے بدتر ہوتا جارہا ہے، اختلافات ونزاعات روزمرہ کا معمول بن چکا ہے، ہر محاذ پر ناکامی وبدنامی ہمارا مقدر بنتی جارہی ہے۔ یہ ساری خرابیاں اسی وقت دور ہوسکتی ہیں جب ہمیں ان نعمتوں کے متعلق باز پرسی کا کامل یقین ہوجائے۔ جب جوابدہی کا احساس ہمارے قلوب واذہان میں مستحضر رہتا ہے تو ہم اُن نعمتیں کو جو اللہ تعالی ہمیں عطا فرمائی ہے اس کو عین تعلیمات شریعت کے مطابق استعمال کرنے لگیں گے اور وہ نعمت نہ صرف اس دار فانی میں ہمارے لیے باعث نعمت ثابت ہوگی بلکہ دار البقا میں بھی ہمارے لیے بہترین توشہ اور بلندی درجات کا سبب بنے گی اور یہی امر ہمارے حق میں دنیا ومافیہا سے بہتر اور سودمند ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے "(اے حبیب) آپ فرمائیے یہ کتاب محض اللہ تعالی کے فضل اور اس کی رحمت سے نازل ہوئی ہے پس چاہئے کہ اسی پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔ (سورۃ یونس آیت 58) یعنی اگر کوئی شخص ڈاکٹر بن جائے اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس عہدے کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے دولت کمانے کے بجائے احکام شریعت کے عین مطابق زندگی گزارے (اسی پر دیگر عہدے ومناصب کو قیاس کرلیا جائے) مسلسل ایک ماہ تک نفس کو مغلوب کرنے کے بعد عید الفطر اور جذبۂ قربانی کے فروغ کے لیے عید الضحیٰ کی خوشیاں منانے کو اسلام میں مشروع قرار دینے کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ انسان کو حقیقی خوشی وانبساط اسی وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ اپنی زندگی کا ہر لحہ شریعت مطہرہ کے عین مطابق گزارے۔ اللہ تعالی ہمیں خدا اور اس کے حبیب ﷺ کے احکامات وفرامین پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ ویسین۔

بیڑ ضلع کے گیورائی تعلقہ میں شرپسندوں کا

مسجد میں دھماکہ، دو فرقہ پرست نوجوان گرفتار

بیڑ:30/ مارچ۔(ورق تازہ نیوز) اتوار کی رات ڈھائی بجے بیڑ کے گیورائی تعلقہ کے موضع اردھمسلا گاوں کی مکہ مسجد میں ایک بڑا دھماکہ ہوا۔آدھی رات کو اس طرح کے دھماکے سے علاقے میں ہلچل مچ گئی۔اس حیران کن واقعے کے سامنے آنے کے بعد صرف تین سے چار گھنٹوں میں پولیس نے اس واقعے کا معمہ حل کرلیا۔ پولیس نے یہ بھی پتہ لگا لیا کہ یہ دھماکہ کیوں کیا گیا۔ بیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نوینت کانوت نے اس بارے میں معلومات دی ہیں۔موصولہ معلومات کے مطابق،ملزم نے مسجد میں جا کر جلیٹن کی چھڑیوں کا استعمال کرتے ہوئے یہ دھماکہ کیا۔ دھماکے کے بعد گیورائی تعلقہ کے اردھمسلا گاو?ں کے سرپنچ نے فوری طور پر واقعے کی اطلاع پولیس کو دی اور صرف 20 منٹ میں پولیس موقع پر پہنچ گئی۔سرپنچ کے تعاون سے ہم نے دونوں ملزمان وجے راما گوہانے اور شری رام اشوک ساگڑے ساکن اردھمسلا گاو?ں تعلقہ گیورائی۔صبح چھ بجے گرفتار کرلیا گیا۔ بیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نوینت کانوت نے اپیل کی ہے کہ سب امن وسکون سے رہیں۔اس بارے میں مزید معلومات دیتے ہوئے پولیس سپرنٹنڈنٹ نوینت کانوت نے کہا کہ مسجد دھماکہ کیس میں تلواڈا پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ دو ملزمان کو حراست میں لیا گیا ہے۔ گاو?ں میں امن ہے۔بیڑ ضلع کے تمام لوگوں سے اپیل ہے کہ امن قائم رکھیں۔ یہ واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ پولیس مستعد ہے۔پولیس نے فوری طور پر آ کر دو سے تین گھنٹوں میں ملزمان کو پکڑ لیا ہے۔ہم نے اپنا سو فیصد کام کیا ہے۔لوگوں سے اپیل ہے کہ امن و سکون سے رہیں۔دونوں تہوار امن وسکون سے منائیں،کانوت نے اپیل کی۔

شہر ناندیڑ کی مساجد میں
عید الفطر کی جماعت کا ٹائم

	مساجد کے نام	محلہ	ٹائم
۱	مدینہ مسجد	پورانا مونڈھا ناندیڑ	9:00
۲	مسجد بڑی درگاہ	گاڑی پورہ ، ناندیڑ	9:00
۳	محمدیہ مسجد	پیر نگر ، ناندیڑ	8:30
۴	مسجد رضا	محبوب کالونی ناندیڑ	7:30
۵	جامع مسجد	قلعہ روڈ ناندیڑ	8:30
۶	مسجد رحمانیہ	کارے گاؤں روڈ ناندیڑ	8:15
۷	مسجد الٰہی	مال ٹیکری روڈ ناندیڑ	9:00
۸	مسجد سیلانی	سیلانی نگر ، ناندیڑ	9:15
۹	مسجد غوثیہ	واگھی روڈ ، ناندیڑ	8:30
۱۰	مسجد فرید گنج شکر	جمال پورہ ، ناندیڑ	9:00
۱۱	مسجد عثمان	شاہی مل ، مل گیٹ ، ناندیڑ	8:30
۱۲	مسجد محمدیہ	رحمت نگر ، ناندیڑ	8:00
۱۳	مسجد صوفی اعظم	واگھی روڈ ناندیڑ	9:00
۱۴	مسجد تراب الدین	وساوا نگر ، ناندیڑ	9:30
۱۵	مسجد نکات	گاڑی پورہ ، ناندیڑ	8:45
۱۶	شاہی مسجد	سائی نگر ، ناندیڑ	8:45
۱۷	مسجد یتیم شاہ ولی	ٹیپو سلطان روڈ ، ناندیڑ	9:00
۱۸	مسجد رضوی جمالی	، ناندیڑ	6:45/8:30
۱۹	مسجد یتیم شاہ والی	گلزار باغ گلی نمبر ۲ ناندیڑ	9:00
۲۰	مسجد حبیب	حبیب کالونی ، ناندیڑ	8:30
۲۱	مسجد رحمتیہ	ہندی گرام تاج نگر ناندیڑ	8:15
۲۲	مسجد شیخ فرید	جمال پورہ ، ناندیڑ	9:00
۲۳	مسجد محمدیہ	محبوب نگر ، ناندیڑ	9:00
۲۴	مسجد غوثیہ	درویش نگر ، ناندیڑ	9:30
۲۵	مسجد غریب نواز	دھنیگاؤں ناندیڑ	8:30
۲۶	مدینہ مسجد (خرد)	کامٹھا ، ناندیڑ	8:30
	جامع مسجد (کلاں)	کامٹھا ، ناندیڑ	9:15
	مسجد محمدیہ	اقبال نگر ، ناندیڑ	8:30
	شوکت اسلام	قدیم چوپالا	8:00

مسجد پر شرپسندوں کا حملہ! جمعیتہ علماء مہاراشٹر کا سخت احتجاج

مجرموں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ

ممبئی: 30/مارچ (پریس ریلیز) کل رات تقریباً 15:2 بجے ضلع بیڑ کے آردھ مسلا گاو?ں میں دو شرپسند عناصر نے ایک مسجد کو نشانہ بناتے ہوئے جلیٹین بم کا دھماکہ کیا، جس سے مسجد کو بھاری مالی نقصان پہنچا۔اللہ کا شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا،لیکن یہ واقعہ نہ صرف افسوسناک بلکہ انتہائی قابل مذمت ہے۔اس بزدلانہ حرکت کا مقصد علاقے میں خوف و ہراس پھیلانا اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا ہے، جو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔جمعیتہ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ ندیم صدیقی نے اس واقعے پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے دہشت گردی اور ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا۔انہوں نے فوراً مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، ضلع ایس پی اور پالک منتری سے رابطہ قائم کر کے دونوں مجرموں کی فوری گرفتاری اور انہیں سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کیا۔مولانا ندیم صدیقی نے کہا کہ یہ حملہ دراصل ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور ماحول کو خراب کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے، جسے ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔خوش آئند بات یہ ہے کہ تلواڑہ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے خاطیوں کو گرفتار کرلیا ہے اوران کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے، لیکن جمعیتہ علماء مہاراشٹر یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ محض گرفتاری کافی نہیں، بلکہ ان مجرموں کو عبرتناک سزا ملنی چاہیے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی ایسی گھناو?نی حرکت کرنے کی جرات نہ کرسکے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں حکومت کو سخت کارروائی کرنی ہوگی تاکہ فرقہ پرست عناصر کو واضح پیغام مل سکے کہ امن وامان خراب کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔مولانا ندیم صدیقی نے کہا کہ مساجد پر حملے ایک سنگین جرم ہیں، جنہیں کسی بھی حال میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔اگر ان مجرموں کو سخت سزا نہیں دی گئی تو یہ شرپسند عناصر مزید حوصلہ پائیں گے، جو ملک کے امن و بھائی چارے کے لیے خطرناک ہوگا۔ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان مجرموں کے خلاف تیزی سے مقدمہ چلا کر انہیں ایسی سزا دی جائے جو دوسروں کے لیے سبق بنے۔رمضان المبارک کا مہینہ جاری ہے اور عید الفطر کی خوشیاں قریب ہیں۔ایسے میں ہم سب کو صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور کسی بھی اشتعال انگیزی میں نہ آ کر قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی بات رکھنی ہوگی۔عوام سے اپیل ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی افواہوں پر یقین نہ کریں اور علاقے میں امن وامان کو برقرار رکھیں۔ یہ وقت دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کا ہے، نہ کہ جذبات میں آ کر کوئی ایسا قدم اٹھانے کا جس سے مسائل مزید پیچیدہ ہو جائیں۔عید کا موقع خوشیوں اور محبتوں کو عام کرنے کا ہوتا ہے۔اس لیے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ امن و سلامتی کے پیغام کو عام کریں، تمام برادرانِ وطن کے ساتھ محبت اور خیر سگالی کے جذبات کو فروغ دیں اور ہر قسم کے فتنہ وفساد سے دور رہیں۔ہمیں اپنے دشمنوں کو یہ بتانا ہے کہ ہم صبر واستقامت کے ساتھ کھڑے ہیں اور کسی بھی ناپاک سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔اللہ تعالیٰ پوری امت کی حفاظت فرمائے اور ہمیں ہر فتنہ وفساد سے بچائے۔آمین!

تلنگانہ اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار
اجلاس کے دوران اجتماعی افطار

حیدرآباد: تلنگانہ اسمبلی کے اجلاس میں ایک منفرد اور تاریخی واقعہ پیش آیا جب مجلس اتحاد المسلمین (MIM) کے صدر اکبرالدین اویسی صاحب نے اپنی تقریر روک کر اپنے تمام ایم ایل اے ساتھیوں کے ساتھ روزہ افطار کیا۔عام طور پر اسمبلی اجلاس کے دوران کسی بھی مذہبی عمل کے لیے اجلاس کو معطل نہیں کیا جاتا،لیکن اکبر اویسی صاحب نے ایک نئی روایت قائم کی۔جیسے ہی افطار کا وقت ہوا، اکبر اویسی صاحب اور مجلس کے تمام ایم ایل اے حضرات نے اسمبلی ہال میں ہی افطار کیا۔یہ واقعہ سوشل میڈیا پر بھی تیزی سے وائرل ہو رہا ہے اور عوام میں اکبر اویسی صاحب کے اس عمل کو خوب سراہا جا رہا ہے۔ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ ہمیشہ کچھ ایسا کرتے ہیں جو کوئی دوسرا سیاستدان نہیں کرسکتا۔

وشنوپوری ڈیم کی سطح آب میں کمی، جولائی تک ہی ذخیرہ موجود

ناندیڑ– شہر کو پانی سپلائی کرنے والے وشنو پوری پروجیکٹ میں اس وقت ۲۵.۰۲ فیصد پانی کا ذخیرہ دستیاب ہے۔اس کے باعث، جولائی تک ناندیڑ شہر کو پانی کی قلت کا سامنا نہیں ہوگا، یہ معلومات میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دوئیفوڑے اور ایگزیکٹیو انجینئر سمنت پاٹیل نے دی ہیں۔ وشنو پوری پروجیکٹ میں ۳۹.۴۴ ملین کیوبک میٹر پانی کا ذخیرہ موجود ہے۔ ناندیڑ شہر کو روزانہ ۱۵۱ ایم ایل ڈی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔اس وقت، ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے شہر کو ہر دو دن کے بعد پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ گرمیوں کے پیش نظر، اپر پین گنگا پروجیکٹ سے سنگوی میں چھ ملین کیوبک میٹر پانی محفوظ کیا گیا ہے۔اس سے گرمیوں میں پانی کی کمی محسوس نہیں ہوگی۔ وشنو پوری پروجیکٹ سے روزانہ ۰.۵ ملی میٹر پانی بخارات میں بدلتا ہے۔اس کے باعث پانی کے ذخیرے میں کمی نہ ہو،اس کے لیے میونسپل کارپوریشن کی طرف سے خاص احتیاط کی جا رہی ہے۔ میونسپل کمشنر ڈاکٹر دوئیفوڑے نے کہا،''اس وقت وشنو پوری پروجیکٹ میں کافی پانی کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس لیے، ناندیڑ کے شہریوں کو پانی کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔تاہم، شہریوں کو پانی کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے۔'' ایگزیکٹیو انجینئر سمنت پاٹیل نے کہا،''گرمیوں میں پانی کی طلب بڑھنے کا امکان ہے۔ اس کے باعث، میونسپل کارپوریشن نے پانی کی سپلائی کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ شہریوں کو تعاون کرنا چاہیے۔'' ناندیڑ کے شہریوں کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ وشنو پوری پروجیکٹ میں کافی پانی کا ذخیرہ دستیاب ہونے کے باعث جولائی تک پانی کی قلت کا امکان نہیں ہے۔تاہم، شہریوں کو پانی کا استعمال بچت کے ساتھ کرنے کی درخواست میونسپل انتظامیہ نے کی ہے۔

گھریلو جھگڑوں سے تنگ آ کر مہندی آرٹسٹ نے خودکشی کرلی

حیدرآباد: حیدرآباد کے عطاپور میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، جہاں مہندی آرٹسٹ پنکی شرما نے خودکشی کرلی۔اس نے اپنے گھر میں دوپٹے سے پنکھے سے لٹک کر جان دے دی۔مقامی افراد کی اطلاع پر عطاپور پولیس نے کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔پنکی شرما کی شادی ایک سال قبل امیش لوپیا نامی شخص سے ہوئی تھی۔ابتدائی دنوں میں ان کی ازدواجی زندگی معمول کے مطابق چل رہی تھی،لیکن بعد میں دونوں کے درمیان جھگڑے بڑھنے لگے۔امیش اکثر جب بھی گھر سے باہر جاتا، تو پنکی کو اندر بند کر کے تالا لگا دیتا۔جمعہ کی رات بھی دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کے بعد امیش نے پنکی کو کمرے میں بند کر کے باہر چلا گیا۔جب وہ کچھ دیر بعد واپس آیا،تو دیکھا کہ پنکی دوپٹے کے سہارے پنکھے سے لٹکی ہوئی تھی۔امیش فوراً پڑوسیوں کو بلایا اور ان کی مدد سے پنکی کو نیچے اتارا اور اسپتال لے گیا،لیکن ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ وہ پہلے ہی دم توڑ چکی تھی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے عثمانیہ اسپتال منتقل کر دیا اور معاملے کی تحقیقات شروع کر دی۔حکام کا شبہ ہے کہ پنکی نے گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے خودکشی کی ہے۔تاہم، پولیس اس پہلو پر بھی غور کر رہی ہے کہ آیا اس کی موت کے پیچھے شوہر کی ہراسانی یا کوئی اور وجہ تو نہیں۔

خوفزدہ مزدور نے بیوی کی شادی آشنا سے کرادی

میرٹھ: ایک خاتون اور اس کے آشنا کی جانب سے شوہر کو قتل کئے جانے' اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے اور سمنٹ سے بھرے ڈرم میں ڈال دیئے جانے سے خوفزدہ اتر پردیش کے میرٹھ میں ایسے ہی ایک اور جوڑے نے انوکھا اقدام کیا۔اس شخص نے اپنی بیوی کی شادی اس کے آشنا کروادی جس سے اس کی ملاقات 18 مہینہ پہلے ہوئی تھی۔وہ اس شادی کا گواہ بھی بنا۔ سنت کبیر نگر کے کٹار مشرا گاو?ں سے تعلق رکھنے والے ببلو نے ضلع گورکھپور کی ساکن

رادھیکا کے ساتھ 2017 میں شادی کی تھی۔ان دونوں کے دو بچے ہیں۔ببلو دوسری ریاست میں کام کرتا ہے اور اسے پتا چلا کہ اس کی بیوی کے ناجائز تعلقات اسی کے گاو?ں کے ساکن وکاس کے ساتھ ہو گئے ہیں اور یہ سلسلہ تقریباً ڈیڑھ سال سے جاری ہے۔اس نے بیوی کو اطلاع دیئے بغیر گھر واپس ہونے کا فیصلہ کیا اور پھر اس اطلاع کی توثیق کرنے اس کا پیچھا کرنا شروع کیا۔گاو?ں والوں نے بتایا کہ جب اس کے شکوک وشبہات کی توثیق ہوگئی تو ببلو نے اپنی بیوی کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہیں کیا اور نہ بحث وتکرار کی۔اس نے گاو?ں کے بزرگوں کو اس معاشقہ سے واقف کرایا۔اس نے فیصلہ کیا کہ اپنی بیوی کی شادی اس کے آشنا کے ساتھ کرادی جائے۔ ببلو نے ہندو رسوم ورواج کے مطابق رادھیکا کی شادی شیو مندر میں کرائی اور اس کا گواہ بنتے ہوئے تمام قانونی کارروائی بھی مکمل کی۔اس نے عدالت میں شادی کا اندراج بھی کرایا۔مزدور نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ وہ اپنے دو بچوں کو اپنے پاس رکھے گا اور تنہا ان کی پرورش کرے گا۔ویڈیوز میں دیکھا جاسکتا ہے کہ رادھیکا وکاس کے ساتھ شادی کر رہی ہے اور اس موقع پر اس کے بچے اور گاو?ں کے دیگر لوگ بھی وہاں موجود ہیں۔ وکاس کو رادھیکا کی پیشانی پر سندور لگاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ببلو نے شادی کے بعد اس جوڑے کے ساتھ تصویر کشی بھی کرائی۔اس سوال پر کہ اس نے یہ غیر معمولی قدم اٹھانے کا فیصلہ کیوں کیا' ببلو نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ میں نے اپنے آپ کو امکانی نقصان سے بچانے ان کی شادی کروائی۔ حالیہ عرصہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ بیویاں' شوہروں کو ہلاک کر رہی ہیں۔میرٹھ کا واقعہ دیکھنے کے بعد میں نے اپنی بیوی کی شادی اس کے آشنا سے کروانے کا فیصلہ کیا تاکہ ہم دونوں چین اور سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

100 سے زائد مسلم خاندان مستقبل کے بارے میں خوفزدہ
عید کے 15 دن کے اندر مکانات خالی کر دینے کی ہدایت

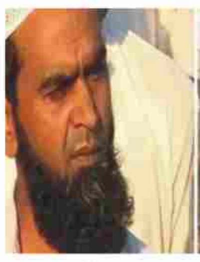

حیدرآباد: علی گڑھ کے چلکورا گاو?ں میں 100 سے زائد مسلم خاندان اپنے مستقبل کے بارے میں خوفزدہ ہیں، کیونکہ مقامی انتظامیہ نے انہیں بے دخلی کے نوٹس تھما دیے ہیں۔ یہ نوٹس ان کے گھروں پر چسپاں کیے گئے ہیں اور انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ عید کے 15 دن بعد تک جگہ خالی کر دیں، ورنہ ان کے مکان بلڈوزر سے گرائے جائیں گے۔اس خبر نے گاو?ں میں سنسنی پھیلا دی ہے اور ایک بار پھر بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں بلڈوزر کارروائیوں کی بحث چھیڑ دی ہے۔ چلکورا موضع،علی گڑھ میں مقامی انتظامیہ کی جانب سے نوٹس کی موصولی کے بعد 100 سے زائد مسلم خاندان اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہیں۔نوٹس ان کے مکانات پر چسپاں کر دی گئیں جن میں کہا گیا کہ انہیں عید کے بعد اندرون 15 یوم تخلیہ کرنا ہوگا بصورت دیگر ان کے مکانات کو منہدم کر دیا جائے گا۔ یہ خاندان کہتے ہیں کہ وہ یہاں 40 سے 50 سال سے آباد ہیں۔ جمعرات کو بہت سے لوگ اپنے دستاویزات لے کر ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) سے ملنے پہنچے۔ان کے پاس اپنے مالکانہ حقوق ثابت کرنے 'بیع نامہ' کے کاغذات تھے۔محمد اسلم نے کہا جن کے خاندان کو بھی نوٹس ملا''ہم یہاں اتنے برسوں سے رہ رہے ہیں، ہمارے پاس ثبوت ہیں کہ یہ ہمارا گھر ہے۔ ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟''تین بچوں کی ماں رضیہ بیگم نے کہا''یہ نوٹس عید سے پہلے ملے جس کی وجہ سے خوشی کا موقع خوف میں بدل گیا۔ہمیں عید کی تیاری کرنی چاہیے تھی،مگر اس کے بجائے ہمیں سب کچھ کھونے کا ڈر لگا ہوا ہے۔ میرے بچے خوفزدہ ہیں۔'' کچھ خاندانوں کا ماننا ہے کہ انتظامیہ پر کسی کا دباو? ہے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ یہ سب کس کے کہنے پر ہو رہا ہے۔اتر پردیش، مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، گجرات اور آسام جیسی بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں حالیہ دنوں میں بلڈوزر کا استعمال عام ہو گیا ہے۔حکومتوں کا کہنا ہے کہ وہ غیر قانونی تعمیرات ہٹا رہی ہیں لیکن کئی لوگ اسے یکطرفہ کارروائی قرار دے رہے ہیں، خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف۔اتر پردیش میں چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کو 'بلڈوزر بابا' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس معاملے میں سخت موقف رکھتے ہیں۔ چلکورا کے مکین اپنی زمین بچانے کے لیے لڑ رہے ہیں۔احمد خان نے کہا جو 54 برس سے گاو?ں میں ایک دکان چلا رہے ہیں ''یہ کوئی غیر قانونی بات نہیں ہے،ہم ٹیکس دیتے ہیں، بجلی اور پانی کے بل ہمارے نام پر ہیں۔سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ ہم یہاں قانونی طور پر رہتے ہیں۔ پھر ہماری بات کیوں نہیں سنی جا رہی؟'' ان لوگوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان کے کاغذات دیکھے اور بے دخلی کا فیصلہ واپس لے۔ابھی تک انتظامیہ نے زیادہ وضاحت نہیں کی ہے۔نہ یہ بتایا گیا ہے کہ نوٹس کیوں جاری ہوئے اور نہ یہ کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔گاو?ں والے شدید بے یقینی اور خوف میں مبتلا ہیں۔یہ صرف علی گڑھ کی کہانی نہیں ہے۔حالیہ دنوں میں اتر پردیش سمیت کئی جگہوں پر گھروں اور دکانوں پر بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں۔ حکومت کا مو?قف ہے کہ یہ سب 'عوامی مفاد' میں کیا جا رہا ہے، لیکن مخالف جماعتوں کا کہنا ہے کہ غریبوں اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔سپریم کورٹ نے بھی ان کارروائیوں پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔علی گڑھ میں 15 دن کی مہلت تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔کیا انتظامیہ لوگوں کے دستاویزات دیکھ کر فیصلہ تبدیل کرے گی یا بلڈوزر آ ہی جائیں گے؟ فی الحال، گاو?ں میں خاموشی تو ہے مگر ہر طرف خوف چھایا ہوا ہے۔اسلم نے لرزتی آواز میں کہا''ہمارے پاس جانے کے لیے اور کوئی جگہ نہیں،۔یہ ہمارا گھر ہے۔اگر یہ بھی چھن گیا،تو ہم کیا کریں گے؟'' ان خاندانوں کے لیے آنے والے دن سب کچھ بدل سکتے ہیں۔

ناندیڑ میں ٹریفک قوانین کے بارے میں آگاہی مہم؛ کالج طلباء کا بھی مہم میں تعاون

ناندیڑ– شہر کی ٹریفک برانچ کی جانب سے 29 مارچ کو مہاتما پھولے کے مجسمہ، آئی ٹی آئی چوک، وزیرآباد چوک پر شہریوں میں ٹریفک قوانین کے بارے میں آگاہی مہم چلائی گئی۔اس مہم کی قیادت پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گروو، سب ڈویژن پولیس آفیسر سشیل کمار نائیک اور پولیس انسپکٹر صاحب راو گٹے نے کی۔شہریوں کو یہ بتایا گیا کہ ٹریفک سگنلز کی پیروی کرنا کتنا ضروری ہے اور ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے سے کیا نتائج ہو سکتے ہیں۔مناسب مقامات پر گاڑی پارک کرنا، سڑک پر غلط جگہوں پر پارکنگ سے گریز کرنا، موٹر گاڑی کے قوانین کی پیروی کرنا، تیز رفتاری سے گاڑی چلانے سے حادثات کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اور نشے کی حالت میں گاڑی چلانا خطرناک ہوتا ہے، یہ سب شہریوں کو سمجھایا گیا۔اس آگاہی مہم کے ذریعے شہریوں میں ٹریفک قوانین کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔شہریوں نے بھی اس مہم کا اچھا جواب دیا۔اسی دوران، یہ آگاہی مہم ناندیڑ شہر ٹریفک برانچ اور ایم جی ایم کالج، ناندیڑ کے اشتراک سے منعقد کی گئی تھی۔ٹریفک پولیس کے ساتھ ساتھ کالج کے طلباء نے بھی شہریوں سے ٹریفک قوانین کی پیروی کرنے کی اپیل کی ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار ، ناندیڑ
KULSUM JEWELLERS
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
BIS 916 Hallmark
زِینت جیولرس

ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناواڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر ، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ431604 سے شائع کیا۔ آ یڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی ۔